جنسی رموز و اسرار

حکیم اقبال حسن ایڈیٹر اسرار حکمت لاہور
حکیم سید نعمت علی شاہ

ادارہ اسرار حکمت © داتا گنج بخش روڈ لاہور

PDF
تیار کردہ
حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

سالنامہ "اسرار حکمت" ماہ فروری مارچ ۵۹ء

لقمان الملک حکیم محمود خاں دہلوی کی مشہور کتاب

"ضیاء الابصار"

کا اردو ترجمہ

جلنسی مُوز اسرار

از

حکیم اقبال حسن ایڈیٹر رسالہ "اسرار حکمت" لاہور

و

حکیم سید نعمت علی شاہ

جسے

ادارۂ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

نے

طبع اول — گلزار عالم پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا — قیمت سوا روپے

اداریہ

"اسرارِ حکمت" نے خدا کے فضل و کرم سے زندگی کے آٹھ برس پورے کر کے اب نویں سال میں قدم رکھا ہے۔ اس عرصہ میں حوادث و افکار کی بڑی بڑی آندھیاں اُٹھیں اور بیٹھ گئیں۔ مصائب و نوائب کے بڑے بڑے طوفان آئے اور گذر گئے مگر اسرارِ حکمت اپنی جگہ پر ثابت قدم رہا۔ اور آج اس ہوش ربا گرانی کے زمانہ میں جب کہ کتابت و طباعت کے وسائل عسیر الحصول ہیں کاغذ کا حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ اس کا سالنامہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے فرائض کی بجا آوری میں کہاں تک عہدہ بر آ ہوئے ہیں۔ اس کا فیصلہ تو آپ خود ہی کریں گے۔ ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ ضیاء الابصار کے اردو تراجم گو اس سے پہلے بھی دہلی لاہور اور کراچی کے مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر جو لطف و خوبی آپ اشاعت ہٰذا میں پائیں گے وہ دوسری جگہ نہ ملے گی۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے!
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

(ایڈیٹر)

طبع اول

پہلا ایڈیشن مارچ ۱۹۵۹ء

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۷	انضباطِ اوقات	۴۵	ہوس کو ہے نشاط	
تمہید	۹	ادوارِ عمر	۴۷	کار کیا کیا	۷۴
تقریب	۱۲	عورت کا تجزیہ	۴۹	موجِ خرامِ ناز	۷۶
تقریظ	۱۴	الرجال قوامون علی النساء	۵۲	صبوح کے مضرات	۷۹
مصنف کے حالاتِ زندگی	۱۸	تقاضائے فطرت	۵۴	اغلام	۷۹
اعترافِ عظمت	۲۶	ودی۔ مذی اور منی	۵۵	اجتناب	۸۰
منازلِ حیات	۲۹	افعالِ جماع	۵۰	مقالہ سوم	
دیباچہ از مصنف	۳۱	تشریحِ عنصرِ خاص	۵۹	جماع	۸۳
مقالہ اوّل	۳۴	لذیذ ترین لذت	۶۰	منبعِ خواہش	۸۴
کارزارِ حیات	۳۵	لڑکا یا لڑکی	[illegible]	جماع کے فائدے	۸۵
زمانۂ شباب	۳۷	قوتِ متخیلہ کی کرشمہ سازیاں	[illegible]	کثرتِ جماع کے	
زمانِ ہزار شیوہ	۴۰	مقالہ دوم		نقصانات	۸۷
افعالِ طبیعیہ	۴۱	علم قیافہ	۶۵	اوقاتِ جماع	۸۹
عذابِ الیم	۴۲	شدینیین	[illegible]	[illegible]	۹۰
پند سودمند	۴۴	شوخیٔ انداز	۶۹	ہدایات	۹۱

مقالہ چہارم

- خصیتین ۹۵
- خیال اپنا اپنا ۹۶
- مادۂ حیات کی ماہیت ۹۸
- فضلہ کی تعریف ۹۸
- بقراط اور جالینوس کی موشگافیاں ۱۰۲
- ایک سوال ۱۰۴
- اختلاف آرا ۱۰۵
- عورت کا مادۂ حیات ۱۰۶
- خنثیٰ کے مزاج ۱۰۸
- عورت کا مزاج ۱۱۰
- زمانۂ بلوغت ۱۱۰
- پردۂ بکارت اور قسم ۱۱۱
- حیض و حمل ۱۱۲
- اطبائے قدیم کے اقوال ۱۱۳
- جنین ۱۱۴
- ایک حمل میں متعدد بچوں کا وجود ۱۱۶

مقالہ پنجم

- ضعف باہ ۱۱۹
- ضعف باہ کے اسباب ۱۲۰
- قلبی روح کے کمزور اور کم ہونے کی علامات ۱۲۱
- ضعف باہ بوجہ خرابی روح دماغی ۱۲۴
- طبعی ریاح کی کمی ۱۲۷
- کمیٔ خون سے ضعف باہ ۱۳۲
- یاد رکھنے کی باتیں ۱۳۳
- ہدایات متعلقہ ساخت طلا ۱۳۴
- حرارت غریزی و حرارت غریبہ ۱۳۶
- جریان ۱۴۷
- سوزاک ۱۵۱
- آتشک ۱۵۷
- آخری ہدایات ۱۶۳

ضمیمہ نمبر ۱

- ہندوؤں کے قومی علم پر ایک نظر ۱۶۹
- مردوں اور عورتوں کے اقسام ۱۷۰
- عورتوں کے اقسام ۱۷۳
- دیگر اقسام ۱۷۵
- آسن ۱۷۷
- پہلی بار کے حیض سے عورت کا مستقبل معلوم کرنا ۱۷۹
- بلحاظ ایام ۱۸۲
- بلحاظ دلیری باہ ۱۸۳
- بلحاظ وقت ۱۸۴
- ممنوع ایام اور بچیوں میں جماع ۱۸۵
- بچوں کی کم عمری کے اسباب ۱۸۵
- مقامات خواہش مطابق حکمائے ہند ۱۸۶

اس کے علاوہ اور کیا ہے	۱۸۷	روئی کا استعمال	۲۰۲	اٹھراہ	۲۱۲
ہمارا تبصرہ	۱۸۸	فرنچ لیٹر	۲۰۴	نیند سے چیخ	۲۱۳
ضمیمہ نمبر ۲		**مانع حمل ادویات**		قے ابکائی	۲۱۳
ضبط تولید	۱۹۱	ارگٹ	۲۰۷	سیلان الرحم	۲۱۴
حمل روکنے کے		کپاس کی جڑ کا ٹنکچر	۲۰۷	درد سر کہنہ	۲۱۴
طریقے		کونین	۲۰۷	خارش اور خرابی خون	۲۱۴
پردہ کی رسم	۱۹۴	ڈائیکیلون پیڈ	۲۰۸	حب مصفی	۲۱۵
تجرد	۱۹۴	پینی رائل	۲۰۸	دمہ	۲۱۵
مجامعت سے پرہیز	۱۹۵	**اندام نہانی میں قابل**		سل اور دق	۲۱۶
ماہواری ایام کے تعین		**استعمال ادویہ**		پیچش	۲۱۶
جماع سے پرہیز	۱۹۵	ہائیڈروجن پراکسائڈ	۲۰۹	آتشک	۲۱۶
تضییع حمل	۱۹۷	سپٹونکس	۲۱۰	سوزاک	۲۱۶
جسمانی حرکات سے حمل		نیم کا تیل	۲۱۰	بواسیر	۲۱۷
روکنا	۱۹۸	کونین ہائیڈروکلورد	۲۱۰	مرہم بواسیر	۲۱۷
دودھ پلانے کا عرصہ	۱۹۹	سپٹرون	۲۱۱	خنازیر	۲۱۷
مرد کی قوت ضبط	۲۰۰	مرہم	۲۱۱	جگر اور خرابی معدہ	۲۱۷
منی کو روک لینا	۲۰۱	**ضمیمہ نمبر ۳**		روغن گندھک	۲۱۸
مرد یا عورت کا اپریشن	۲۰۱	علاج الامراض سہل الحصول	۲	منجن برائے دندان	۲۱۸
اسفنج کا استعمال	۲۰۲	مجرب گھریلو نسخے	۲۰	قوت باہ	۲۱۸

کشتہ شنگرف	۲۱۸	باہ و امساک	۲۲۰	بال خورہ	۲۲۲
کشتہ ہڑتال ورقیہ	۲۱۸	مرہم عجیب	۲۲۱	سوزاک	۲۲۲
کشتہ طوطیا	۲۱۹	کالی کھانسی	۲۲۱	لاہورسور	۲۲۳
کشتہ برائے گھمبیر	۲۱۹	مسہل بے ضرر	۲۲۱	لسیکوریا	۲۲۳
پرانا بخار	۲۱۹	سفوف ملین	۲۲۱	حیض کی رکاوٹ	۲۲۳
حب نزلہ	۲۱۹	روے ککرے اور		درد قم معدہ	۲۲۳
حب احتلام	۲۱۹	اور خارش چشم	۲۲۱	دمہ	۲۲۴
شیاف مسقط	۲۲۰	داد دھدر چنبل	۲۲۲	موتیا بند	۲۲۴
وجع المفاصل	۲۲۰	ذیابیطس	۲۲۲	اختناق الرحم	۲۲۴
قوت باہ	۲۲۰	سنگرہنی	۲۲۲		
خارش اندام	۲۲۰	نسواز برائے شقیقہ و نزلہ	۲۲۲		

پیش لفظ

جنسیات کا مسئلہ ابتدائے آفرینش ہی سے محققین کی بحث کا موضوع رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ انسانی تخلیق کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خلق ہوا۔ کیونکہ اس کا تعلق رابطۂ مرد و زن اور تولید و تناسل سے ہے، اور یہ چیز پہلے انسانی جوڑے کے ساتھ ہی معرضِ شہود میں آگئی تھی۔ اس لیے اس علم کی تقدیس و تکریم بہرحال مسلّم ہونا چاہیئے۔ لیکن نیرنگیٔ زمانہ دیکھیے کہ یہ فن شریف جس قدر عزت و تکریم کا مستحق تھا۔ آج اسی قدر رسوا اور بدنام ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام سنتے ہی مصلحین چیں بہ جبیں ہو جاتے ہیں۔

یہاں اس امر کی تصریح مناسب ہو گی کہ زیرِ نظر کتاب ایک خالص فنی اور طبی کتاب ہے۔ اس کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ جو اس کے مصنف کے پیشِ نظر تھا۔ حکیم محمود خاں شریفی خاندان کے معزز فرد اور اپنے وقت کے نامور طبیب تھے نیز طبی دنیا میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ اس لیے کتاب کو مطالعہ کرتے وقت ان کی خاندانی نجابت اور ذاتی مراتب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

کتاب میں طبی اصطلاحات کا استعمال ناگزیر تھا۔ کوشش کی گئی ہے۔ کہ کوئی لفظ یا فقرہ ایسا نہ آنے پائے جو معیار سے گرا ہوا یا ذوقِ سلیم پر بار ہو تاہم تبقاضائے بشریت اگر کوئی خامی رہ گئی ہو۔ تو اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

تمہید

از حضرت نیاز فتحپوری

اگر کارگاہِ حیات پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ عالم کی تمام رونق دنیا کا سارا ہنگامہ منحصر ہے۔ صرف انسانی خواہشات پر جن کی تکمیل کے لیے وہ اپنی جسمانی و دماغی تمام صلاحیتیں صرف کر دیتا ہے۔ وہ بھوکا ہوتا ہے۔ تو حصولِ غذا کے لیے کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ سردی محسوس کرتا ہے تو اس کے ازالہ کے لیے لباس کا متلاشی ہوتا ہے۔ اور جب اسے پیاس معلوم ہوتی ہے۔ تو پانی ڈھونڈتا ہے منجملہ انہی فطری خواہشوں کے ایک خواہش وہ بھی ہے جو اس کے جنسی جذبہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے لیے تگ و دو کرنا بھی اس کی فطرت میں داخل ہے لیکن جس طرح فراہمیٔ غذا کے سلسلہ میں وہ نانِ جویں سے بڑھ کر مرغ مسلم پر بھی بس نہیں کرتا۔ سترِ جسم کے لیے گدڑے سے گذر کر حریر و پرنیاں تک پہنچ جاتا ہے تشنگی رفع کرنے

کے لئے سادہ پانی سے تجاوز کرکے افشردۂ انگور سے کام و دہن کی تواضع کرتا ہے۔ اسی طرح طرح وہ خواہش جنس کو پورا کرنے میں ایک جائز حد سے گزر کر ایسی بدعتوں کو اختیار کرلیتا ہے۔ جو بڑی حد تک غیر فطری، غیر انسانی اور غیر تمدنی ہوتی ہیں۔

پھر جس طرح انسان نے اپنی اور تمام خواہشات میں اعتدال پیدا کرنے کے لیے متعدد علوم و فنون کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح جنسی خواہش کو جائز حدود میں رکھنے کے لیے "جنسیات" کی داغ بیل ڈالی۔ اور اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ اس علم کی اہمیت اور تمام علوم کے علی الرغم بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ زندگی کا بڑا ہنگامہ اسی خواہش پر منحصر ہے۔ اور اس کا تعلق ایسی جنس سے ہے جو انسان کا بہترین نصف کہلاتی ہے۔ اور دنیا کی تقریباً آدھی آبادی ہے۔

مغربی زبانوں میں اس فن پر کثرت سے کتابیں لکھی گئی ہیں خصوصاً گذشتہ ربع صدی میں تو زیادہ انہماک کے ساتھ اس پر توجہ کی گئی ہے۔ اور غیر معمولی طور پر بہت زیادہ لٹریچر اس موضوع پر شائع ہؤا۔ لیکن مشرقی زبانوں بالخصوص اردو میں بہت کم کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض کتابیں شائستہ اصولوں پر تو ضرور مرتب ہوئی ہیں۔ لیکن ان سے صرف وہی ادنیٰ ذہنیت اور معمولی ذوق کے آدمی لطف اٹھا سکتے ہیں، جو اس فن کے علمی پہلو کی جگہ محض عملی پہلو کو دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

حکیم محمود خاں کی تصنیف "ضیاء الابصار" اس موضوع پر ایک بلند پایہ کتاب ہے۔ حکیم صاحب خاندان شریفی کے معزز بزرگ ہیں۔ اور ان کی قابلیت و حذاقت مسلم ہے آپ نے اس کتاب میں جنس کے علمی و فنی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب ادق فارسی زبان میں تھی۔ جس سے بہت کم آدمی استفادہ کرسکتے تھے مجھے خوشی ہے

کہ ادارہ اسرارِ حکمت لاہور نے اسے اردو کا جامہ پہنا کر اردو خواں حضرات کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ ترجمہ کی زبان صاف، سلیس اور شگفتہ ہے۔ جو مترجمین کے ذوقِ سلیم پر دال ہے۔ خدا کرے ان کی یہ سعی مشکور ہو، اور عوام اس سے مستفید ہوں۔

نیاز

تقریب

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی

علم طب میں علم جنس کی اہمیت مسلم ہے۔ جدید تحقیق سے یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ انسانی زندگی پر جذبۂ جنس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ جدید معاشرہ میں اس جذبہ کی کارفرمائیاں کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ انسانی زندگی کی متعدد الجھنیں جنسی بے راہ روی کی پیداوار ہیں۔ ایسے مسائل پر یورپ میں بیش بہا تحقیق کی گئی ہے۔ جس سے حیات انسانی کے کئی پر اسرار گوشے بے نقاب ہوئے ہیں۔ وہاں جان کو یل۔ رابنسن گراس۔ اسٹرمان۔ لائمنڈ نیکیس تھوریک۔ میری سٹوپس وغیرہ نے جنسیات کے متعلق مفید لٹریچر شائع کر کے ایک وسیع حلقے کو متاثر کیا۔ اردو زبان میں جنسیات کے موضوع پر اب تک جو لٹریچر شائع ہوا اسے

دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں کوک شاستر شائع کیے گئے۔ ان میں سب سے زیادہ مقبولیت پنڈت کوکا کے کوک شاستر کو حاصل ہوئی۔ لیکن یہ سب تصانیف غلط اور فحش مضامین پر مشتمل ہیں، اور اصر الاطبا حکیم محمود خاں صاحب کے الفاظ میں یہ شاعرانہ کذب سرائی اور مبالغہ آرائی کے سوا کچھ نہیں عربی فارسی یا ہندی سے بھی جن کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔ وہ سراسر غلط ہیں اس لٹریچر سے کسی مفید نتیجے کی توقع عبث تھی۔ عوام کی صحیح تربیت کی بجائے یہ لٹریچر سفلی جذبات کا محرک ثابت ہوا اور اس سے ہزاروں نوجوانوں کی زندگیاں تباہ ہو کر رہ گئیں۔

ادارہ "اسرارِ حکمت" مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے حکیم محمود خاں صاحب دہلوی کی کتاب "ضیاء الابصار" کا ترجمہ شائع کر کے اس سلسلہ میں اردو لٹریچر کی تشنگی بڑی حد تک پوری کر دی ہے۔ "ضیاء الابصار" جنس کے موضوع پر ایک فنی تالیف ہے۔ حکیم صاحب دہلی کے مشہور طبیب اور مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے والد تھے۔ وہ ایک جامع شخصیت کے حامل تھے۔ وہ ایک بلند پایہ طبیب تھے ان کی نباضی اور تشخیص و تجویز کے عجیب و غریب قصے اب تک زبان زد عام ہیں چنانچہ انکی شہرت نہ صرف اطراف ہند میں پھیلی بلکہ بیرونی اسلامی ملکوں سے بھی ضرورتمند لوگ انکا شہرہ سن کر دہلی کا طواف کرنے لگے۔ وہ ایک دردمند انسان بھی تھے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انھوں نے سیکڑوں انسانوں کی جانیں بچائیں۔ وہ دہلی کی مقبول ترین شخصیت تھے اور مولانا حالی نے بھی مرثیہ لکھ کر انکو خراج عقیدت پیش کیا۔ حکیم محمود خاں صاحب نے ضیاء الابصار میں قدیم معلومات کو بڑی خوبی سے جمع کر دیا ہے انھوں نے جنسی موضوعات پر جو فنی بحث کی ہے اسکے پیش نظر یہ کتاب اطبا اور عوام کیلئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔

تقریظ

سید قاسم محمود

جنس اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ خود انسان۔ دانشوروں کا ایک گروہ تو اب شجرِ ممنوعہ کی تعبیر بھی جنس کے اشارات سے کرنے لگا ہے۔ اخراجِ آدم کی داستان کا عنوان جنس کو سمجھا جانے لگا ہے۔ ایک شعبۂ علم کی حیثیت سے بھی جنسیات، کچھ کم قدیم نہیں۔ انسان کا اولین تحریری ریکارڈ شاہد ہے کہ شعر گوئی اور داستان طرازی کی بنیاد جنس پر رکھی گئی۔ یونانی فلاسفہ کا نکتہ پرداز ذہن جنسیات کو نظر انداز نہیں کر سکا۔ ان تمام باتوں کے باوصف کیا ستم ظریفی ہے کہ یہ شعبۂ علم زیادہ تر گوشۂ گمنامی میں پڑا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ غلط قسم کے مذہب اور اخلاق کے مصنوعی اور پُرفریب پردے جنس کے معصوم اور پاکیزہ چہرے پر کچھ اس انداز سے پڑے رہے کہ آخر کار خود یہ چہرہ بیماری کی حد تک زرد اور شرمیلا ہو گیا۔

یورپ میں صنعتی انقلاب اور مشین کی ایجاد کے بعد جب گوناگوں معاشرتی و اقتصادی

الجھنیں پیدا ہوئیں تو کچھ مفکروں نے نفس انسانی میں جھانکنا شروع کیا اور نفسیات کے پرانے علم کے تن مردہ میں نئے سرے سے جان پیدا کی۔ کچھ اہل علم نے حقیقت الحقائق دریافت کرتے کرتے زمین کے طبقات میں متحجرات کے نمونے ڈھونڈنے شروع کر دیئے۔ کچھ نے آسمانی فضاؤں کا رخ کیا اور کچھ سمندروں میں ڈبکیاں لگانے لگے تقسیم محنت کے اصول کی بنیاد پر نئے نئے علم پیدا ہونے لگے۔ ہر نیا علم اپنے ساتھ کچھ نئے مسائل لاتا تھا۔ جو اپنی جگہ گرہ کشائی کے محتاج تھے۔ ڈارون نے کہا کہ "زندگی کی پیدائش تو معلوم نہیں کیونکر ہوئی۔ لیکن اتنا ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ زندگی بتدریج نشوونما پاتی ہے۔ جس چلتی پھرتی کھاتی پیتی۔ ہنستی بولتی۔ سوتی جاگتی چیز کو آپ انسان کہتے ہیں وہ اتنے ہزار یا لاکھ سال قبل بندر تھا" اہل مذہب نے جواب دیا۔ میاں کیسی بات زبان سے نکالتے ہو۔ خاموش ہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے۔ مارکس نے معاشیات تاریخ کا نظریۂ مادی پیش کیا تو بعد میں پتا چلا کہ وہ بہت سے بنیادی حقائق فراموش کر گیا ہے۔ سگمنڈ فرائڈ نے نفس کی الجھی ہوئی گرہیں کھولتے کھولتے آخر یہ دعویٰ کر دیا کہ جنس سب کچھ ہے۔ اور سب کچھ جنس ہے۔ مختصراً انیسویں اور بیسویں صدی کی علمی ترقی اگر ایک طرف آسمان کی بلندی اور سمندر کی تہوں کو چھونے لگتی ہے۔ تو دوسری طرف اتنی گر جاتی ہے کہ ایک جاہل عامی بھی اس کی غلطیوں اور خام کاریوں کو صاف صاف محسوس کر سکتا ہے۔

مغرب میں سگمنڈ فرائڈ کے نظریۂ تحلیل النفسی کے انکشاف نے بلاشبہ بہت سے مسائل سلجھائے ہیں۔ ہیولاک ایلس، پروفیسر مونٹ گرما، بلانش اور ڈاکٹر میری سٹوپس جیسے کامل ماہرین جنس نے نفسیات کے اصولوں کا عملی اطلاق بڑی خوب صورتی

سے کیا ہے۔ ان کی کاوشوں سے معالجوں سے لے کر عمرانیات اور سیاست دانوں تک نے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن کسی نے سچ کہا تھا کہ مغرب مغرب ہے اور مشرق مشرق۔ یہ آپس میں کبھی ملے ہیں نہ کبھی ملیں گے۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کا عالمی حکومت کا تصور اور ہوائی اڈوں کی فضائی وحدت بھی ان دونوں خطوں کو یکجا نہ کر سکے گی۔ لیکن معاملہ جغرافیائی، مادی اور ظاہری اختلافات کا نہیں، بلکہ قضیہ مزاج اور طبیعت کے اختلافات کا ہے۔ اگر ہم مغرب کے کچھ اصولوں کو اپنا سکتے ہیں تو یہ اصول لازماً وہی ہیں جو عالمگیر یا یونیورسل ہیں کیونکہ انسان کے مزاج میں (وہ خواہ کہیں کا ہو) زیادہ فرق نہیں ہے۔ لیکن ہر پچیس سال کے بعد انسانی نسل کے خارجی مزاج میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک صدی بعد پوری کی پوری نسل تھک ہار کر ضعیف ہو جاتی ہے اور ایک نئی نسل پیدا ہو جاتی ہے جس کا اندرونی مزاج اگرچہ وہی ہے جو حضرت آدم کا تھا۔ لیکن خارجی مزاج یکسر تبدیل ہو جاتا ہے۔

مکانی تبدیلی کا عالم بھی زمانی تبدیلی کی طرح ہے۔ ہر سو میل کے فاصلے پر مٹی کا مزاج بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ ہمارے کی مٹی سفید رنگ کی ہے اور ممبئی کی مٹی کالے رنگ کی۔ مزاج خارجی کی انہی زمانی و مکانی تبدیلیوں کے باعث راقم الحروف پاکستان میں یورپی ماہرین جنسیات کے تمام اصولوں کے عملی اطلاق کو پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ صدر پاکستان جناب محترم ایوب خان صاحب نے اپنی ایک تقریر میں بجا طور پر کہا ہے کہ آبادی کی بڑھتی ہوئی کثرت اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قلت کے تضاد پر قابو پانے کے لیے ضبط تولید کا طریق استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن یہاں بھی ہمیں اپنے خاص مشرقی مزاج سے کام لینا پڑے گا۔

مشرقی مزاج کو ایک مشرقی ہی سمجھ سکتا ہے۔ خاص طور پر جنس کا مسئلہ تو اتنا نازک اور دقیق ہے کہ ہمیں یورپی ماہرین کی باتوں پر کچھ زیادہ دھیان نہیں دینا چاہئے۔ اگرچہ مفید باتوں سے استفادہ لازمی ہے۔ دلی کے مشہور و معروف حکیم محمود خاں نہ صرف یہ کہ اعلیٰ درجہ کے طبیب اور معالج تھے۔ بلکہ ان کی تصنیف ضیاء الابصار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بلند پایہ ماہر جنسیات بھی تھے۔ سنسکرت کی چند قدیم اور بہترین جنسی کتابوں کا انگریزی ترجمہ تو ہو چکا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس فارسی تصنیف کو بھی انگریزی کا جامہ پہنا کر یورپ بھیجا جائے اور ان سے کہا جائے کہ ہماری فطرت اور ہمارے ذہن کو دیکھنا ہے تو ہمارے آئینے یعنی ضیاء الابصار کو دیکھو۔ حکیم اقبال حسن صاحب اس آئینے کو ہمارے نزدیک کر رہے ہیں۔

سید قاسم محمود

حکیم محمد نبی خاں جمالؔ سویدا

مصنّف کے

خاندانی حالات

حکیم محمود خاں صاحب کے مورث اعلیٰ شہنشاہ بابر کے ساتھ ہرات سے ہندوستان آئے۔ علم و فضل کا یہ کارواں پہلے سندھ میں مقیم ہوا پھر اکبر آباد میں۔ ملا نورالدین علی بن محمد سلطان القاری الہروی الفقیہ الحنفی سے جو اپنے وقت کے امام تھے۔ ان حالات کے عروج و کمال کی ابتدا ہوتی ہے۔ جن کے بعد ملا علی داؤد۔ حکیم محمد فاضل خاں اور حکیم محمد واصل خاں اس آسمان پر آفتاب بن کر چمکے۔

خاندانی حالات سے متعلق حکیم محمود خاں صاحب نے "احوال بزرگان خاندانی و سرگذشت خود از ابنائے زمانی" کے عنوان سے فارسی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے۔ اسی کتاب میں ممدوح لکھتے ہیں۔

"کتابے کہ دراں سلسلۂ خاندانی درج بود۔ بہنگام تقسیم کتب خانہ جدی

(حکیم محمد شریف خاں) کہ بہ شش پسراں تقسیم شدہ بود۔ در حصّہ عموی صاحب کلاں حکیم محمد اشرف خاں مرحوم رفتہ بود۔ از انجا بہ معرضِ تلف در آمد۔ لہٰذا از ضبط تحریر حال ابتدائی خاندان معذور ماندم بعد آنکہ بہ پایۂ ثبوت رسید مطابق درج خانہ گمشت بزرگان خاندانی ما۔ ہمراہ بابر بادشاہ از ہرات بہ ہندوستان تشریف آوردہ سکونت بہ حیدرآباد سندھ اختیار فرمودند۔ جناب سعدی مرحوم چناں تحریر میفرمایند کہ اجداد ایں کمینہ نقشبندیہ احراریہ اند بسلسلہ واحراریہ اند نسباً۔ چنانچہ خواجہ محمد قاسم و خواجہ محمد ہاشم در حیدرآباد سندھ زیارت گاہِ عام ہستند۔ جناب ملّا علی قاری و مُلّا علی داؤد و حکیم محمد فاضل خاں و حکیم محمد واصل خاں قیام پذیر اکبرآباد شدند۔ حکیم محمد واصل خاں بذاتِ خود بعہدِ سلطنت اورنگزیب عالمگیر بادشاہ در مقام شاہجہان آباد تشریف آوردہ و بعہدہ طبابت ممتاز شدند۔ و بخدمت جناب فیض مآب کرامت انتساب حضرت شاہ کلیم اللہ مرحوم و مغفور حاضر شدہ بسلسلہ چشتیہ قادریہ مشرف بہ بیعت شدند۔ ہم گاہ گاہ بخدمت سراپا برکت جناب وحید عصر صاحب کرامات جفی و جلی حضرت سید حسن رسول نما حاضرے شدند و فیض می گرفتند۔"

حکیم محمد فاضل خاں اس خاندان میں پہلے طبیب گزرے ہیں جن کے خلف رشید حکیم محمد واصل خاں (اول) عہد شہنشاہ اورنگ زیب میں اکبرآباد

سے دہلی تشریف لائے۔ اور عہد طبابت پر ممتاز ہوئے۔ حکیم محمد واصل خاں محمد شاہ بادشاہ دہلی کے ابتدائی عہد حکومت میں راہئ ملک بقا ہوئے آپ نے دو صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے۔ حکیم اکمل خاں جن کی عمر اس وقت ۱۶ سال تھی۔ اور حکیم اجمل خاں (اول) جن کی عمر ۱۱ سال تھی۔ بادشاہ نے بیٹوں کے لیے باپ کا منصب برقرار رکھا۔

چھوٹے بھائی حکیم اجمل خاں تو خانہ نشین ہو گئے۔ امور خانگی اور جاگیر وغیرہ کی دیکھ بھال میں مصروف رہے۔ لیکن حکیم اکمل خاں نے محمد شاہ کے دربار میں بڑا عروج و اعتماد حاصل کیا۔ دو سہ ہزاری منصب رکھتے تھے بادشاہ نے انھیں دو لاکھ کی جاگیر بھی عطا کی تھی شاہی خاصہ پر حکیم اکمل خاں کی مہر لگائی جاتی تھی۔ محمد شاہ کے زمانے تک اکمل خاں کا عروج و اقتدار برقرار رہا لیکن بادشاہ کی وفات کے بعد جب احمد شاہ تخت نشین ہوا تو حکیم صاحب کو اس کے بدلے تیور دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنے عہدہ و منصب پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ ان کو جائیداد و جاگیر سے بڑھ کر اپنے کتب خانہ کا خیال تھا۔ اور اس کی حفاظت کے لیے انہوں نے ہر ممکن تدبیر پر عمل کیا۔

کہا جاتا ہے کہ ولی عہد نے حکیم اکمل خاں صاحب سے کہا کہ کسی دوا میں ملا کر بادشاہ کو زہر دے دیں۔ حکیم صاحب نے برافروختہ ہو کر ولی عہد کو جواب دیا کہ آپ مجھ سے ایسی امید نہ رکھیں اور آئندہ زبان پر یہ بات نہ لائیں۔ حکیم صاحب کو اندیشہ تھا کہ شاید ولی عہد کسی دوسرے ذریعہ سے اپنا مقصد پورا کریں۔ اس لیے انہوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ خورد و نوش میں پوری

احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ کھانے پینے کی ہر چیز پر حکیم صاحب کی مہر ثبت کی جائے۔ حکیم صاحب کی اس مہر کا عکس حسب ذیل ہے۔

حاذق الملک حکیم اکمل خاں
سنہ ۱۱۲۷ھ

حکیم اکمل خاں کا اندیشہ درست تھا۔ احمد شاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی نہ صرف حکیم صاحب کو ان کے عہدہ سے برطرف کر دیا۔ بلکہ جاگیر بھی ضبط کر لی۔ اس کے بعد حکیم صاحب خانہ نشین ہو گئے۔ کچھ عرصہ گذرنے پر بادشاہ نے چاہا کہ حکیم صاحب کو دوبارہ عہدہ طبابت پر ممتاز کیا جائے۔ لیکن حکیم صاحب نے انکار کر دیا۔

حکیم اکمل خاں کے دو صاحبزادے تھے۔ حکیم محمد شریف خاں اور حکیم محمد سعید خاں۔ حکیم محمد شریف خاں کو اپنے والد ماجد کے بعد دربار شاہی میں عروج حاصل ہوا۔ اشرف الحکماء کا خطاب ملا۔ دہلی کے قرب وجوار میں ضلع پانی پت وڈاسنہ کے تحت پچیس ہزار کی جاگیر عطا ہوئی۔ حکیم محمد شریف خاں فن طب کے امام تھے۔ فن طب کے علاوہ معقول و منقول میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف نظم و نثر سے ظاہر ہے کہ وہ ادیب کامل تھے یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ حکیم محمد شریف خاں کی طبی جد وجہد اور قیمتی تصانیف نے فن طب کو فنا ہونے سے بچا لیا۔ حکیم صاحب ممدوح پہلے طبیب ہیں۔ جنہوں نے وسیع النظری اور فراخ دلی کے ساتھ اپنے معمولات علاج

میں دوسرے طریقہ ہائے علاج کی مفید صورتوں کا اضافہ فرمایا۔ اور کشتوں وغیرہ کا استعمال بھی مجتہدانہ بدرقوں کے ساتھ اپنے مطب میں جاری کیا۔

حکیم محمد شریف خاں تصنیف و تالیف کا صحیح ذوق رکھتے تھے درباری مصروفیت زوالِ سلطنت کے سلسلہ میں آفات و حوادث کا سامنا اور عرصہ دراز کے لیے وطن کی آسائشیں اور مطالعہ کی آسانیاں حاصل نہ ہونے کے باوجود انہوں نے فنِ طب اور دیگر علوم و فنون میں متعدد تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ حکیم صاحب کے باقیاتِ صالحہ میں ایک مسجد بھی ہے جو بلی ماران میں شریف منزل کے سامنے واقع ہے۔ اس مسجد کی محراب پر یہ کتبہ مرقوم ہے:۔

شکرِ خدا بسعیِ محمد شریف خاں　　شد طرح مسجدے کہ بود کعبۂ صفا

بر خواست چوں ندائے تو از خطیب عقل　　گفتا بجوئے سالِ وے ازخانۂ خدا
۱۰۹۶ھ

حکیم محمد شریف خاں نے ۱۸۰۵ء میں اور بقول بعض ۱۸۰۶ء میں وفات پائی اور قطب صاحب کے اندر دفن ہوئے۔ مادۂ سالِ وفات یہ ہے ع

"صد افسوس مرزا محمد شریف"

حکیم محمد شریف خاں نے اپنے پسماندگان میں چھ قابل فرزند چھوڑے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) حکیم محمد ایوب خاں (۲) حکیم شرف الدین خاں (۳) حکیم محمد حسن بخش خاں (۴) حکیم محمد صادق علی خاں (۵) حکیم محمد حسین بخش خاں (۶) حکیم امام بخش خاں۔ ان میں سے حکیم صادق علی خاں نے خصوصیت کے ساتھ شہرت و ناموری حاصل کی اور اپنے والد ماجد کے صحیح جانشین ثابت

ہوئے۔ حکیم صادق علی خاں کی وابستگی دربارِ شاہی کے ساتھ برائے نام تھی۔ البتہ عقیدت مندیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اکبر شاہ ثانی کا زمانہ تھا۔ انگریزوں کا تسلّط ہو چکا تھا۔ کمپنی نے حکیم شریف خاں کی جاگیر ضبط کر کے ان کی اولاد کے لیے پنشن مقرر کر دی تھی۔ البتہ مسوری۔ پیلہرا اور لکھیرہ نام کے تین گاؤں جو حکیم شریف خاں نے مساکین و غرباء کی امداد کے لیے وقف کر دیئے تھے ضبطی سے محفوظ رہے۔ حکیم صادق علی خاں بڑے پایہ کے طبیب تھے تمام عمر خدمتِ خلق میں مصروف رہے۔ آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن سے ممدوح کی اعلیٰ قابلیت اور علمی تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں سے کتاب "زادِ غریب" ہے جو اطبا اور عوام میں کافی شہرت رکھتی ہے ایک کتاب کلیات پر ہے۔ معالجات قانونچہ کی شرح بھی آپ نے لکھی ہے تشریح اعضائے مرکبہ قانون کی شرح بھی تحریر کی ہے۔ جو عربی زبان میں ہے۔ اس میں جابجا منافع الاعضا جالینوس۔ شرح قانون گیلانی اور شرح آملی کے اقتباسات بھی درج کیے ہیں۔ ایک رسالہ آپ نے خواص الادویہ و اغذیہ کے نام سے تصنیف فرمایا ہے۔ حکیم صادق علی خاں اسی سال سے کچھ زیادہ عمر پا کر

سنہ ۱۲۶۸ھ میں راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ مادہ تاریخ سال یہ ہے ع

"حکیم صادق و کامل حکیم صادق بود"

حکیم صادق علی خاں کے تین فرزند تھے۔ حکیم غلام محمد خاں۔ حکیم غلام محمود خاں حکیم غلام مرتضےٰ خاں۔ ان میں سے حکیم محمود خاں صاحب اپنے والد ماجد کے جانشین ہوئے۔ اور ممدوح نے ایسی قابلیت کے ساتھ خاندانی مطب کو

کو سنبھالا اور حذاقت و مہارت فن کے وہ معجزے دکھائے کہ نصف صدی سے زیادہ زمانہ گزرنے پر بھی آج لوگوں میں ان کا چرچا ہے۔ اب حکیم شریف خاں کے خاندان کو دربار شاہی سے کوئی تعلق نہ تھا اور دو تین گاؤں بھی کمپنی کی حکومت نے ضبط کر لیے تھے جو مساکین و غرباء کی امداد کے لیے حکیم صادق علی خاں کے زمانے سے چلے آتے تھے۔

اس میں شک نہیں کہ قدرت کی طرف سے حکیم محمود خاں کو غیر معمولی طبیعت عطا ہوئی تھی۔ اور یہ ان ہی کا کام تھا۔ کہ سلطنت کے زوال اور غیر ملکی حکومت کے عروج و اقبال کے زمانہ میں انہوں نے نہ صرف اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھا بلکہ خاندانی وجاہت اور وقار و اعتماد کا ایسا سنگ بنیاد رکھ دیا جس پہ ان کے لائق پسماندگان نے شاندار عمارتیں چن دیں۔

حکیم محمود خاں پرانے زمانے کے ایک نہایت باوضع بزرگ تھے۔ ان کی نباضی اور تشخیص و تجویز کے عجیب و غریب قصے اب تک زبان زد عالم ہیں آپ کی شہرت نہ صرف اطراف ہند میں پھیلی۔ بلکہ افغانستان۔ ترکستان ایران۔ عراق اور عرب تک کے مریض ان کا شہرہ سن کر دہلی کا طواف کرنے لگے۔ غرباء پر آپ بے حد مہربان تھے۔ ان کے مطب میں امیر غریب سب کو ایک جیسی جگہ ملتی تھی۔ طبیعت میں غصہ بہت تھا بارہا ایسا ہوا کہ کبھی رئیس نے سبقت کر کے کسی غریب سے پہلے نبض دکھانا چاہی اور حکیم صاحب نے اسے سخت زجر و توبیخ کی۔ جو امراء حکیم صاحب کی طبیعت سے واقف تھے وہ اس کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ کہ حکیم صاحب

کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔

غصہ کے ساتھ طبیعت میں غیرت بھی بے حد تھی۔ خواہ کچھ بھی ہو، وہ اپنی حمیت کو قربان کرنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بڑے ہندو والیٔ ریاست نے انھیں گرانقدر معاوضہ پر علاج کے لیے بلایا۔ مہاراجہ پرانے خیالات کے آدمی تھے۔ اور کسی غیر ہندو کا ہاتھ لگ جانے سے اپنے آپ کو نجس خیال کرتے تھے جب حکیم صاحب نے نبض دیکھی، تو حسب معمول مہاراجہ نے ملازمین سے کہا کہ وہ اس کا ہاتھ دھلوادیں۔ حکیم محمود خاں یہ دیکھ کر سخت کبیدہ خاطر ہوئے۔ اور انھوں نے مہاراجہ کے سامنے اپنے ملازم سے کہا کہ پانی لاکر میرے ہاتھ اور بازو دھلواؤ کیونکہ مہاراجہ کا ہاتھ چھو جانے سے میرا ہاتھ نجس ہو گیا ہے۔ مہاراجہ یہ سن کر ششدر رہ گیا۔ حکیم صاحب ہاتھ دھلوا کر چل پڑے اور مہاراجہ کے آدمیوں کے اصرار پر بھی وہاں نہ ٹھہرے۔

اعترافِ عظمت

شمس العلما مولانا الطاف حسین حالی

علم والے علم کے دریا بہا کر چل دیئے واعظانِ قوم سوتوں کو جگا کر چل دیئے
کچھ سخنور تھے کہ سحر اپنا دکھا کر چل دیئے کچھ مسیحا تھے کہ مردوں کو جلا کر چل دیئے

ایک تختہ رہ گیا تھا تیری ٹوٹی ناؤ کا
لے گئی سیلِ فنا اس کو بھی اے دلّی بہا

جا چکی تھی تجھ سے گو اے شہر عظمت قوم کی ہو چکی تھی آبرو مدّت سے رخصت قوم کی
پر کچھ اک محمود خاں کے دم سے تھی پت قوم کی اٹھ گیا وہ بھی جہاں سے آہ قسمت قوم کی

کیا دکھا کر اب دلائے گا سلف کو یاد تو
ناز اب کس پر کریگا اے جہاں آباد تو

تجھ میں ہے دلّی! کوئی اب ایسا مقبولِ جہاں نازشِ دار الخلافت مرجعِ ہندوستاں
ہند سے لے تا عرب کشمیر سے تا انڈمان بچہ بچہ کی زبان پر نام ہے جس کا رواں

نیم جانوں کا مسیحا اور غریبوں کا طبیب
خود حکیموں کا معالج اور طبیبوں کا طبیب

ہے کوئی اب تجھ میں ہمسر ایسا یکتائے زماں واقعاتِ زندگی کر دیجیے گر اس کے بیاں
سمجھیں اک افسانہ ناواقف اسے اور داستاں ہے تعجب خیز الحق سیرتِ محمود خاں

یا وہ اک جوہر الگ تھا جوہرِ انسان سے
یا نکلتے اب نہیں ایسے جواہر کان سے

اس کا تھا دیوان خانہ ملک کا دار الشفاء
خلق کا دن رات رہتا تھا جہاں تانتا بندھا

مفت بیماروں کو اسکے در سے ملتی تھی دوا
فکر نذرانہ کا تھا ان کو نہ شکرانہ کا تھا

اس کے استغنا سے جھک جاتا تھا سر مغرور کا
اور عنایت سے کنول جاتا تھا کھل مزدور کا

بے حقیقت اس نے سمجھا مال و دولت کو سدا
تھے برابر اسکے نزدیک اغنیا اور بے نوا

گو طبیب اور ڈاکٹر تھے شہر میں بے انتہا
کوئی مفلس کا نہ تھا پرساں حال اسکے سوا

کرتے ہیں جو دعویٰ ہمدردی نوعِ بشر
اس نے باطل کر دیئے تھے انکے دعوے سر بسر

طب مسلمانوں کی لی اسکی مسیحائی نے تھام
ورنہ اب تک اس کی تُرکی ہو چکی ہوتی تمام

رونق طب جدید اور اس پہ میل خاص و عام
درگاہوں اور دوا خانوں کا اسکے انتظام

دیکھ کر تھا اک زمانہ اس کی خوبی کا مُقِر
طب یونانی گئی تھی خلق کی نظروں سے گر

سر جنوں کے دیکھ دیکھ آلات و اعمال و حیل
آ گیا تھا رائے میں زود اعتقادوں کے خلل

دیں مگر اس کی مسیحائی نے سب رائیں بدل
طب یونانی گری کچھ دن کو پھر گر کر سنبھل

سلطنت اور عقل تھی جس نوع کی پشت و پناہ
ایک طاقت اس کے حملوں سے ہوئی عہدہ برا

گو کہ چلتے تھے شفا خانوں میں خاص و عام سب
پر الجھ جاتے تھے سخت امراض میں بیمار جب

خلق کا پھر ملجا و ماویٰ اسی کا تھا مطب — اس کے بیماروں کو گر مایوس ہوں یا جاں بلب

سوءِ تدبیرِ معالج کی خطا کا ڈر نہ تھا!

موت کا ڈر تھا مگر مہلک دوا کا ڈر نہ تھا

دیکھتے ہیں آلات پر سرجن بھروسہ جس قدر — کرتے ہیں معلوم جو جو اُن سے امراضِ بشر

وہ بتا دیتا تھا سب کچھ رکھ کے انگلی نبض پر — اس کی اک انگلی پہ تھے قربان سو تھرمامیٹر

نارسا تھیں دوربینیں اہلِ صنعت کی جہاں!

جا پہنچتی تھی نگاہِ دوربیں اس کی وہاں

شہر کے سب مرد و زن پیر و جواں خورد و کلاں — تھے قوی پشت اس سے ایسے جیسے پشتے سے مکاں

جس کو نسخہ دے دیا لکھ کر وہ یہ سمجھا کہ ہاں — زندگانی کے ابھی کچھ اور دن باقی ہیں یاں

گو کہ ماتم ملک میں ہے اس کا ہر سو آجکل

پڑ گئی اے شہرِ دلی تیری جاں گویا نکل

مٹ گئی افسوس اک ایسی سلف کی یادگار — قوم میں جس کی مثال آئندہ کم دیکھیں گے یار

گل کھلائے گی نئے گلشن میں گو بادِ بہار — رنگ ہوگا جن میں لیکن بو نہ ہوگی زینہار

کرتے ہیں جب ان حوادث کے نظر انجام پر

قوم میں اک ہم کو سناٹا سا آتا ہے نظر

کیا عجب پیدا ہوں پھر ایسے طبیب و چارہ گر — جو کہ تشخیصِ مرض پر رکھتے ہوں غائر نظر

خلق کو تکیہ ہو جس کی رائے اور تدبیر پر — شہر میں ہوں مرجعِ کل ملک میں ہوں نامور

جمع ہوں محمود خاں کی ذات کے ان میں کمال

یہ ہے سب ممکن مگر محمود خاں ملنا محال

چودھری اصغر علی بی۔اے

منازلِ حیات

دنیا تماشاگاہ ہے اور ہم سب اس کے کردار۔ دن ہو یا رات صبح ہو یا شام آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے ہر ایک کو کئی پارٹ ادا کرنا پڑتے ہیں۔ ان کا یہ ڈرامائی عمل سات منزلوں پر مشتمل ہے۔

پہلی منزل طفل ناداں دایہ کی گود میں بول و براز اور ابکائیاں کرتا ہوا۔

دوسری منزل کھلنڈرا طالب علم بغل میں بستہ دبائے سکول کی طرف رینگتا ہوا۔

تیسری منزل عاشق بے تاب بھٹی کی طرح آہیں بھرتا ہوا اپنی محبوبہ کے چشم و ابرو کی توصیف میں نغمے الاپتا ہوا۔

چوتھی منزل مرد باعمل عجیب و غریب قسمیں کھانے والا شہرت کا بھوکا، دنگے فساد پہ ہر وقت آمادہ۔ دولت کی تلاش

میں توپ دم ہونے پر کمربستہ۔

پانچویں منزل مرد باشعور، بڑی توند میں چوزوں کی یخنی بھرے ہوئے۔ مشاہدات اور تمثیلات سے بھرپور، اپنا ڈرامائی عمل جاری رکھتا ہے۔

چھٹی منزل سلیپر پہنے ہوئے نحیف و نزار مسخرہ، جس کی کمر میں لٹکتا ہوا تھیلا اور ناک میں ڈھلتی ہوئی عینک۔ عہد شباب کے ڈھیلے ڈھالے موزے۔ گرجدار مردانہ آواز بچوں کے بھونپو کی طرح محض سیٹیاں بن کر رہ جاتی ہے۔

آخری منزل جو اس تماشے کا حسرت ناک اختتام کرتی ہے۔ دوبارہ بچپن میں دھکیل کر اس پر نسیان مسلط کر دیتی ہے۔ اور یہ پلا دانت، آنکھ، کان ذائقہ ہر چیز سے بے بہرہ ہو جاتا ہے۔

دیباچہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وآلہ اطبائے نامدار و حکمائے کامگار وسخن سنجان شیریں مقال و عاشقان پاک نہاد محققان کامل و عارفان واصل پر مخفی نہ رہے کہ میں گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والا اور مکان حیرت کا مکین محض بے حقیقت محمود ہوں۔ اگرچہ زمانہ قدیم سے طبابت اور حکمت کے شریف علم میں شہرت رکھتا ہوں۔ لیکن اس فن کی باریکیوں اور اس علم کے رموز و اسرار سے ناواقف محض ہوں۔ مدت سے مخلصین ومحبان صادق کی فرمائشوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں کوئی ایسا رسالہ تحریر کروں۔ جو جملہ پہلوؤں پر حاوی ہو۔ مگر بوجہ کم فرصتی اور ضروریات زندگی کے پیش آمدہ تقاضوں کی بنا پر ایک عرصہ تک اس فرمائش کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ اب میں نے کمر ہمت باندھ کر اس رسالہ کو لکھنا شروع کیا اور

اس قادرِ کریم کے فضل بے پایاں سے اسے تکمیل تک پہنچایا۔ اس کا تاریخی نام ضیاء اللہ بصارہ فی حد الباہ (۱۲۷۸ھ) رکھا گیا۔ چونکہ بعض امور میں عورت اور مرد کو خاص مناسبت حاصل ہے اور مرد کی قوت باہ کا عورت سے خاص تعلق ہے بدیں وجہ بعض مخصوص امور کی وضاحت کے لئے زنانہ باہ کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ رقم کیا گیا ہے لیکن چونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان میں مقر ہوں کہ بوجہ میری علمی بے مائگی اور نقص تحریر کتاب میں اغلاط کا ہونا ممکن ہے۔ لہٰذا میں علم دوست احباب کی فراخدلی سے امید کرتا ہوں کہ وہ اگر کہیں مضمون آفرینی یا نگارش میں لفظی و معنوی اغلاط پائیں تو اس سے ناشر کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ وما توفیقی الا باللہ و ھو حسبی و نعم الوکیل ؎

مقالہ اوّل

ذی فہم حضرات پر یہ امر مخفی نہ رہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام حیوانات کو اپنی حاجت روائی خصوصاً مخصوص تعلقات ازدواج میں ایک کو دوسرے کا شریک کار بنایا ہے۔ اس لئے نر و مادہ کے حسب حال مناسبت فعلی انھیں اعضاء مرحمت فرمائے۔ چونکہ بلحاظ قواے دماغیہ حضرت انسان کو تمام حیوانات پر شرف عطا کرکے معزز بتمیز فرمایا ہے۔ اسی لئے اس کے طریقۂ کار کا قانون بھی فطرت انسانی کے لحاظ سے الگ بنایا۔

انسانوں میں بھی مرد کو عورت کی نسبت تنومند قوائے اور جوہر عقل کی فراوانی عطا کرکے مردوں کو عورتوں پر ترجیح دے دی۔ یہی وجہ وہ افعال جو امور عقلیہ کے تحت سرانجام پاتے ہیں۔ مردوں کے لئے مختص کردیئے ہیں۔ مثلاً شرم و حیا اور اہل و عیال کے مراتب کا لحاظ رکھنا وغیرہ۔ مگر برعکس اس کے صبر و تحمل کی کمی

دوں ہمتی۔ بے ذوقی۔ بزرگوں اور شوہر وغیرہم کے مراتب وعزت کا خیال نہ کرنا۔ ممنوع افعال کا صادر ہونا۔ اپنے فرائض سے دانستہ پہلوتہی کرنا عورتوں کی مخصوص صفات ہیں۔ اس لئے کہ عورت میں عقل کی تخلیقی کمی ہے۔ بدیں وجہ عورتوں میں مرد کی نسبت ہیجان شہوت بھی کم ہے اور مرد کو اس امر میں بھی فوقیت حاصل ہے۔ علاوہ ازیں تعدادی لحاظ سے مباشرت انزالی جس قدر مرد کر سکتے ہیں عورتیں نہیں کر سکتیں۔ مرد مزاجوں کے لحاظ سے ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہیں جیسا کہ دموی و صفراوی مزاج والے بلغمی مزاج و سوداوی مزاج کی نسبت قوت جماع کے زیادہ حامل ہوتے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو فطری طور پر نیک و پاک جوہری قوام سے تخلیق کیا ہے۔ مگر نیکی و بدی کے ظہور کے لئے صحبت کو زیادہ دخل ہے۔ کان للصحبۃ تاثیراً یعنی صحبت ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ البتہ اگر نطفۂ شرافت غالب ہے تو افعال میں بھی شرافت کا غالب ہونا یقینی ہے۔ عقلا اس امر پر متفق ہیں کہ اگر شریف الطبع نونہال اپنی ناتجربہ کاری سے نیک و بد میں تمیز نہ کر سکیں اور بری صحبت سے متاثر ہو کر افعال ناپسندیدہ و قبیحہ کے مرتکب ہو بھی جائیں تو تجربہ اور عقل کی پختگی پر پشیمان ہو کر کل شیئ یرجع الیٰ اصلہ اپنی سرشت کی طرف لوٹ آتے ہیں اس اصل سے معلوم ہوا کہ نطفۂ شرافت اور عقل کمال صحبت بد کے تاثر کو

مدامی طور پر قبول نہیں کرتے۔ البتہ عقلِ کمال کا حصول اللہ تعالیٰ کی عنایات بے پایاں پر منحصر ہے۔ جس کو چاہے عطا کرے۔ بس عقل سلیم رکھنے والے صحبت بد سے دور ہی رہتے ہیں اور تکمیلِ عقل پر عیوب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ عورتوں کی دماغی و جسمانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اور نیز عقلِ خام کی وجہ سے مرد کی نسبت عورت صحبت اور تربیت سے بھی جلد متاثر نہیں ہوتی اور بیوقوفی کی طرف مائل رہتی ہے۔ اس لئے کہ عورت نقصان عقلہا فی اصل الخلقہ کا مجسمہ ہے اور اطبائے کرام کے نزدیک عادت طبیعت ثانیہ ہوتی ہے۔ عقلمندوں کے نزدیک دنیا ناپائیدار اور عالم عقبےٰ کی تمثیل ہے۔ بدیں وجہ دانشمند دنیا و مافیہا سے دلی تعلق نہیں رکھتے اور احکامِ الٰہی کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

کارزارِ حیات

تجربہ شاہد ہے کہ جسم انسانی میں بعض اعضا قوی بعض درمیانہ بعض کمزور ہیں پس اگر اعضاء تناسلی خلقی طور پر قوی ہیں تو ایسا مرد اپنے ہم جنسوں سے قوتِ مباشرت میں بھی بڑھا ہوا ہوگا۔ اسی طرح اوعیۂ المنی کا ڈرامنا بھی زیادتی پیدائش منی پر دال ہے علی ہذا اگر معدہ قوی ہے تو اشتہا و قوتِ ہضم کی زیادتی سے مباشرت کی طاقت بھی زیادہ ہوگی۔ دموی مزاج میں یہ سارے امور پائے جاتے ہیں۔ دراصل ایسا مرد ہی فعل مباشرت کی انجام دہی کے لیے صحیح معنوں

میں موزوں ہوتا ہے۔

صفراوی مزاج کا مرد اگرچہ دموی مزاج سے کم درجہ رکھتا ہے۔ اور مزاج میں خشکی غالب ہونے کی وجہ سے جلد کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مگر مادہ کی تیزروی کی وجہ سے دموی مزاج کی نسبت فعل مباشرت کے لئے زیادہ باہمت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اعتدال کو ملحوظ رکھے۔ بلغمی مزاج مادہ باردہ کی وجہ سے غذا کو ہضم کرنے میں کمزور ہوتا ہے۔ بدیں وجہ قوت باہ بھی کمزور ہوتی ہے۔ مگر رطوبی مادہ کی زیادتی کی وجہ سے نقصان باہ کم پہنچتا ہے۔ مگر رطوبت و برودت کی فراوانی کی وجہ سے دموی و صفراوی مزاج کی طرح مباشرت میں تیز نہیں ہوتا۔

سوداوی مزاج چونکہ بلغمی مزاج کی نسبت ہضم غذا پر قادر ہوتا ہے اور مادہ خشکی کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے مزاج و اعضاء قدرے طاقت ور ہوتے ہیں۔ بدیں وجہ بنسبت بلغمی مزاج کے فعل مباشرت میں قوی ہوتا ہے مگر کثرت جماع سے جلد نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے اور برودت و خشکی غالب ہونے کی وجہ سے نہ تو کثرت اور نہ ہی جلد تیار ہو سکتا ہے۔

مرکب الاخلاط مادوں کی ترکیبی امتزاج کی صورت میں جس خلط کی زیادتی ہوگی اور غلبہ ہوگا۔ اسی کو مقدم رکھا جائے گا۔ اور مغلوب خلط کی اقلیت کی وجہ سے احکام صادر نہیں ہوں گے۔ اسی طرح انسانی جسم میں جو عضو اپنے حجم و طاقت میں قوی ہوگا۔ اسے قوی، اور جو مقدار و قوت میں ضعیف ہوگا اسے کمزور کہیں گے۔

زمانۂ شباب

جوانی کا زمانہ بھی عجیب زمانہ ہے ۔ یہی وہ زمانہ ہے جب تازہ خون رگوں میں گردش کرتا ہے ۔ مشکل سے مشکل کام بھی آسان معلوم ہوتے ہیں مصیبت میں بھی چہرہ پر بہجت و مسرت کے آثار نمایاں رہتے ہیں ۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ زمانہ ممتاز ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جوانی کی عبادت بڑھاپے سے بہتر ہے ۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری :
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

عہد شباب میں انسان کی قوت نمو پورے عروج پر ہوتی ہے ۔ مرد ہو یا عورت اس کا ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت تکمیل حاصل کر لیتی ہے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ۔ سبزہ کا آغاز اور مونچھوں کے بال مردانہ حسن شباب کے پیام بر ہیں ۔ عورتوں میں سینہ کا ابھار اور خون حیض کی آمد آغاز شباب کی علامات ہیں مرد صحیح معنوں میں اپنے آپکو مرد اور عورت اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگتی ہے دونوں کی آنکھوں سے جوش و مستی ٹپکنے لگتی ہے ۔ طبیعت میں ایک ہیجان اور امنگیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور دونو ایک دوسرے کی ضرورت محسوس کرنے لگتے ہیں ۔ دونو ایک دوسرے کے بغیر اپنی ہستی کو نامکمل خیال کرتے ہیں ۔

شباب کا آغاز مردوں میں ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے بعض

بعض لڑکوں میں اس قسم کی علامات ۱۶ سال ہی سے شروع ہو جاتی ہیں جس کا سلسلہ ۲۰ سال تک جاری رہتا ہے۔ عورتوں میں ۱۲ سال سے ۱۸ سال کی عمر تک شباب کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں جس کی تکمیل کا سلسلہ ۲۰ سال تک جاری رہتا ہے۔

عورت بہ نسبت مرد کے جلد جوان ہو جاتی ہے۔ ایک ۱۸ سالہ نوجوان عورت گھر کا انتظام سنبھال لینے اور بال بچوں کی حفاظت کرنے کے لئے عقل و فہم رکھتی ہے۔ بخلاف اس کے ۱۸ سال کا نوجوان لڑکا ذہنی نقطۂ نظر سے بہت گھٹیا ہوتا ہے۔ وہ انتظامی، مجلسی اور معاشرتی خوبیوں سے بے بہرہ ہوتا ہے۔

شباب کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دوسرے اعضا کے ساتھ ساتھ اعضائے تناسل کے نشو و نما میں ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کے افعال و قویٰ میں ایک خاص قسم کی چستی و چالاکی نمایاں ہوتی ہے .....
شباب کا زمانہ ساری زندگی میں سب سے بہتر اور سب سے نازک زمانہ ہے باغ جوانی کے خوش نما پھولوں اور پودوں کے پیچھے بڑے بڑے درندے اور اژدھے چھپے بیٹھے ہیں۔ یعنی بد صحبت اور اس کے بد نتائج۔ عیاشی اور اس کا ثمرہ مختلف جنسی امراض جو انسان کو اپنے جنگل میں لے کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔

غرض جوانی یا شباب کا زمانہ عورت اور مرد دونوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ لیکن یہ نعمت جس قدر بیش قیمت ہے اسی قدر حفاظت اور

اور احتیاط چاہتی ہے۔ ذرا سی غفلت اس گنج گراں مایہ کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ شباب کی نگہداشت مرد اور عورت دونوں کے لئے اشد ضروری ہے۔ بہت کم نوجوان اس اہم ضرورت کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنی نافہمی کی بنا پر یہ سمجھ کر کہ شباب کی نگہداشت بہت دشوار ہے۔ اس کو تقدیر کے حوالے کر دیتے ہیں۔

اگر یہ صحیح ہے کہ صحبت بد کا اثر لازمی ہے تو ضروری ہے کہ انسان بدطینت مردوں اور بدفطرت عورتوں کی صحبت سے پرہیز رکھے بعض کوتاہ اندیش یہ کہتے ہیں۔ کہ نیک دل لوگوں پر صحبت بد کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ غلط ہے۔ بری صحبت کا بد اثر آہستہ آہستہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ جب کوئی شخص وادئ عیش میں قدم رکھتا ہے تو اس کے برے اثرات کا نتیجہ بھی اسے ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے اس کے شانہ میں گرمی گھر لیتی ہے۔ اور مرض "ذکاوت حس" لاحق ہوجاتا ہے۔ جس کا پہلا اثر سرعت انزال ہے۔ جس کا سستا علاج جہلاء کے نزدیک بھنگ پینا ہے۔ اس سے بوقت مباشرت امساک و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور کثرت مباشرت کی طرف پہلا قدم اٹھتا ہے۔ مگر اس سے ضعف باہ اور اعضاء شہوانیہ میں کمزوری آجاتی ہے۔ اب ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے۔ تاکہ ضعف باہ اور اعضائے شہوانیہ کی کمزوری رفع کی جائے۔ وہ قدم شراب نوشی ہے۔ پہلے چوری چھپے پیتے ہیں پھر آہستہ آہستہ بے باکی اختیار کر لیتے ہیں۔ شراب نوشی سے ہوس بڑھ جاتی

اور کثرت شراب نوشی اور کثرت جماع سے جسم کی تمام طاقتوں میں انحطاط آجاتا ہے اعضائے رئیسہ اور شریفہ اپنا فرض منصبی انجام دینا چھوڑ دیتے ہیں مختلف قسم کے جلدی امراض آدباتے ہیں۔ اور رجس من عمل الشیطان کا نتیجہ برآمد ہو کر رہتا ہے :

زنانِ ہزار شیوہ

باعصمت، مہذب اور شریف النفس طبقہ نسواں کو چھوڑ کر۔ ان کیلئے کن عظیم کے گروہ کی عورتیں جن کے لئے سعدی شیرازیؒ فرماتے ہیں:۔

زن دوست بُوَد دے زمانے
تا جُز تو نہ یافت مہربانے
چوں در برِ دیگرے نشیند
خواہد کہ ترا دِگر نہ بیند

یعنی عورت اُس وقت تک تیری دوست ہے جب تک کہ اُسے کوئی مہربان نہیں ملتا۔ جب کسی دوسرے کے پہلو میں بیٹھے گی تو دوبارہ تیری صورت بھی نہ دیکھے گی۔ اس لئے کسی بدقماش عورت پر اعتماد کرنا پہلے درجے کی بیوقوفی ہے۔

زن از پہلوئے چپ شد آفریدہ
کس از چپ راستی ہرگز نہ دیدہ

یعنی عورت بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ کسی نے ٹیڑھے سے سیدھا پن ہرگز نہیں دیکھا۔ اکثر اطباء متقدمین عورت کی ذات کو ہی منحوس خیال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر و بیشتر اطباء نے عورتوں کی صحبت و ہمنشینی کو معیوب اور راستی سے دور سمجھ کر اور ان کی صحبت کو مضر خیال کرکے بالکل ترک کر دیا۔

افعالِ طبعیہ

مگر جالینوس، شیخ الرئیس، محمد بن ذکریا، اور ان کے متبعین نے ترک مباشرت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ انہوں نے منی کو فضلات بدن میں شمار کیا ہے۔ پس دیگر فضلات کی طرح اسے بھی جسم سے خارج کرنا ضروری ہے۔ منی کے روکے رکھنے کی صورت میں کئی قسم کے سخت امراض ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پس اعتدالِ مزاج کے لئے ضروری ہے کہ جسم سے اِس کا اخراج اعتدال کے ساتھ جاری رکھا جائے۔

بقراط اور جالینوس کہتے ہیں کہ ایسے جوان جن میں منی بکثرت ہوتی ہے اگر مباشرت چھوڑ دیں۔ تو گرانیِ سر اور خرابیِ ہضم کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے چنانچہ ایسے طالب علم جو فلسفہ سیکھنے کی وجہ سے مباشرت سے دور رہتے عروقی سدوں میں مبتلا ہو گئے۔ غلبۂ برودت سے بدنی حرکات کمزور ہو گئیں اور بلا سبب ظاہری وہ غمگین و افسردہ نظر آنے لگے۔ حتیٰ کہ مالیخولیا کی علامات ظاہر ہو گئیں۔ مگر جب انہیں مباشرت کرنے کی اجازت دی گئی تو آہستہ

آہستہ آہستہ سب عوارض دُور ہو گئے۔

محمد بن ذکریا کہتے ہیں کہ ترکِ جماع سے عارضہ قولیموس اور کبھی سخت درد سے تشنج تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اکثر اطباءِ قدیم اقرار کرتے ہیں کہ جب زیادتی منی کے وقت فاضل منی کو جسم سے خارج کرنا ضروری ہے۔ ایسے قوی اور نوجوان مردوں میں جب کہ بغیر ظاہری سبب کے بشاشت مفقود ہو۔ اور غصہ مالیخولیا جنون۔ افسردگی وغیرہ عوارض لاحق ہوں۔ اُن کے لئے مباشرت کا نسخہ بہترین علاج ہے۔ علاوہ ازیں بعض دیگر بلغمی و سوداوی امراض بھی وظیفۂ ازدواج سے رفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس سے بدن کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت فعلِ مباشرت خلقی و طبعی امر ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ انسان فعلِ مباشرت کو افعالِ طبعی میں سے سمجھ کر اعتدال اختیار کرے۔ جس طرح بار بار کے اسہال سے طبیعت نڈھال اور کمزور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کثرتِ مباشرت سے بھی اعضاء میں انحطاط و اضمحلال واقع ہوتا ہے۔

عذاب الیم

بلا ضرورت تعدد ازدواج اور فاحشہ عورتوں سے نکاح کرنا اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنا ہے ؎

اسیرِ زنِ نغزاں شد لبِ بالہائے دراز   برائے یک دمِ شہوت کہ خاک بر سرِ آد

ایک دم کی خواہش کے لئے تمام عمر عورت کا قیدی نہ ہونا چاہیئے۔

دُنیا مطلبی اور خود غرض ہے۔ مرد وزن کی محبت زمانۂ شباب کے جوشِ جنوں اور ولولۂ شہوت تک مختص ہے۔ اس عرصہ کے لئے ایک یا دو یا تین یا چار سب برابر ہیں۔ مگر جب شہوت میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو یہی سامانِ عیش طوقِ گلو ہو جاتا ہے۔

یہ خیال غلط ہے کہ کثرتِ مباشرت سے عورت کو تسکین ملتی ہے اگر کوئی عورت ایک دفعہ کی مباشرت سے تسکین نہیں پاتی تو کثرتِ مباشرت سے بھی تسکین نہیں پاتی۔ عورت کی تسکین صرف عورت کے منزل ہونے میں مضمر ہے۔ مرد کی لاعلمی کی وجہ سے جب عورت منزل نہیں ہوتی ادھر مرد کے انزال سے اس کا نعوظ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر عورت ابھی جنسی آگ میں جل رہی ہوتی ہے۔ جس کا مرد کو احساس نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ عورت کی شہوت کو مرد کی شہوت سے دوگنی یا دس گنی گنتے ہیں۔ ہر بننے والے خاوند کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت کی خواہش پوری کرنے کے علم کو حاصل کرے۔ اس علم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے آئے دن میاں بیوی میں ناچاقی اور طلاقیں ہوتی رہتی ہیں۔

قرآنِ حکیم سے یہ ثابت ہے کہ مردوں میں عورتوں کی نسبت خواہش جماع زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے مرد کو چار تک بیویاں کرنے کی اجازت ہے اور یہ مشاہدہ و تجربہ ہے کہ ایک مکمل مرد کی تسلی ایک عورت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک عام مرد ایک مکمل عورت کی تسلی کر

سکتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک شریف عورت اپنے خاوند کی نامردی کو پوشیدہ رکھ کر ساری عمر بغیر مقاربت کے گزار دیتی ہے۔ مگر ایک کامل مرد کے لئے مجرّد زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔ الا ماشاءاللہ۔ اور یہ بات بھی متواتر تجربات سے ثابت ہو چکی ہے کہ عورت منزل ہونے کے بعد مرد کی طرف رغبت نہیں کرتی۔ مگر نوجوان مرد مباشرت کے لئے جلد تیار ہو جاتا ہے۔

اگر مرد علم مباشرت سے کما حقہٗ واقفیت حاصل کرے تو ایسی صورت میں فریقین حقیقی لذت و سرور حاصل کر سکتے ہیں۔ اور گھریلو زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے۔ رشتۂ محبت مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مرد میں اگر شہوت کی کمی بھی ہو تاہم عورت کی تسکین کر سکتا ہے۔

پندِ سودمند

اطباء قدیم کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ میں اوسط عمر بہت زیادہ تھی۔ لیکن موجودہ عہد حوادثات۔ منواترہ کا مورد اور عدیم الفرصتی کا شکار ہے۔ بدیں وجہ کسی کو اطمینان حاصل نہیں۔ اس وقت دنیوی دولت صرف چند امراء کے خزانوں میں مقید ہو کر رہ گئی ہے۔ اور غریب لوگ غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس پر طرّہ یہ کہ روزمرّہ کے استعمال کی اشیا اور خصوصاً جن پر زندگی اور صحت و

تندرستی کا مدار ہے وہ گراں تر ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے جو طاقت اور قوت دادا کو حاصل تھی وہ باپ کو نہیں جو باپ کو حاصل تھی وہ بیٹے کو حاصل نہیں۔ نسلیں دن بدن کمزور ہو رہی ہیں۔ اس لئے پہلے کی نسبت آج اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ انسانوں کو عورتوں کی صحبتوں سے الگ رکھا جائے۔ کیونکہ عورتوں کی صحبت سے مرد زمانہ شباب سے پہلے ہی جماع کی طرف رغبت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مخلوط تعلیم کے نتائج آج دُنیا بھگت رہی ہے۔ بیس سال کی عمر سے پیشتر کسی صورت میں بھی جماع نہ کیا جائے۔ اسی میں صحت و تندرستی اور درازی عمر کا راز پنہاں ہے

انضباط اوقات

اطبائے قدیم نے انسان کے مختلف مزاج مقرر کر کے قوت اور مباشرت کے قواعد مقرر کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

عمر بیس سے تیس سال تک

دموی مزاج۔ صحت و تندرستی کی حالت میں چوبیس گھنٹوں میں ایک دفعہ مباشرت کرے تو نقصان نہیں

صفراوی مزاج۔ صحت و تندرستی کی حالت میں چوبیس گھنٹوں میں ایک مرتبہ مباشرت کر سکتا ہے

بلغمی مزاج۔ صحت و تندرستی کی حالت میں ہر اڑتالیس گھنٹے میں ایک مرتبہ جماع کرے۔

سوداوی مزاج (سوداوی علامات کے ساتھ) چوتھے روز ایک دفعہ

عمر تیس سے چالیس سال تک

دموی مزاج - ایک دن چھوڑ کر

صفراوی مزاج - ایک دن چھوڑ کر

بلغمی مزاج - ہفتہ میں دو مرتبہ

سوداوی مزاج - ہفتہ میں ایک مرتبہ

عمر چالیس سے پچاس سال تک

دموی مزاج - ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

صفراوی مزاج دو ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

بلغمی مزاج - تین ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

سوداوی مزاج - چار ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

عمر پچاس سے ساٹھ سال تک

دموی - دو ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

صفراوی - دو ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

بلغمی - تین ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

سوداوی - چار ہفتہ میں ایک مرتبہ حد دو مرتبہ

اس عمر کے بعد مباشرت قطعاً نہ کی جائے۔

بخیال قدمار مباشرت میں کمی بیشی مزاج پر موقوف ہے اور اعتدال سے تجاوز کرنا جسم و جان کو برباد کرنا ہے۔ نوعمر لڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ پیٹ سے نکلتے ہی قبر کے پیٹ میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ دس بارہ سال کی عمر میں ہی کام شروع کر دیتے ہیں اور بیس سال کی عمر میں بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ نونہالان قوم کو بری صحبتوں سے بچانا ضروری ہے۔

ادوارِ عمر

انسان کی ہر عمر ایک مخصوص تقاضا کے ساتھ مختص ہے۔ بچپن۔ شباب جوانی۔ ادھیڑ عمر اور بڑھاپا۔ ان سب حصول کے تقاضے اور امنگیں الگ الگ ہیں۔ نفسیات کے ماہرین نے انسانی عمر کا تجزیہ کر کے بتایا ہے کہ "بچپن کی عمر کا تقاضا تخیلی طبیعت سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ہر چیز کی کنہ تک پہنچنا چاہتا ہے۔ یہ عمر بہترین تربیت چاہتی ہے۔ اٹھارہ بیس سال کی عمر تک بے فکری کی عمر کہلاتی ہے۔ اس عمر تک سرپرستوں کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو تفکرات سے بچائیں اور اچھی تربیت کے ماحول

میں قدم بڑھانے کی طرف توجہ دلائیں۔

شباب میں امنگیں اور ولولے ہوتے ہیں جنسی خواہشات اور محبت کرنے کا زمانہ ہوتا ہے۔

جوانی ہر قسم کی ترقی چاہتی ہے اور طبیعت سرد کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ادھیڑ عمر تجربہ کاری اور سنجیدگی کی خواہشمند ہوتی ہے۔

بڑھاپا۔ اہلِ دُنیا کو درسِ عبرت دلانے کے لئے ہے۔

ایسے ہی ہر ایک موسم کی تبدیلی انسان پر اثر انداز ہوتی ہے جوانی میں حرارت و حدّت کی زیادتی کے ساتھ خشک مزاجی بھی ہوتی ہے جس کا علاج حصول سرد ہے مگر اس کے حصول میں ناتجربہ کاری اور عقل خام کی وجہ سے بھٹک جانا ممکن ہے۔ وہ عیش و عشرت کو عیش پرستوں کی صحبت سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور نفسانی لذتوں میں پھنس کر اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ ادھیڑ عمر میں انسان اخلاق و عادات شجاعت و مردانگی محبت و عداوت میں حتیٰ کہ فعل مباشرت میں بھی تبدیل اختیار کر لیتا ہے۔

بڑھاپے میں عمر کے تقاضوں کے تحت اور ذاتی تجربات کی بنا پر مستقل مزاج ہو جاتا ہے اور عقل کی پختگی کے ساتھ دنیا کو سمجھنا چاہتا ہے

عورت کا تجزیہ

قدیم ایرانیوں میں عورت کی تہذیب و تربیت کا بڑا خیال رکھا جاتا تھا اور اسی لئے وہ اپنی عفت و پاکیزگی اور بلندیٔ اخلاق کے لحاظ سے بڑے مرتبہ کی چیز سمجھی جاتی تھی۔ صحیفہ اوستا اور شریعت زردشت میں عورت کو حفظ ناموس کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ اسی تعلیم وہدایت کا نتیجہ تھا کہ ایران کی بعض عورتوں نے سیاست و حکومت کی ذمہ داریوں کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ بنت یمین کے اسی سالہ دور حکومت اور خسرو پرویز کی لڑکیوں پوراندخت اور آذرمیدخت کی کامیاب حکمرانی سے کون واقف نہیں

قدیم ایرانیوں میں عورت کے حسن ظاہری اور حسن باطنی دونوں کے لئے کچھ اصول علم فراست و قیافہ کے لحاظ سے مقرر تھے اور وہ نہایت احتیاط سے ان اصولوں پر ایک عورت کو پرکھتے تھے۔ چنانچہ شیریں (فرہاد کی محبوبہ) کے متعلق مشہور ہے کہ ۴۰ صفات جمال میں سے ۳۹ صفات اس میں پائی جاتی تھیں۔ اور حسن اخلاق و وفاشعاری کے لحاظ سے وہ اس قدر بلند مرتبت تھی کہ جب اس کا شوہر خسرو پرویز قتل کیا گیا۔ اور شیرویہ فرمانروا ہوا تو اس نے خودکشی کر لی اور شیرویہ کے ساتھ رشتۂ ازدواج منظور نہ کیا۔

ایرانی عورتیں اپنی عفت و عصمت کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتی

تھیں۔ چنانچہ عہدِ عباسیہ میں جب بغداد کے بازار میں مختلف ملکوں کی کنیزیں لائی جاتی تھیں۔ تو ایران کی کنیزوں کی تعریف میں جو بات کہی جاتی تھی۔ وہ ان کی عفت وعصمت اور حفظِ ناموس سے متعلق ہوتی تھی۔ جب ملوکِ فارس کسی بیوی کا انتخاب کرتے۔ تو خواجہ سرا بھیجے جاتے کہ وہ خود دیکھ کر معلوم کریں کہ اس میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ جب کوئی لڑکی پسند کر لی جاتی تھی تو اسے قصرِ شاہی میں لے آتے تھے اور وہاں ان کی تعلیم وتربیت ہوتی تاآنکہ وہ بادشاہ کی بیوی بننے کی اہل ہو جائے۔ یہ طریق کار قصرِ نوشیرواں تک جاری رہا۔

ایرانیوں نے ۱۲ سال سے لے کر ۴۰ سال تک کی عورت پر تنقید کی ہے۔ اس کا بیان خالی از لطف نہیں وہ لکھتے ہیں:-

۱۴ سال میں ایک عورت اس برگِ گل کی طرح ہے جس کا رنگ ابھی ظاہر نہ ہوا، نہ خوشبو۔

۱۵ سال کی عورت سرو کا درخت ہے جسے نسیم کا ہلکا جھونکا بھی جھکا دیتا ہے۔

۱۶ سال کی عورت ایک چشمہ ہے۔ تنکوں اور پتوں سے ڈھکا ہوا۔ لیکن اس کے نیچے شفاف پانی لہریں لے رہا ہے۔

۱۷ سال کی عورت ماہِ کامل ہے۔ عشوہ و ناز سے آراستہ

۱۸ سال دوپہر کا چڑھتا ہوا آفتاب ہے جو آنکھیں خیرہ کر دیتا ہے۔

۱۹ سال۔ پختہ رنگین سیب ہے کہ اگر کوئی اس کا توڑنے والا نہیں ہے تو زمین پر گر کر تباہ ہو جائے گا۔

۲۰ سال آفتاب ہے مائل بہ انحطاط

۲۱ سال سایہ دار صنوبر کا درخت ہے۔ جس کے سایہ میں لوگ راحت پاتے ہیں۔

۲۲ سال ایک رباب ہے۔ جس کے تاروں سے نغمے نکل کر لوگوں کو مست کر دیتے ہیں۔

۲۳ سال ایک ہرنی ہے جسے صیادوں نے گھیر رکھا ہے۔

۲۴ سال ایک قصیدہ ہے کہ کسی شاعر نے ایسا قصیدہ نہ کہا ہو اور جو مطلع سے مقطع تک بالکل درِ گلو بند معلوم ہوتا ہے۔

۲۵ سال ایک نسیم سحر ہے جو بدمستوں کو جگا دیتی ہے۔

۲۶ سال۔ گلاب کا ایک پھول ہے۔ جو پوری طرح کھل چکا ہے اور دیکھنے والا چاہتا ہے کہ اس کو توڑ کر سینے سے لگا لے۔

۲۷ سال ایک بدر کامل ہے جو گھٹنے والا ہے۔

۲۸ سال ایک باغ ہے۔ جس میں خزاں کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔

۲۹ سال ایک اچھی آواز ہے جو تاریک رات میں دور سے سنائی دے اور کانوں کو بھلی بھی معلوم ہو۔

۳۰ سال قدیم روایت ہے۔ جس کا کسی وقت بڑا شہرہ ہو

چکا ہے۔

۳۱ سال عطر پھولوں اور پختہ پھلوں سے لدا ہُوا درخت ہے لیکن اخیر موسم کا۔

۳۲ سال ایک شمع ہے جو اپنی عمر ختم کر چکی ہے۔ اور جس کی روشنی بھی مضمحل ہو چکی ہے۔

۳۳ سال۔ ایک کتاب ہے جس کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور اوراق منتشر ہیں۔

۳۴ سال ایک پلبہ ہے جو کبھی وقت عطر سے لبریز تھا۔ لیکن اب اس میں خوشبو کے صرف آثار باقی رہ گئے ہیں۔

۳۵ سال ایک ضعیف سی روشنی ہے۔ جو غروب شمس کے بعد ہی نظر آ سکتی ہے۔

۳۶ سال ستارۂ صباحی ہے۔ جو جلد غروب ہونے والا ہے

۳۷ سال۔ کسی مقفل مکان یا حمام کی آواز ہے۔

۳۸ سال۔ گرم پانی کا پیالہ ہے جو گرمی میں کسی پیاسے کو دیا جائے۔

۳۹ سال۔ پرانا قصر ہے۔ جس میں سوائے نقوش کے اور کچھ باقی نہیں۔

۴۰ سال ایک ایسا حمام ہے جس میں ہوا کے لئے کوئی منفذ نہیں ہے اور اگر انسان اس کے اندر آ جائے تو دم گھٹ کر مر جائے

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآ

خدا تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ ایسے ہی وظیفۂ زوجیت کے لئے بھی مرد قوی ہے۔ اور اس فعل کو سر انجام کرنے کے لیے تیار بھی جلد ہو جاتا ہے۔ اور فاعل کا کردار ادا کرتا ہے قوت کی زیادتی اور جلد تیاری کی یہ وجہ ہے کہ فطرت خلقی پیدائش کو چاہتی ہے اور افزائش نسل اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ مادہ منویہ زیادہ پیدا ہو۔

بخیال قدما مرد کی منی خصیوں میں پیدا ہوتی ہے اور قرب مکانی کی وجہ سے بہت جلد حرکت پاتی ہے۔ لیکن عورت کے متعلق قدما کا خیال ہے کہ عورت کی منی اپنا نزول سے اترتی ہے اور بُعد مکانی اور بُعد مسافت کی وجہ سے جلد شہوت کا جوش نہیں ہوتا نیز عورت کا مزاج سرد تر ہونے کی وجہ سے پیدائش منی بھی کم ہوتی ہے۔ بدیں وجہ انزال بھی دیر سے ہوتا ہے۔ (نوٹ) قدما کے ان خیالوں پر تبصرہ کرنے کا موقعہ نہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے کہ اگر مرد تحمل سے اور تجربہ سے کام لے تو عورت مرد سے پہلے منزل ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

تقاضائے فطرت

حکیم مطلق نے مرد کے خصیے باہر اور عورت کے خصیے اندر کی طرف یعنی رحم کے دونوں جانب رکھے ہیں، تاکہ بیک وقت ایک ساتھ منزل ہو کر باعث حمل ہوں۔ مرد کی منی حدت مزاجی کی وجہ سے حرکات جماع کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔ اگر مرد کے خصیے اندر رکھے جاتے تو بدنی حرارت اور حرکات جماع سے مشتعل ہو کر جلد انزال ہو جاتا۔ مرد کے خصیے باہر رکھنے میں ایک اور خوبی یہ ہے کہ بدنی حرارت سے خصیے محفوظ رہیں۔ بیرونی سردی سے منی میں غلظت قائم رہے، اور سرعت انزال نہ ہو۔

اگر عورت کے خصیے باہر ہوتے تو رحم سے دوری اور حرکات جماعی سے متاثر نہ ہو کر عورت بہت دیر میں منزل ہوتی۔ اور چونکہ عورت کی سرد و مرطوب مزاجی منی کے پگھلنے میں سد راہ ہوتی ہے۔ اس لئے عورت کے خصیے اندر ہونے کی وجہ سے حمل جلد قرار پا جاتا ہے۔

مرد کا عضو تناسل باہر اور عموماً ڈھیلا رہتا ہے بوقت ضرورت نعوظ و انتشار میں آتا ہے۔

مگر دوسرے حیوانات میں پیٹ اور کمر کے درمیان انسان کی بہ نسبت فاصلہ زیادہ ہے۔ جس میں ڈھیلا ہونے کی حالت میں عضو

تناسل پوشیدہ رہتا ہے اور انتشار کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے مگر انسان میں ایسا فاصلہ درمیان میں نہیں جس کی وجہ سے عضو مخصوص ظاہر و باہر رہتا ہے۔

فطرت کے تقاضوں کی بجا آوری کے لئے خداوند کریم نے انسان کے آلۂ تناسل کو ڈھیلا اور چھوٹا ہونے کی صورت میں بھی ظاہر و باہر رکھ کر امتیاز کی صورت پیدا کر دی۔ اس کے سوا انسانی عضو تناسل میں ایک اور خوبی بھی رکھی ہے۔ وہ یہ کہ انتشار کی حالت میں یک لخت بڑا اور موٹا ہو جاتا ہے اور ڈھیلے پن کی حالت میں نہایت چھوٹا اور دبلا رہتا ہے ایک ہی عضو کو حسب ضرورت دو حالتیں ودیعت کر دی ہیں عضو مخصوص کی ہر نوعیت اس کے مخصوص فعل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر صرف پیشاب نکالنے ہی کی غرض ہوتی تو انتشار کا فعل ہی عبث تھا۔

اس سے ظاہر ہے کہ طولانی شکل اختیار کرنا فعل مجامعت سے فم رحم میں منی پہنچانا ہے۔ تاکہ سلسلۂ نسل جاری رہے۔ اور اخراج پیشاب کے لیے چونکہ عضو کے ڈھیلا ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ دو مختلف حالتیں جو مختلف افعال کو چاہتی ہیں۔ اسی وجہ سے انسان کا عضو لمبا بنایا گیا ہے۔

مذی اور منی

قضیب میں تین نالیاں ہیں۔ سب کے اوپر پیشاب کی نالی ہے اس کے

نیچے مذی کی نالی اور سب سے نیچے منی کی نالی رکھی ہے۔ باہر آکر تینوں نالیاں ایک ہو جاتی ہیں۔

لیکن ودی پیشاب کا ارادہ کرتے وقت پیشاب ہی کی نالی سے خارج ہوتی ہے۔ چونکہ پیشاب میں تیزابیت زیادہ ہوتی ہے اور پیشاب کی روانی زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ اس لئے پیشاب نکلنے سے پہلے رطوبت ودی نالی کو چکنا اور لیسدار کر دیتی ہے تاکہ پیشاب کی تیزروی اور تیزابیت نالی میں خراش پیدا نہ کرے۔ ودی کی گلٹی گردن مثانہ کے پاس ہے تاکہ پیشاب کی حرکت کے وقت گلٹی پر دباؤ پڑ کر ودی پیشاب سے پہلے خارج ہو۔ اگر ودی کی مقدار گلٹی میں زیادہ ہو جائے تو زیادہ گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں پیشاب کے بعد بھی خارج ہوتی رہتی ہے۔ ودی کا کام پیشاب سے پہلے نکل کر نالی کو تر کرنا ہوتا ہے۔

مذی مذی کا کام منی کی نالی کو نرم اور کشادہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ابتدائے شہوت کے وقت خارج ہوتی ہے اور شدت شہوت سے منی کا اخراج ہوتا ہے۔ منی کے اخراج سے پہلے مذی کا نکلنا ضروری ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منی کی نالی کو نرم کرنے کے لئے جب مذی نکلتی ہے تو ظاہر میں معلوم بھی نہیں ہوتی۔ مذی کی نالی منی کی نالی سے الگ تھلگ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مذی کی رطوبت منی کے ساتھ مل کر اس کے قوام کو خراب نہ کر دے۔

منی کی نالی کو نرم اور کشادہ کرنے کی یہ وجہ ہے کہ اگر نالی پہلے سے

کشادہ اور نرم نہ ہو۔ تو اخراج میں دقت اور زیادہ وقت لگتا ہے۔ جس سے منی سرد اور فاسد ہو جانے کا خطرہ ہے اور اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

مذی کی نالی منی کی نالی سے اوپر رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ نرمی بہ نسبت نیچے کے اوپر سے جلد حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے شہوت کے وقت جب قضیب میں انتشار ہوتا ہے تو انتشار کا دباؤ مذی کے غدہ پر پڑتا ہے۔ جس سے رطوبت مذی خارج ہو کر منی کی نالی میں آکر اُسے تر کر دیتی ہے۔

اطباء قدیم کے نزدیک مذی کی پیدائش خصیوں کی غذا کے فضلہ سے ہے (یہ امر ہنوز تشریح طلب ہے) ممکن ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہو۔ کیونکہ خصیوں سے غدہ مذی تک آنے کا تا حال کوئی راستہ معلوم نہیں ہو سکا۔

افعالِ جماع

افعالِ جماع دو طرح سے صادر ہوتے ہیں۔

(۱) جو طبعی عمر اور قوی و مزاج کے تقاضے سے ظاہر ہوں۔

(۲) جو عقل اور نفس کی ریاضت و محنت سے صادر ہوں۔

نکتہ:۔ اطباء قدیم کے نزدیک روح۔ ریح اور خون۔ جملہ اعضاء و

قویٰ کے لئے محرک یعنی حرکت دینے والے ہیں۔

تشریح عضو خاص

روح ریح۔خون سے انتشار پیدا ہوتا ہے۔قضیب میں اجسام اجوف کی ساخت اور جسم اسفنجی ہے۔ہر دو متخلخل ہونے کی وجہ سے جب ان میں روح۔ریح اور خون بھرتا ہے۔تو یہ بڑھتا اور پھیلتا ہے۔اور جب اس بڑھنے اور پھیلنے کا اثر مقامی اعصاب حسیہ کی شاخوں پر ہوتا ہے۔قضیب کو لذت محسوس ہوتی ہے اور خیزش لذت کی فراوانی سے ہوتی جاتی ہے۔حتیٰ کہ شدت سے مغلوظ ہوتا ہے۔حشفہ میں جسم اسفنجی یا جوف نہیں ہوتے۔اس لئے وہ قضیب کی نسبت سے نہیں بڑھتا۔مزید برآں سر قضیب میں رگوں اور پٹھوں کی بناوٹ ہونے کی وجہ سے وہ بڑھنے اور پھولنے کی استعداد بھی نہیں رکھتا۔اور اس حصہ کے مسامات بھی نہایت تنگ ہوتے ہیں۔اگر مسامات کے منہ جسم کے دوسرے مسامات کی طرح کھلے ہوتے تو رتبع تعلد خارج ہو کر خون بھی واپس ہو جاتا۔اس لئے سر قضیب کے مسامات تنگ رکھے گئے ہیں۔

انتشار قضیب کی دو قسمیں ہیں۔

انتشار طبعی۔ انتشار غیر طبعی

انتشارِ طبعی میں رُوح و ریح اور خون ہر سہ کا موجود ہونا ضروری ہے، اور بغیر ان کے محال ہے۔

اگر صرف رُوح سے انتشار پیدا ہوگا تو مضبوط اور پھیلاؤ نہ ہوگا۔ اور انتشار ہلکا اور تھوڑی دیر کے لیے ہوگا (مضبوطی اور پھیلاؤ ریح اور خون کے ذمہ ہے) لطافتِ روح سے لذت میں فراوانی و زیادتی ہوتی ہے۔

اگر صرف خون کی زیادتی سے انتشار ہوگا تو نامکمل رہے گا۔ لذت میں کمی رہے گی۔ درآنحالیکہ مضبوط اور تادیر استادہ رہے گا (تکمیل انتشار اور حصول لذت ریح اور رُوح کے خواص ہیں) اور یہ بھی ممکن تھا کہ اجتماع خون سے منی کی نالی بند ہوجاتی۔

اگر ریح سے انتشار ہوتا تو ممکن ہے کہ اول الذکر ہر دو صورتوں کی بہ نسبت زیادہ مکمل ہوتا۔ مگر مضبوطی اور لذت میں کمی ہوتی۔ پس ان تینوں میں سے کسی ایک کی کمی بھی تکمیل انتشار میں مانع ہے۔ صرف رُوح سے مضبوطی نہیں ہوگی۔ روح اور خون سے پھیلاؤ نہیں ہوگا اور خون و ریح سے لذت حاصل نہیں ہوگی۔

ارواحِ ثلاثہ (روح قلبی۔ روح دماغی۔ روح کبدی) کے امتزاج سے روح جسمانی کی تکمیل ہے۔ لذت کی زیادتی روح قلبی کی وجہ سے ہے۔ لذتِ سحق میں زیادتی روح دماغی سے متعلق ہے۔ کثرتِ انتشار روح طبعی کی علامت ہے۔

پس انتشار طبعی کی مختصر الفاظ میں یہ تعریف ہے کہ بحالت صحت جوانی میں بغیر کسی تکلیف کے ہو جائے۔

انتشار غیر طبعی انتشار غیر طبعی وہ ہے جو بچپن یا بڑھاپے میں یا عرصہ تک جماع چھوڑنے کی صورت میں ظاہر ہو۔ یا ریاح غلیظ سے جیسے کہ فریسموس میں غرضیکہ جو انتشار بغیر خون، روح، ریح کے اجتماع کے ہوگا وہ غیر طبعی کہلائے گا۔

روح کا ہونا اعضائے رئیسہ کے ساتھ مختص ہے (یعنی صرف دل۔ دماغ اور جگر سے) خصیے اگرچہ عضو رئیس ہیں۔ مگر پیدائش روح کا تعلق صرف اول الذکر تینوں اعضاء سے ہے۔ ریح اور خون کی وجہ سے انتشار کے وقت تناؤ قائم رہتا ہے۔

لذیذ ترین لذت

لذت دو طرح سے پیدا ہوتی ہے۔

(۱) خلقی مزاج کا دفعتہً تغیر پذیر ہونا۔

(۲) اتصال طبعی کا دفعتہً لوٹنا۔ چنانچہ مادہ منویہ کے ملنے کے وقت لذت محسوس نہیں ہوگی۔ مگر منی کے نکلنے کے وقت محسوس ہوتی ہے۔ منی کی نالی اپنی تیزی و سرعت کی وجہ سے جلد کھلتی ہے اور لیس کی وجہ سے جلد بند ہو جاتی ہے۔ جس سے لذت اور میٹھے درد کا احساس ہوتا ہے۔

اسی طرح عورتوں کی لذت ہے بچہ دانی میں قوتِ حس کی فراوانی ہوتی ہے۔ جب دفعتہً اُس پر منی کا گذر ہوتا ہے تو بچہ دانی کا منہ کھلتا ہے اور لیس کی وجہ سے جلد بند بھی ہوتا ہے۔ یہ سُرعتِ حرکت لذت کا باعث ہے۔ لذت میں کمی یا بیشی امورِ طبعی اور اختلافِ مزاج پر منحصر ہے۔ نیز قوت وضعف کا اثر بھی لذت پر ہوتا ہے۔ قوی کا فعل زبردست اور لذت زیادہ۔ کمزور کا کام ڈھیلا اور لذت کم ہوتی ہے شوقِ جماع سے بھی ذوق ولذت پیدا ہو جاتا ہے۔ مرد کی منی اعصابِ حسیہ پر گذرنے کی وجہ سے محسوس ہو کر باعثِ خزش ولذت ہوتی ہے۔ جیسا کہ خارش میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

لڑکا یا لڑکی

اکثر اطبا نے لڑکا یا لڑکی کی پیدائش کا سبب فریقین سے ایک کی غلبۂ منی قرار دیا ہے۔ کیونکہ مرد کی منی فاعل اور عورت کی منی قابل ہے۔ اگر مرد کی منی غالب رہے تو لڑکا ورنہ لڑکی پیدا ہو گی۔ اس لیے بچہ پیدا ہونے کا حال تحریر کیا جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مرد وعورت جب اپنے کامل مزاج کو اور ہر ایک کی قوت۔ خاص مزاج پر پہنچ چکے اور منی پیدا ہو کر۔ ہر ایک کا مزاج طبعی اختلاف کے موافق مختلف ہو چکا ہو۔ یعنی مرد کی قوت کے حصول کے

واسطے تیس سال اور انتہائی پینتیس سال درکار ہیں۔ کیونکہ بالا تفاق رائے اطباء اس عمر سے پیشتر کا حصّہ لڑکپن کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں مرد کے واسطے بیس اور انتہائی پچیس سال کافی ہیں۔ عورت کے مزاج کے واسطے بیس سال حد پچیس سال مقرر ہیں۔ اگرچہ اس کی شناخت دوسری علامتوں کی بناء پر ممکن ہے مگر ظاہرا پسینہ کی بو (جو کہ کپڑے کی بو سے ممتاز ہوتی ہے) سے ظاہر ہوتا ہے مادہ منی میں خاص مزاج پیدا ہونے سے قبل اگر اولاد ہو تو مخنث وغیرہ ناکارہ ہوتی ہے جس کی تفصیل دوسری جگہ دی گئی ہے۔ لڑکے کا حمل رحم کے داہنی طرف اور لڑکی کا حمل بائیں طرف ہوتا ہے۔ زیر ناف بال اُگنے کے وقت دائیں خصیہ کا بڑا ہونا اکثر لڑکے اور بائیں خصیہ کا بڑا ہونا اکثر لڑکیاں پیدا کرنے کی استعداد کی اطلاع دیتا ہے۔ چمڑے کا نرم و سفید ہونا نیز دیگر علامات بلغمیہ (جیسے منی کا زیادہ گاڑھا اور لیسدار ہونا) اکثر نرینہ اولاد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سرد مزاج منی کی غلظت و لزوجت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ سردی کا کام جمانا اور گاڑھا کرنا ہے۔ پس اس قسم کی منی خصوصاً مردوں میں بچّہ کے اسی طرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں کی منی گاڑھی اور ان کا مزاج پیدائشی قوی ہونے کے باوجود غلظت منی (جو کہ بلغمی مزاج ہونے کی علامت ہے) عورتوں پر ان کا غلبہ بتلاتی ہے

قوتِ متخیلہ کی کرشمہ سازیاں

بوقتِ استقرارِ حمل قوتِ متخیلہ کو حاصل طور پر دخل و تصرف حاصل ہے۔ چنانچہ انسان کے وقت جیسی اچھی یا بُری صورت کا تصور اور خیال ہو بچہ اُسی صورت پر پیدا ہوگا۔ جلال الدین ترکستانی کا بیان ہے کہ نجم الدین حصفی خوارزمی کی لڑکی کے پیٹ سے ایسا بچہ پیدا ہوا کہ اس کا سر تو آدمی کی مانند تھا اور باقی بدن مثل سانپ کے تھا۔ وہ ماں کے پاس آکر دودھ پیتا اور حوض کے اندر (جو کہ اُسی محل میں تھا) جا بیٹھتا۔ پھر سانپ کی طرح حوض سے نکل کر دودھ پی کر واپس چلا جاتا۔ اسی طرح ایک مہینہ گذر گیا۔ بعدۂ مفتیِ وقت سے فتوائے کرم سے ہلاک کیا گیا۔ اُس عجیب الخلقت بچہ کی نسبت اُس کی ماں سے دریافت کیا گیا تو اُس نے یہ تبلایا کہ ایک دفعہ سانپ کو دیکھ کر میں ڈر گئی تھی۔ وظیفہ ازدواج کے وقت بھی مجھے وہی تصور بندھ گیا۔

اطبا اور حکما نے اسی لیے یہ مشورہ دیا ہے کہ انسان بوقتِ مباشرت اپنے تصورات و خیالات کو جس قدر اعلیٰ اور پاکیزہ رکھے گا۔ بچہ اسی قدر خوبصورت و نیک سیرت ہوگا۔ دراصل یہ نظریہ اسلام نے پیدا کیا ہے کیونکہ بوقتِ مباشرت یہ دعا مانگنے کا حکم ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ نئی تخلیق کی بنا کو لمسِ شیطان سے پاک رکھے۔"

جدید تحقیق سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ خیالات

فاسدہ جسم میں ایک تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ توہمات سے جسم میں بغیر کسی فعل و انفعال کے تغیر پیدا ہوتا رہتا ہے اور غیر محسوس حالت میں تخیلات کی رو جاری رہتی ہے۔ جیساکہ بعض اوقات بغیر حرارت کے گرمی اور بغیر سردی کے جاڑا معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی صحت کامل کا خیال انسان کو تندرست کر دیتا ہے اور مرض کے تصور سے ہی بیماری آجاتی ہے۔

سبحنہ ما اعظم شانہ فرحت بخش خوش کن یا ڈراؤنی اشیاء سے مزاج متغیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب قوت واہمہ اشیاء در صورتیں ذہن میں مضبوط کر دیتی ہے تو استعداد پیدا ہونے کے بعد منی کے اجزائے ترکیبی میں بھی اس کا فیضان ہوتا ہے۔

تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض آدمیوں کے دم اور کسی کے سینگ بھی تھے۔ چنانچہ ترکوں کے بعض خاندانوں کے افراد میں چھوٹی سی دم ہوا کرتی تھی جو یا خانوں کی جگہ کو پوشیدہ رکھتی اور ارادہ سے حرکت بھی کرتی تھی۔ ایسے ہی چین کی ایک قوم میں ایک سخت دم ظاہر تھی مگر وہ ارادہ سے حرکت نہ کرتی اور بہت جلد ٹوٹ بھی جاتی۔ جس سے آدمی ہلاک ہو جاتا۔ وہ لوگ خاص قسم کی چوکیوں یا کرسیوں پر بیٹھتے جن میں دم داخل کرنے کے لیے سوراخ ہوا کرتے۔ دمشق کے بعض سلاطین کے متعلق تاریخوں میں لکھا ہے کہ موت کی آمد کے قریب ان کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا سینگ ظاہر ہوتا تھا۔ مگر اب ان عجیب و غریب عجائبات کا تاریخوں میں صرف ذکر ہی باقی رہ گیا ہے۔

مقالہ دوم

علمِ قیافہ

قدرت نے انسان کو طبعی اور جبلی خصائل و عادات کے علاوہ بعض ایسی ظاہری علامات بھی عطا کی ہیں۔ جنھیں دیکھ کر ماہرین قیافہ اندرونی حالات پر استدلال کر سکتے ہیں چنانچہ متقدمین اور متاخرین نے بہت سے تجربات کے بعد ایسے قواعد مرتب کئے ہیں۔ جن سے انسان اپنی عقل و تجربہ اور قیاس و رائے سے اصلیت پا سکے ورنہ اصل حقیقت کو تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

(۱) تمام اعضاء کا پُر گوشت، بڑا اور سخت ہونا انسان کے قوی الارادہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) سر کے بال کھردرے، بکثرت اور گنجان، قوی المزاج ہونے کی نشانی ہے۔

(۳) چہرہ کرخت، بال سخت اور بکثرت، جنسی خواہش کے دلدادہ دل کی علامت ہے۔

(۴) گول چہرہ، پتلی ستواں ناک اور بدن کے اعضا متناسب، اندام کی تنگی اور نرمی کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۵) جلد کی نرمی اور سفیدی کمیٔ خواہش کی علامت ہے۔

(۶) بلند پیشانی۔ بالوں کا ریشم کی طرح ملائم اور نرم ہونا دولت مندی اور خوش بختی کی علامت ہے۔

(۷) گربہ چشم اور ارزق آنکھیں خواہش کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہیں۔

(۸) آہو چشم اور مستانہ آنکھ میانہ روی اور سادہ دلی پر دلالت کرتی ہے۔ ایسی عورت کو محبوبیت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

(۹) شوخ چشم اور آنکھوں کا جلد جلد جھپکنا بد قماشی اور دون فطرتی کی علامت ہے

(۱۰) لمبی اور موٹی ناک رحم کے طویل اور موٹا ہونے کی علامت ہے۔

(۱۱) پست قامت اور وجود کا مائل بہ فربہ ہونا فم رحم کے دور ہونے کا نشانی ہے۔

(۱۲) انار کی منہ میچی کلی کی طرح چھوٹا سا دہانہ اندام کی تنگی کو ظاہر کرتا ہے۔

(۱۳) منہ کا چوڑا اور فراخ ہونا اندام کے کشادہ ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۴) موٹے ہونٹ، لب ہائے مہبل کی موٹائی کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۵) بالائی لبوں پر بال ہونا اور زیرناف بالوں کی کثرت، خواہش کی زیادتی کی علامت ہے۔

(۱۶) موٹی گردن، شانے بڑے۔ پستان پُر گوشت، حیوانی خواہشات کی زیادتی کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۷) ثدیین موزوں۔ کمر پتلی۔ اعضا متناسب جنسی خواہش کی طرف زیادہ رغبت

ایسی عورت مرد کی نظر میں بہت محبوب ہوتی ہے۔

(۱۸) پیڑو کی ہڈی بلند اور چربی کم ہونا زیادتی خواہش کی علامت ہے۔

(۱۹) بدنی اعضا موزوں مگر پیڑو بڑا اور چوتڑوں کا بھاری بھرکم ہونا اندام کے گہرا ہونے کی علامت ہے۔

(۲۰) ران اور پنڈلیاں فربہ اور سخت ہوں تو خواہش زیادہ اور اندام تنگ ہوگی۔

ثدیین

عورت کے پستانوں کی غرض و غایت اگر صرف یہ ہوتی کہ وہ بچے کو دودھ ہی پلا سکے تو یہ بھی دیگر حیوانات کی طرح ہوتے مگر ان کا ایسا جاذب نظر خوبصورت اور موزوں مقام پر ہونا کسی خاص مقصد کے پیش نظر ہے۔

چونکہ آدمی کا بچہ پیدا ہوتے ہی اٹھنے بیٹھنے اور حرکت کرنے پر قادر نہیں ہوتا اور چت پڑا رہتا ہے۔ اس لئے عورتوں کے پستان بلند مقام پر رکھے گئے ہیں تاکہ بچہ لیٹے لیٹے باسانی دودھ پی سکے۔ علاوہ ازیں پستانوں کی موزونیت اور جاذبیت اس امر کی متقاضی ہے کہ مرد ان متناسب ابھاروں کی طرف کھنچا چلا آئے اور بے ساختہ ان سے چھیڑ چھاڑ کرکے عورت کے خفتہ جذبات کو بیدار کرے۔

پستان تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ چکنی۔ حجم میں چھوٹے، جڑ موٹی، اوپر سے باریک اور کم اونچے۔ ایسے پستان دودھ پلانے سے مرض کی لاغری سے اور بڑھاپے میں تابود ہو جاتے ہیں حتیٰ کو سینہ صاف ہو جاتا ہے۔ ایسی عورتوں میں حصول دق کی استعداد زیادہ

ہوتی ہے ۔ یا وہ بے اولاد ہوتی ہیں ۔ یا ان کے ہاں کم اولاد ہوتی ہے ۔

۲ ۔ گھیا ۔ یہ بڑے بڑے ہوتے ہیں ۔ دودھ پلانے سے اور بڑھاپے میں ڈھیلے ہو کر قابلِ نفرت صورت اختیار کر لیتے ہیں ۔

۳ ۔ دانے ۔ متوسط قسم کے ۔ جڑ سے موٹے ہونے کے باوجود ملنب ۔ اور قاعدے اوپر کی طرف اُٹھے ہوئے ۔ یہ بھی مندرجہ بالا اسباب سے متاثر ہو کر اپنی موزونیت قائم نہیں رکھ سکتے ۔ اگر انگیا کے استعمال کا رواج ہو تو البتہ ان کی موزونیت قائم رہ سکتی ہے ۔ چکئی قسم کے لئے انگیا فائدہ مند نہیں ۔ مگر گھیا اور دانے قسم کے لئے سینہ بند مفید ہے ۔

پستان کی بھٹنی کی بھی تین قسمیں ہیں ۔ بڑی چھوٹی اور درمیانہ ۔ بڑی بھٹنی اکثر بڑے پستانوں میں اور چھوٹی چھوٹے پستانوں میں ہوتی ہے ۔ درمیانی سب قسم کے پستانوں میں پائی جاتی ہے ۔

اگر مساس کے وقت پستانوں میں گٹھلی سی پائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت نے بہت دیر سے مباشرت نہیں کی ۔ اگر کی ہے تو عورت کی جنسی خواہش پوری نہیں ہوئی ۔

ابتدائے شباب اور بلوغت کے وقت چھاتیوں میں گرہیں پڑ جاتی ہیں ۔ جن کی وجہ منی اور مادہ حیض کا بکثرت جمع ہونا ہے ۔ ایسی حالت میں منی اور حیض کے انجرات صعود کر کے پستانوں میں مجتمع ہو کر گرہیں ڈال دیتے ہیں ۔ پستانوں کی ساخت اسفنجی قسم کی ہے ۔ جب مندرجہ بالا انجرات ان میں جذب ہوتے ہیں تو حرارت کی کمی اور سردی سے منجمد ہو کر گرہیں ڈال دیتے ہیں ۔

پستانوں کو شاعروں اور انشاپردازوں نے "مقیاس الشباب" اور "حباب حسن" کے نام دیئے ہیں۔ اور فی الحقیقت یہ عورت کے حسن و شباب کے ضامن ہیں۔ اور بچہ کے لئے چشمۂ آب کوثر ہیں جن سے میٹھے دودھ کے چشمے جاری ہیں۔ اور حسن پر بچے کی زندگی کا دارومدار ہے۔

شوخیٔ انداز

عورت کا مزاج سرد تر ہونے کی وجہ سے اس کی جنسی خواہش بہت دیر بعد بیدار ہوتی ہے۔ مگر جلد باز مرد بہت جلد فارغ ہو جاتا ہے اور مرد کے جلد فارغ ہونے سے عورت فراغت حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ عورت کی خواہش ابھی حرکت میں نہیں آتی۔ اس لئے ایک ساتھ فارغ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عورت کی خواہش کو حرکت میں لانے کی سبیل کی جائے۔ اس غرض کے لئے ملاعبہ یعنی چھیڑ چھاڑ کی ضرورت ہے۔ ملاعبہ کن اعضاء کے ساتھ ہو کہ خواہش بیدار ہو۔ اس کا سمجھنا ضروری ہے۔

۱۔ غدۂ ثدی یعنی پستانوں کی گھنڈی کو چھیڑنا۔ ایک یا دو انگلیوں سے آہستہ آہستہ مسلنا۔ اس سے عورت کے خفتہ جذبات بیدار ہوتے ہیں۔ اور عورت کی خواہش میں ہیجان پیدا ہو کر مادۂ خاص حرکت میں آتا ہے۔ اگرچہ چھاتیوں کا مادۂ خاص سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ تاہم رحم کے ساتھ ان کی مشارکت ثابت ہے۔ لہٰذا اس طریقے سے عورت کو بہت جلد تیار کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ حصۂ جسم بلند۔ پُر گوشت، موزوں شکل خوبصورت

اور قدرے سختی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس لئے مرد چھیڑ چھاڑ کے لئے اس کی طرف زیادہ رغبت کرتا ہے اور قدرت نے ان میں یہ خصوصیت بھی رکھی ہے کہ ان کے مساس سے عورت کے رحم میں دغدغہ سا پیدا ہو کر خفتہ جذبات بیدار ہوں۔

۲۔ نیچے کا ہونٹ اور زبان چوسنا اس سے بھی عورت کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی خفتہ حسیات بیدار ہوتی ہیں۔

۳۔ دغدغۂ فرج یعنی اندام خاص سے اوپر کی جگہ کو ناخن سے کھجانا۔ اس جگہ کا گوشت کم اور اعصاب کی شاخیں زیادہ ہوتی ہیں اس لئے یہاں کھجلانے سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ اس لذت سے جنسی خواہش میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ باختلاف مزاج وطبیعت پیڑو، ران وغیرہ کا مساس بھی جوش دلانے میں ممد ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ دونو مقامات اثرات میں اول الذکر سے کم درجہ پر ہیں تاہم یہ بات ملحوظ رہے کہ جب عورت کے جذبات میں ہیجان کے آثار نمایاں ہوں یا طبیعت مقاربت کی طرف مائل ہو تو جسم کے ہر ایک حصہ کا مساس خواہش میں جوش پیدا کرتا ہے۔ جو خوشی اور لذت کا باعث ہوتا ہے۔ پس عورت کا جس طرف میلان طبیعت پائیں۔ آہستہ آہستہ مساس کریں۔ حتیٰ کہ عورت کی آنکھوں میں سرخی آ جائے اور مستی کی کیفیت پیدا ہو۔ گاہے شدت لذت سے سانس جلد جلد آتا ہے اور آنکھوں کی پتلیاں اوپر چڑھ جاتی ہیں اور آنکھیں مخمور نظر آتی ہیں۔ کبھی مضطربانہ حرکات ظاہر ہوتی ہیں۔ جس سے دل اور اعضائے

تنفس گرم ہو کر طبعی حرارت میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور زوجہ ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتی ہے۔ اس طرح تنفس عظیم ہو جاتا ہے۔ عورت مرد سے لپٹتی ہے۔ کیونکہ شدت لذت کے وقت رحم مرد کے عضو سے مل کر مادہ خاص کو کھینچنے کے واسطے حرکت کرتا ہے۔ بلکہ اکثر عورتیں اس حالت میں اپنی ٹانگیں مرد کی کمر میں لپیٹ کر اپنی طرف کھینچتی ہیں تاکہ ذکر رحم سے قریب ہو جائے۔ اس وقت مرد عورت کی دونوں ٹانگیں اپنی کنج ران میں رکھے تاکہ رحم کی گہرائی کم ہو جائے۔ اور عنق الرحم بلند ہو جائے ذکر فم رحم کو چھو سکے۔ اور فریقین کو پوری لذت حاصل ہو۔ اس لئے جب عورت بے تابی کا اظہار کرے تو مرد عضو کی خفیف حرکت کے ذریعے رحم کے منہ کو مس کرے۔ اسطرح عورت خوش ہو جاتی ہے۔ اس کی جنسی بھوک رفع ہو جاتی ہے اور حمل قائم ہو جاتا ہے۔

فم رحم کا تلاش کر لینا ہر شخص کا کام نہیں ہوشیار آدمی ہی اس کا پتہ لگا سکتا ہے رحم کی طبعی جگہ اندام خاص کے بالکل سامنے ہے۔ مگر اکثر نیچے یا اوپر کو جھکا ہوتا ہے اور بعض اوقات کسی سبب سے دائیں یا بائیں بھی پایا جاتا ہے۔ اگر کسی کو معلوم کرنے کا طریقہ نہ آتا ہو۔ تو جائے خاص کے عین مقابل تلاش کرے۔ نہ ملنے پر دائیں طرف (اس طرح کہ حرکت کے وقت اپنا جسم عورت کے بائیں طرف کر کے حرکت کرے) اگر وہاں بھی محسوس نہ ہو۔ تو بائیں طرف تلاش کرے۔ اسی طرح اگر نیچے کو ہو تو چوتڑوں کے نیچے تکیہ رکھ دو۔ اگر اوپر کو ہو، تو کمر کے نیچے اس طرح تکیہ رکھے کہ رحم اور چوتڑوں کا جھکاؤ نیچے کی طرف ہو جائے۔ مردانہ عضو اگر چھوٹا ہو۔ تو رحم کا پتہ نہیں مل سکتا۔ اس صورت میں تکیہ کا استعمال مفید ہے۔

عورت کی نزدیکی کے وقت مرد اپنے ذکر کے سر کو عورت کی جائے خاص کے اوپر پھیرے۔ اس طرح انتشار کامل ہو جاتا ہے۔ اور عورت میں بے قراری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سر ذکر ایک دو انگشت تک اندر داخل کرے۔ اور آہستہ آہستہ دو انگشت تک ہی حرکات جاری رکھے۔ حتیٰ کہ عورت زیادہ بے قرار ہو جائے۔ پھر کامل طور پر دخول کر کے مشغول کار ہو۔ اس طریقہ سے عورت بہت بے قرار اور جلد منزل ہوتی ہے۔

لیکن مرد کو چاہیئے کہ دوران مباشرت اپنا سانس زور سے اندر کھینچکر آہستہ آہستہ باہر چھوڑے۔ تاکہ جلد منزل نہ ہو۔ جب مرد قریب بہ انزال پہنچ جائے تو حرکات کرنے سے رک جائے۔ اور ذرا عورت سے الگ ہو کر اپنے جسم کو رومال سے صاف کرے اور عورت کے مقیاس الشباب سے چھیڑ چھاڑ کرے۔ عورت کی زبان اور ہونٹ چوسے اور اپنے انزال کے خیال کو دل سے دور رکھے۔ اس طرح امساک بھی زیادہ ہو جائے گا اور عورت کے منزل ہونے کے بعد مرد منزل ہو گا۔ اس طریقہ سے مشق کر کے مرد جس قدر چاہے امساک اور لذت کی گھڑیاں دراز کر سکتا ہے۔

جس دن مقاربت کا خیال ہو۔ اس دن غذا کم کھائی جائے اور وقت مقررہ پر مشغول بہ کار ہوں۔ دخول کی دس یا بیس حرکات گن کر ٹھہر جائیں۔ تاکہ منی کی روانگی کچھ عرصہ کے لئے رک جائے۔ اور سکون بھی حاصل ہو جائے۔ پھر دوبارہ شروع کریں اور اسی قدر حرکات شمار کر کے پھر ٹھہر جائیں۔ اسی طرح کرتے رہیں حتیٰ کہ عورت قریب بہ انزال ہو۔ پھر اس کے ساتھ ہی منزل ہو کر لذت اٹھائیں۔ فارغ ہونے

کے بعد عضو خاص کو رومال وغیرہ سے صاف کریں اور شہد بالائی یا دودھ جلیبی وغیرہ یا صرف گڑ ہی یعنی کوئی میٹھی چیز نوش کریں۔ اس طرح تکان اور کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے بعد دوسری بار مقاربت کا خیال ہو تو درمیانی وقفہ میں سونا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس سے امساک باطل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دس روز تک مباشرت کرنے سے عجیب و غریب امساک قائم ہو جاتا ہے۔ جب اس کی عادت ہو جائے تو مرد دو دو تین تین دن تک بھی منزل نہیں ہوتا اور عورت کو جب چاہے منزل کرا سکتا ہے۔

آیورویدک کے ماہرین کہتے ہیں کہ بوقت مباشرت اندرونی و بیرونی حرکات کو یوم اول گن لے۔ دوسرے روز آدھی حرکات پہ اکتفا کرکے بغیر منزل ہونے کے الگ ہو جائے۔ تیسرے روز آدھی سے ایک زیادہ کرکے بغیر منزل ہونے کے کھیل ختم کرے۔ اسی طرح ہر روز ایک ایک بڑھا کر چالیس دن میں ماہر کامل ہو جائیگا۔

"ہوس کے نشاط کار کیا کیا"

بعض مردوں کا خیال ہے کہ عورت کے اندام میں بشرطیکہ سیلان الرحم کا عارضہ نہ ہو جماع کے وقت رطوبت کا ظاہر ہونا بغیر لذت کے نہیں ہو سکتا۔ اِسی رطوبت کو پیدا کرنے اور حصولِ لذت کے لئے مساس اور چھیڑ چھاڑ ضروری ہے جب تک رطوبت پیدا ہونے کے آثار نظر نہ آئیں۔ مساس اور بوس و کنار کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اور جب رطوبت ظاہر ہو جائے سمجھ لیں کہ اب عورت جماع کے لئے تیار ہے۔ اگر عورت مرد سے ناخوش ہو گی یا اس مرد کو پسند نہ کرے گی تو رطوبت نہ نکلے گی۔

اگر عورت خواہش مند ہے اور اس مرد سے اُنس بھی رکھتی ہے۔ جس کا عرصہ دراز سے اس کے ساتھ تعلق ہے اور مرد بھی اس کے مزاج سے بخوبی واقف ہے، اس حال میں بھی عورت مرد سے یہ تمنا کرتی ہے کہ وہ کارِ خاص سے پہلے اس سے مساس اور بوس و کنار کرے۔ اس طرح جب عورت میں آثارِ مستی شروع ہو جائیں، تو جماع میں اس طرح مشغول ہو کہ اپنا خیال کسی اور طرف لگائے اور فمِ رحم کی تلاش کرے۔ جب معلوم ہو جائے تو ذکر سے رحم کے مُنہ کو مس کرے۔ اِس طریقہ سے عورت فرطِ لذت سے مخمور ہو جائے گی۔ اور پورا لطفِ مباشرت فریقین کو حاصل ہوگا۔

اکثر لوگوں کو پلنگ پر فعل مقاربت پسند ہے۔ لیکن رُوئی کے گدیلوں کو اگر زمین پر بچھا لیا جائے۔ اور پھر ان پر کارِ خاص انجام دیا جائے۔ تو ہر عضو فم رحم تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن کا ذکر ضروری نہیں تجربہ بتائیگا

اجنبی عورت سے لذت حاصل کرنے کا کوئی ایسا خاص طریقہ نہیں جب تک مرد اجنبی عورت کے مزاج اور اطوار سے واقفیت حاصل نہ کرلے۔ کوئی صورت اختیار کرنا بے معنی ہے۔ کیونکہ اس طرح ممکن ہے عورت کو لذت نہ آئے یا نفرت ہی پیدا ہو جائے۔ اس لئے بہتر ہے کہ پہلے ملاعبہ اور بوس و کنار سے کام لے کر جذبات میں ہیجان پیدا کرے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایسے آسان طریقوں کی طرف راغب رہے اور اس ٹوہ میں رہے کہ کس طریقہ سے عورت زیادہ لذت حاصل کرتی ہے ؎

دراصل لذت کا حاصل ہونا مرد کے عضو کی لمبائی اور عورت کی جائے خاص کی گہرائی کے یکساں ہونے پر ہے۔ مرد عورت کے ساتھ اس کی حسب مرغوبیت مساس اور مہیج امور پر عمل کرے۔ اور اس طرح عورت کو اپنا گرویدہ بنائے۔ جو مرد فنِ مساس میں جس قدر ماہر ہوگا۔ اسی قدر عورت اس سے خوش رہے گی۔ جو عورت ایک دفعہ ایسے مرد سے ہم آغوش ہوگی وہ ساری عمر اس سے جدا ہونا پسند نہ کرے گی مرد کو ہر وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ عورت سے پہلے منزل نہ ہونے پائے ورنہ بنی بنائی بات بگڑ جائے گی اور محبوبہ اس سے متنفر ہو جائے گی۔ اگر فی الوقت ایسا نہ ہوا تو بھی ممکن ہے کہ چند روز کے بعد ہی تعلقات خراب ہو جائیں۔

اگر مرد عورت سے پہلے ہی منزل ہو گیا تو عضو میں سستی آ جائے گی اور کسی عنوان عورت منزل نہ ہوسکے گی۔ اس صورت میں عورت کی جنسی آگ فرو نہ ہوگی بلکہ

بڑھتی ہی جائے گی جس کا ازالہ مرد کی طاقت سے باہر ہو جائیگا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک عورت میں فرطِ جوش سے ہیجان پیدا نہ ہو جائے وہ نہ دِل سے شریکِ مباشرت نہیں ہو سکتی۔ ایسی صورت میں اس سے جماع کرنا اس پر ظلم کے مترادف ہوگا۔ اور خود بھی صحیح طور پر لذتِ مباشرت سے لطف اندوز نہ ہو سکے گا۔ اور نہ مباشرت کا اصل مقصد حاصل ہوگا۔

"موجِ خرام"

ملاعبہ کے وقت عورت کو مرد کی قربت کا اشتیاق بہت بڑھ جاتا ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی آنکھوں میں خمار اور حرکات میں اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انزال کے قریب مرد سے لپٹ جانے کی خواہش اور انتہائی محبت کا ظہور، سخت بے قراری۔ دِل میں فرحت اور خوشی اور اس میں لحظہ بہ لحظہ زیادتی مسکراہٹ۔ ناز و انداز۔ عجیب و غریب بے حجابانہ اور مضطربانہ حرکات، آنکھوں کی حالت کا بدلنا۔ سانس پھولنا۔ حرکات و سکنات میں بے ربطگی و بے ضابطگی بدن میں کپکپی۔ انزال کے بعد جسم ڈھیلا اور بے جان ہو جانا۔ چہرہ پر زردی یا سفیدی چھا جانا۔ پیشانی پر پسینہ مرد سے شرم کر کے مُنہ چُھپانا۔ حرکات خصوصاً جماع سے نفرت، اندامِ خاص میں رطوبت کا ظاہر ہونا۔ فمِ رحم کا پھڑپھڑانا۔ حمل والے جماع میں غیر حمل والے جماع کی نسبت رطوبت کم ہوتی ہے کیونکہ جماع کی حالت

میں رطوبت رحم کے اندر چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات رطوبت زیادہ ہونے پر بھی عورت منزل نہیں ہوتی جب تک مذکورہ بالا دیگر علامات ظاہر نہ ہوں۔ عورت کے منزل ہونے کا یقین نہ کریں۔ کیونکہ لذت کے وقت یا شروع لذت میں رطوبت کا وجود سیلان رحم کی علامات یا عورت کی کمزوری یا اس کے مرطوب المزاج ہونے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ تمام علامات تحریر کر دی گئی ہیں۔ تاہم سننے اور دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

اکثر عورتیں مباشرت ختم ہونے پر منزل نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر مرد ہمت نہ ہارے اور عورت سے فوراً علیحدہ نہ ہو جائے تو اکثر حصول مقصد میں کامیاب رہتا ہے ایسے وقت میں انگڑائی یا جمائی کا آنا۔ آنکھوں میں آنسوؤں کا آنا یا آنکھیں بند ہو جانا۔ یا رونا۔ یا ہنسی آنا یا مرد کی کمر میں ٹانگیں لپیٹ کر اسے اپنی طرف کھینچنا یا آہ سرد بھرنا۔ یا خوش ہونا یا بے تکلف اور بے حجاب ہونا ایسی علامات ہیں جو عورت کے منزل ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر عورت منزل ہو جائے تو عام طور پر اس پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

مختلف المزاج عورتوں کی خواہش کو پورا کرنا صرف واقفیت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ در اصل عورت خواہ وہ کتنی ہی مغلوب الشہوت کیوں نہ ہو۔ اپنے دلی اسرار مرد پر ظاہر نہیں کرتی۔ جب تک مرد کو اپنا خواہاں نہیں پاتی۔ اسے اپنا ہمراز نہیں بناتی۔ نہ اپنے حالات و مزاج سے اسے آگاہ کرتی ہے۔ بدیں وجہ ہشیار سے ہشیار مرد بھی عورت پر حاوی ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ یہ بات یاد رہے کہ فی زمانہ امساک کامل بہت کم مردوں میں پایا جاتا ہے جسے دیکھو ضعف باہ کا

شاکی رہے۔ ایسی حالت میں اگر مرد صرف ایک ہی عورت کے اسرارِ نہانی سے واقف ہو جائے تو واقف کاروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

امورِ وہمیہ کا افعال طبعیہ خصوصاً جماع میں بڑا دخل ہے۔ اس لئے۔ فعلِ جماع اور حیوانوں کی جفتی دیکھنا۔ عورتوں کی حکایات سننا اور ایسی کتب پڑھنا جن میں بہادر لوگوں کے حالات درج ہوں۔ مرض احتشام کا علاج ہے۔ احتشام نامردی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں مرد پر عورت کے حسن وجمال اور اس کے جاہ وجلال کا رعب پڑ جاتا ہے اور وہ جنسی وظیفہ ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خوش گلو عورتوں کا نغمہ سننا ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن میں جنسی خواہش کی کمی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں جوشِ خواہش کو بھڑکاتی اور فعلِ جماع میں ممد ومعاون ہوتی ہیں۔

موئے زہار یعنی زیرِ ناف کے بال استرے سے صاف کرنا مرد کی خواہش کو بھڑکانے میں بڑی تاثیر رکھتا ہے۔ پیڑو اور قضیب کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور خون اندرونی اس طرف رجوع کرتے ہیں۔ نیز بالوں کی غذا کا جمع شدہ حصّہ مادہ شہوت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پیڑو کے بالوں کو نہ مونڈھنا اور مدت تک جماع نہ کرنا لفس سے جماع کا خیال دور کرنا منی کے اہتمام و انتظام کو کھو دیتا ہے جیسا کہ دودھ چھڑانے والی عورت کے دودھ نہیں رہتا۔

جلق کے مضرات

جلق یعنی مشت زنی ایک غیر فطری فعل ہے۔ اس سے غم و اندوہ پیدا ہوتا ہے پیدائش منی میں کمی آتی ہے۔ اس لئے شہوت مفقود منی برباد اور لذت جماع ختم ہوجاتی ہے۔ جلق کا عادی ہونے سے نفس سست ہوکر غم کا باعث بنتا ہے اور طبیعت بغیر انتشار کے منی خارج کرنے کی عادی ہوجاتی ہے۔ دخول کے لئے چونکہ نعوظ و انتشار کی ضرورت ہے۔ مگر جلق میں اس کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا باہ کمزور ہوجاتی ہے اور لذت میں کمی اور جذب رحم نہ ہونے سے استغراق منی کی عدم ضرورت سے منی کی پیدائش میں کمی آجاتی ہے۔ ذکر کا سر پھول جاتا اور سوراخ باریک ہوجاتا ہے۔ سوراخ کم ہونے سے شہوت ضعیف ہوجاتی ہے۔ جو لوگ اس کے عادی ہوتے ہیں وہ اعصاب کی کمزوری کے سبب جماع پر قادر نہیں ہوسکتے۔

اغلام

اغلام فعل قبیح ہونے کے علاوہ ہر مذہب میں حرام ہے اور اس فعل کے نتائج بہت اندوہناک ہیں۔ جیسے اپنا مخصوص فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ رحم کی کشش

نہ ہونے اور اس فعل کے غیر طبعی ہونے کی وجہ سے منی بہت کم اور مشکل سے نکلتی ہے۔ بکثرت اور بزور حرکات شہوانیہ کا وجود میں آنا ان تمام باتوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے قوت باہ کمزور، عضو چھوٹا سیاہ اور بدوضع ہوجاتا ہے۔

اجتناب

تجربات کثیرہ اور دلائل قویہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بعض عورتوں سے مفاربت بالخاصہ ضعف باہ کا موجب ہوتی ہے۔

بوڑھی عورت بڑھاپے میں کثرت رطوبات سے مقام خاص ڈھیلا اور فراخ ہوجاتا ہے جس سے لذت میں کمی آجاتی ہے، اور رحم اپنی کشش کھو بیٹھتا ہے۔ منی کو جذب نہیں کرسکتا۔ اس لئے نقصان کا باعث ہے۔

کمسن عورت بلوغت سے پہلے جماع کرنا اس کی طبیعت کے عدم میلان اور صحبت کے وقت پریشانی سے نفس کی نفرت اور عدم شرکت نقصان کا موجب ہوتی ہے۔

حائضہ عورت حیض کے خون میں بعض فضلات ردیہ کی کثرت اور بدبوئے نامرغوب سے طبیعت کراہت پکڑتی ہے، اور خون کے الجزات ردیہ جب احلیل میں پہنچتے ہیں تو پیشاب کی نالی میں کوئی نہ کوئی مرض پیدا کردیتے ہیں۔ بعض اوقات بالکل غائب ہوکر مرد بالکل عنی (نامرد) ہوجاتا ہے یا مختلف عصبی عوارضات میں مبتلا ہوکر زندہ درگور ہوجاتا ہے۔ مثلاً۔ سوزاک

آتشک وغیرہ

رُکی ہُوئی عورت ایسی عورت کے اندام میں جس نے مدّت سے جماع نہ کیا ہو فضلات ردیہ جمع ہوجاتے ہیں۔نیز رطوبات میں تعفن اور زہریلا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ایسی حالت میں جماع کرنے سے نقصان کا احتمال ہے۔

بیمار اور بدشکل عورت ایسی عورت سے جماع کرنے سے طبیعت منغض اور متنفر ہوجاتی ہے۔اس نفرت سے قوائے شہوانیہ میں کمزوری آجاتی ہے۔

پیشہ ور عورت ایسی عورت کے ساتھ جو بطور پیشہ یہ فعل انجام دیتی ہو۔جماع کرنے سے انسان مختلف امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے کیونکہ مختلف المزاج آدمیوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے عورت کے اندام میں سوءِ مزاج کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور باقاعدہ طہارت نہ ہونے کی وجہ سے فضلات ردیہ اور غلیظ مواد کے اجتماع سے سوزاک اور آتشک وغیرہ متعدی امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔جن سے بچنا ہر اس شخص کے ضروری ہے جو اپنی جان کی سلامتی چاہتا ہو۔
چونکہ مندرجہ بالا عورتوں کے ساتھ اختلاط کرنے سے پوری لذت اور فرحت حاصل نہیں ہوتی۔اس لئے باہ میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

مقالہ سوم

جماع

اللہ نے فطرت انسان میں جماع کا ذوق وشوق بے پایاں ودلیعت کیا ہے۔ چنانچہ وہ دنیا کی دوسری تمام خواہشات سے زیادہ اس کا گرویدہ ہے۔ حتیٰ کہ عقل بھی شہوانی توتوں کے آگے مغلوب اور بے بس ہے، اپنے پرائے کا لحاظ اور شرم وحیا جوشِ شہوت میں غائب ہو جاتے ہیں۔ صرف جماع کا خیال ہی دل ودماغ پر مستولی ہوتا ہے۔ حکمت بالغہ نے خواہش جماع کو دنیا کے تمام امور پر غلبہ عطا کیا ہے۔ حتیٰ کہ انسان شدت شہوت کے وقت معبود حقیقی کو بھی بھول جاتا ہے، اور احکام خداوندی ہی خیال میں نہیں لاتا، اور ایسے بیہودہ وخلاف عقل کام کر بیٹھتا ہے کہ بعد میں اس پر اسے ندامت محسوس ہوتی ہے۔

جماع کا اصل مقصود نسل کا بقا ہے۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ اپنی شہوت کو رائیگاں اور اپنے جوہر حیات کو بیکار نہ کیا جائے۔ شرف انسانی کو اسی صورت میں بقا ہے جبکہ نسل جاری رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اعضائے تناسل کی صحت کو محفوظ اور امراض تناسلی کو زائل کر کے بقائے نوع کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ علم طب چونکہ وسیلۂ صحت ہے۔ اس لئے علم طب کو فن شریف کہا گیا ہے۔

منبع خواہش خواہش جماع پیدا ہونے کا اصل مقام دل ہے۔ اگر دل میں رنج وغم اور تفکرات کا ہجوم ہو تو خواہش جماع کما حقہٗ پیدا نہیں ہوسکتی۔ بقول اطبا دل "رئیس مطلق" ہے یعنی سارے جسم کا سردار۔ مگر دل دماغی روح شوقیہ کے واسطے سے ہی اس کام کو اچھی طرح انجام دے سکتا ہے۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اگرچہ دل جماع کا خواہاں ہو۔ مگر روح شوقیہ رہبری نہ کرے تو مدعا کوئی حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح قوت شوقیہ کے باوجود اگر دل رضامند نہ ہو تو بھی جماع ممکن نہیں۔ یعنی فعل جماع دلی ارادہ اور قوت شوقیہ کی متفقہ کوشش سے سرانجام پاتا ہے۔ حرکات دخول کی کیفیت اور انزال کی لذت کا انحصار دماغ اور حرام مغز اور جگر کے معتدل خون پر ہے۔

بعض اطبا کے نزدیک جگر و گردہ کی مشارکت سے طبعی خواہش جماع کا ظہور ہوتا ہے۔ جس کا یہ ثبوت دیا جاتا ہے کہ ارادہ کے وقت اجسام اجوف اور ذکر کے دوسرے حصے رنج سے اور شرائین روح غلیظ سے اور وریدیں بہت سے خون سے پُر ہونے کی وجہ سے لمبائی اور چوڑائی میں بڑھ کر انتشار و ایستادگی حاصل کرتے ہیں۔

مشارکت طب سے حرکت طبعی ماننے والے اطبا کی یہ دلیل ہے کہ اگر جماع کو صرف "ارادی شہوت" خیال کیا جائے، تو وجود شہوت اور حصول جماع فریق ثانی ہی کی موجودگی میں ہوسکتا ہے، ورنہ نہیں۔ چونکہ یہ بداہتہً غلط ہے۔ اس لئے طبیعت اگر کبھی امر اہم میں مشغول ہو تو باوجود موجودگی فریق ثانی شہوت کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا جب تک دوسری طرف سے طبیعت فارغ نہیں

نہیں ہوتی - توجہ نہیں ہو سکتی ۔

جماع کے لئے حرکتِ نفسانی لازمی ہے - کیونکہ فرحت و خوشی اور حصولِ لذت تمام بدن کی حرکت اور انزال کے وقت صرف قوتِ نفسانی کے تابع ہے اس لئے ثابت ہوا کہ جماع نفسانی اور بدنی حرکات کے تابع ہے ۔ حرکاتِ جماع سے رطوبات و ریاح اور منی خارج ہونے کی وجہ سے غذا کا اعلیٰ جوہر (جو جزو بدن بننے کی قابلیت رکھتا ہے) خارج ہوتا ہے ۔ اور حصولِ لذت کی وجہ سے ارواح کے تحلیل ہونے سے جو نقصانات و منافع سپردِ قلم کئے گئے ہیں ۔ وہ بعض تو حرکت بدنی بعض حرکتِ نفسانی بعض حرکتِ حیوانی و طبعی کے تابع ہیں - اطبائے قدیم و جدید کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ افعال الاعضا طبیعت مدبرہ بدن کے تابع ہیں ، اور یہ قوت لاشعور ہے جو بطور تسخیر بدن کو درست کرتی ہے ۔ فلاسفہ اس قوت کو نفس ناطقہ کے تحت مانتے ہیں - اور قوت بدنی کے ساتھ طبیعت مدبرہ بدن کو بدن کی تکمیل کا محافظ جانتے ہیں ۔ اس طبیعت کا یہ کام ہے کہ کسی دینی یا دنیوی غرض کے ارادہ حصول کے وقت تمام بدنی حرارت مع جملہ قویٰ اس کی تحصیل میں مشغول ہوں : یہی وجہ ہے کہ شطرنج یا دیگر مشاغل کے وقت انسان ایسا منہمک ہوتا ہے کہ کھانے پینے اور بدنی ضروریات سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے ۔ طبیعت کا یہ کام ہے کہ کسی حالت یا غرض کے معلوم ہونے کے وقت قوتِ بدنی اور نفسانیہ کو اس طرف پوری طرح متوجہ کر دے اور انسان اور ماسوائے کو بھول جائے جیسا کہ عشق کے معاملہ میں ۔

جماع کے فائدے

اعتدال سے اور مقررہ اوقات میں مباشرت فائدہ بخشتی ہے ۔ حرارت کو بڑھاتی ہے ۔ فضلات ردیہ

جسم سے خارج ہوجاتے ہیں۔ بدن ہلکا ہوتا ہے۔ غذا ہضم ہوجاتی اور اشتہا بڑھتی ہے۔ دماغ مستعد ہوتا اور دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔

جس وقت اعضاء کے جوہر سے فرسودہ اور ناکارہ فضلات خارج ہوجاتے ہیں (منی بھی ایک فضلہ ہے) تو بدن، قوی اور حرارت غریزی کو ابھار کر غذا کو ہضم کرنے اور اس کا بدل یا تحلیل حاصل کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی رُوح کے فضلات تحلیل ہو کر فرحت حاصل ہوتی ہے۔ بخارات دخانیہ کے جسم سے خارج ہوجانے سے رُوح کی کدورت اور گرمی زائل ہو کر قوت غضبیہ میں سکون پیدا ہوجاتا ہے اور قوائے عقلیہ و ذہنیہ میں ترقی ہوتی ہے، اور لذت جماع سے فرحت اور رُوح میں کشادگی آتی ہے طبیعت کی پریشانی دُور ہوتی ہے۔ منی کے رُکے رہنے سے اُس کے ردّیہ دل و دماغ کو خراب کرکے جگر پر اثر انداز ہوتے ہیں اور وسواس سوداوی، مالیخولیا- وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر امراض سوداوی کے دفعیہ کے لئے مباشرت ایک قوی الاثر شافی نسخہ ہے۔ ایسے ہی بلغمی امراض میں بعض اوقات حیرت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ کیونکہ مباشرت معتدلہ سے حرارت غریزی بڑھ جاتی ہے اور مادہ بلغمیہ کم ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی حرارت غریزی کے بڑھ جانے سے گُردہ کے امتلائی درد، خصیوں کے ورم پیدا کرنے والے مادے زائل ہوجاتے ہیں۔

اطباء کے تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جماع ترک کر دینے سے منی اپنے ظرف میں بند رہتی ہے۔ جس سے آنکھوں میں اندھیرا، سر کو چکر، پیشاب کی کثرت، مالیین اور کمر میں درد، اور ورم عارض ہوتے ہیں، مگر جب

ایسی حالت میں جماع کیا جائے تو فوراً صحت ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی خواہش جماع کے وقت اگر اتفاقیہ طور پر یہ فعل ترک ہو جائے تو بدن سرد اور بھوک مفقود ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں بغیر جماع کے امراض دور نہیں ہوتے۔ جن لوگوں کے جسم میں ابخرات دخانیہ یا ردیہ زیادہ ہو جاتے ہیں، وہ بدون مباشرت کے زائل نہیں ہوتے۔ کیونکہ منی کے بند رہنے سے منی میں تیزابیت زیادہ ہو کر منی زہریلی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں غشی اور مرگی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن کو صرف جماع ہی زائل کر سکتا ہے۔

کثرت جماع کے نقصانات

منی کا اخراج ایک قسم کا استفراغ ہے۔ جس وقت منی جسم سے خارج ہوتی ہے تو کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ یعنی جیسے مسہل شدید کے بعد جسم نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔ لذت مباشرت کی زیادتی کے ساتھ اخراج روح زیادہ ہوتا ہے۔ اخراج روح کی زیادتی سے حرارت غریزی تحلیل ہو کر کمزور ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزی کی کمزوری سے قویٰ مردانہ میں خود بخود کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جماع سے حرارت غریبہ میں جوش آتا ہے۔ اس جوش سے جسم پر بالوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حرارت غریزی کی کمزوری سے حرارت غریبہ بڑھ گئی ہے۔ بدن میں سردی حواس میں اختلال۔ آنکھ، کان اور پنڈلیوں میں ضعف اور درد پیدا ہو

جاتا ہے۔ سودا کی زیادتی، صفرا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ نیز حرارت غریبہ کی زیادتی سے اخلاط میں احتراق ہو جاتا ہے۔ جس سے دق کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ضعف دماغ سے طنین۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ چکر آنا۔ کثرتِ ضعف سے تمام اعضاء اور خصوصاً سر سے آخری لپشت تک چیونٹیاں سی چلتی محسوس ہونا۔ انتہائی ضعفِ دماغ اور پٹھوں کی حالت میں رعشہ، بے خوابی، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جانا۔ نیز بیرونی گرمی سے جلد متاثر ہو کر درد ولپشت، درد گردہ و مثانہ ہونا۔ افرازی رطوبات میں کمی آ جانے سے داء لثعلب (یعنی بال خورہ) ہو جانا ہے۔ ضعفِ معدہ کی وجہ سے قبض، درد قولنج عدہ غدامیہ کی کمزوری سے بعض رطوبات میں کمی آجاتی ہے۔ جس سے منہ اور مسوڑھے متورم ہو کر ان میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ فضلاتِ ردیہ اور صفرا کے اجتماع سے اخلاط متحرک ہو کر کپکپاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید برآں فعل جماع کے کچھ عرصہ بعد بدن کی متعفن اخلاط کی بدبو سے دماغ کو سخت اذیت پہنچتی ہے اور ضعفِ ہضم کے شاکیوں کو جماع کے بعد پیٹ میں خرابی محسوس ہوتی ہے۔ ایسے ہی اگر ردی المزاج آدمی ترکِ جماع کریں، تو ان کو بے چینی، بدن اور سر کا بوجھل، طبیعت میں غمگینی کثرتِ احتلام وغیرہ عوارض درپیش آتے ہیں۔

مگر جن لوگوں کو جماع کے بعد کپکپی یا تنگی تنفس وخفقان ہو اور آنکھیں اندر دھنس جائیں۔ بھوک جاتی رہے ان کے لیے ترکِ جماع ضروری ہے۔ ایسے ہی سینہ اور معدہ کی کمزوری والے اشخاص بھی مباشرت سے پرہیز کریں۔

اوقاتِ جماع

جماع کے لئے اور بہترین وقت وہ ہے جبکہ بغیر کسی تصوراتی خیال کے، بغیر کسی تکلف کے انتشار پیدا ہوا اور انتشار بھی کامل ہو۔ اور قوائے ثلاثہ (یعنی قوتِ طبیعیہ، قوتِ حیوانیہ، قوتِ نفسانیہ) میں بھی کوئی نقص نہ ہو۔ پرہیز۔ ہ یا خلوئے معدہ قے۔ اسہال۔ فصد۔ سینگی۔ نکسیر اور جب کہ بواسیری خون کا نکاس زیادہ ہو چکا ہو۔ زیادتی پسینہ کی حالت میں۔ ہیضہ و تخمہ۔ قوی حرکات بدنی یعنی مشقت وغیرہ کے بعد جماع کرنا منع ہے۔ ضرورت پیشاب کے وقت جماع کرنے سے پیشاب کی نالی میں ناسور ہو جانے کا خطرہ ہے۔ حاجتِ پاخانہ کی حالت میں جماع کرنے سے بواسیر ہونے کا امکان غالب ہے۔ حرکاتِ نفسانیہ کی کثرت (یعنی غم و غصہ خوشی شرمندگی) کی حالت میں بھی یہ فعل ناجائز نہیں کیونکہ یہ امور رُوح کو تحلیل کرتے ہیں۔ زمانہ و مکان کی خرابی یعنی زیادہ سردی زیادہ گرمی تنگ و تاریک مکان میں مقاربت سے پرہیز کی جائے۔ ایسے ہی رطوبات کی موجودگی میں جماع سے ہضم خراب ہونے کے علاوہ سدے پڑ جانے کا خطرہ ہے۔ اگر معدہ پر ہونے کی صورت میں اتفاقیہ جماع ہو تو جماع کے بالکل حرکت نہ کی جائے بلکہ دیر تک سوتے رہنا چاہیئے۔ سدوں کی حالت میں سکنجبین کا استعمال مناسب۔ شکم سیری کی نسبت خالی پیٹ جماع کرنا بہت زیادہ مضر ہے۔ کیونکہ اس حالت میں حرارت عزیزی کم ہوتی ہے اور چربی پگھل

جاتی ہے۔ دق کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً خشک مزاج والوں میں دیگر امزجہ کی نسبت مذکورہ امراض سخت ہوتے ہیں۔ خالی پیٹ، صرف معدہ کا خالی ہونا ہی مراد نہیں بلکہ جب چاروں ہضم کی تکمیل ہو حقیقی اشتہا پیدا ہو گئی ہو۔ اس وقت چونکہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے جسم کو ایسی حالت میں خوراک دینے کی بجائے جماع کی تکلیف دی جائے تو سخت نقصان ہوتا ہے اگر اتفاقیہ ایسا کر لیا گیا ہو تو روح کی تقویت و تفریح کے لئے اچھے حیاتین والی اغذیہ استعمال کی جائیں، ارواح اور حرارت غریزی اور منی کی کمی کی حالت میں اعضائے رئیسہ کو تقویت دینا ضروری ہے۔ اگر تخمہ میں (یعنی غذا خراب ہو کر بری کیفیت پیدا ہو جائے) یہ بے احتیاطی ہو جائے تو تقویت دیں۔ اگر قوی استفراغات کی صورت میں جماع کا فعل سرزد ہو تو فوراً ارواح اور حرارت غریزی اور منی کی کمی دور کرنے کے لئے اعضائے رئیسہ کو تقویت دیں۔

ہیضہ کی حالت میں تخمہ کے مطابق عمل کریں، محنت و مشقت قویہ کی حالت میں تقویت کی طرف توجہ دیں پیشاب کی موجودگی میں پیشاب لانے والی یا خانہ کی موجودگی میں قبض کشا، برعایت بواسیر ادویہ دیں۔ حرکات نفسانیہ کے بعد جماع کر لینے پر حرارت اور روح کو تقویت دیں وغیرہ۔

زمانہ ہضم چاروں ہضم یعنی ہضم معدی، ہضم کبدی، ہضم عروقی، ہضم عضوی برعایت اختلاف مزاج مختلف عرصہ میں تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ اطباء کے نزدیک سب مزاجوں کے ہضم کو ۶ گھنٹے سے کم اور بارہ گھنٹوں سے زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا پس جماع ان اوقات کے بین بین کرنا چاہیئے۔ اسی لئے بہترین وقت

آدھی رات کے بعد ہوتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ مباشرت کے بعد آرام کرنے کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے۔ اور سونے سے جماعی کمزوری رفع ہو کر بدن کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں عورت کو جماع کے بعد آرام کرنے سے نطفہ قرار پا کر جنین اچھی حالت میں پرورش پاتا ہے اور تندرست پیدا ہوتا ہے۔ پس جماع کا اصل وقت وہی ہے جبکہ خزانہ میں منی بکثرت جمع ہو کر انتشار اور خواہش جماع پیدا ہو۔ ایسی حالت میں جماع کرنے سے بدن ہلکا اور حواس تیز ہو جاتے ہیں۔ صحت کی حفاظت کے پیش نظر دو صحبتوں کے درمیان اتنا وقفہ کیا جائے کہ کمزوری اور جسم و مزاج میں کوئی تغیر پیدا نہ ہو۔ ورنہ بصورت دیگر صحت و تندرستی میں فرق آئے گا۔

ہدایات

جماع کے وقت، گرمی، سردی، تری، خشکی، شکم سیری وغیرہ اعتدال پر ہونا ضروری ہے کیونکہ جماع کی وجہ سے بدنی اور نفسانی حرکات تیز ہوتی ہیں۔ جو قویٰ کو تحلیل کرتی ہیں۔ دوسرے منی کے اخراج کی وجہ سے طبعی گرم اور تحلیل ہو کر بدن کی حرکات کمزور پڑ جاتی ہے اور بدن میں سردی اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

رطوبات کی موجودگی میں مباشرت کرنے سے بدنی حرکات کی وجہ سے رطوبات رقیق ہو کر جماع سے کمزور شدہ پٹھے ایسی رطوبتوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ جس سے لقوہ یا فالج ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ابخرات دماغ کی طرف صعود کر کے طبیعت کو بے چین کر دیتے ہیں۔ اور ایسی رطوبات اکثر بخار کا باعث بن جاتی ہیں۔

کثرتِ حرکات اور کثرتِ اخراجِ رطوبات بوجہ مباشرت مجفف ہے۔ یعنی خشکی پیدا کرنے والی۔ مگر ایسی صورت میں جبکہ خلوئے معدہ جو کہ بذاتِ خود مجفف ہے۔ مباشرت سے بہت زیادہ خشکی پیدا ہو جاتی ہے، جو جسم کی تمام قوتوں کو توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ جس سے مرض سکر دی یعنی ماسخورہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بے حد عسر العلاج ہے علاوہ ازیں دق اور سوکھے امراض پیدا ہو کر زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

بحالتِ شکم سیری جبکہ کچی غذا معدہ میں موجود ہو۔ مباشرت کرنے سے اعضا کا تغذیہ کچی حالت میں جذب ہو کر سدوں کا باعث بنتا ہے اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مرد جس وقت مشغول بہ جماع ہوتا ہے۔ طبیعت مدبّرہ بدن فعل جماع کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اس حالت میں معدہ فعلِ ہضم چھوڑ دیتا ہے اور مصروف بہ لذتِ جماع ہونے سے شکم سیری کی حالت میں ضعفِ ہضم لازمی امر ہے۔

شکم سیری کی حالت میں مباشرت اتنی ضرر رساں نہیں، جتنا کہ خلوئے معدہ میں بلکہ تمام ضرر رساں حالتوں کی نسبت خلوئے معدہ کی حالت میں جماع نہایت خطرناک ہے۔ اس لئے یہ فعل ایسے وقت انجام دیا جائے جب معدہ نہ تو بالکل پُر ہو، اور نہ بالکل خالی۔ علاوہ ازیں اس بات کا بھی خیال رہے کہ حقیقی شہوت کے وقت مباشرت کی جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ منی کی کثرت کی وجہ سے عضوِ مخصوص میں جب انتشارِ کامل ہو۔ اس وقت جماع کی طرف توجہ کی جائے۔

کاذب اور حقیقی شہوت میں یہ فرق ہے کہ حقیقی شہوت سے جب جماع سے انزال ہو تو بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ منی کا ثقل بدن کو بوجھل بنا دیتا ہے اور بوجھ کے دُور ہونے سے طبیعت برائے استراحت نیند کی خواہاں ہوتی ہے۔ مگر شہوت

کاذب میں اس کے برعکس۔

مباشرت کے لئے تیاری سے پہلے عورت کو حکم دیں کہ وہ پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو کر استنجا وغیرہ کر لے۔ آب دست کرنے سے جائے خاص کی رطوبت وغیرہ دھل کر اس کا ڈھیلا پن دُور ہو جاتا ہے۔ عورت کو فراغت کے بعد ہمبستری کرنے سے زیادہ لذت آتی ہے۔ اگر عورت پیشاب وغیرہ سے فارغ نہ ہو تو طبیعت میں بے چینی رہتی ہے، اور جماع میں لذت نہیں آتی۔ مباشرت کے فوراً بعد اگر عورت پیشاب کرے تو حمل نہیں ٹھہرتا یہ سب باتیں تجربہ سے درست ثابت ہو چکی ہیں۔

اسی طرح مرد بھی حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کر لے۔ اگر کبھی وقت اجنبی عورت سے مقاربت کا اتفاق ہو تو صحبت کے کچھ وقفہ بعد عضوِ خاص کو اپنے پیشاب سے دھو لے اس طرح آدمی آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

مقالہ چہارم

خصیتین

خصیوں کی ریاست عضو رئیس کے اعتبار سے ہے کیونکہ یہ مادۃ الحیات یعنی منی پیدا کرتے ہیں۔ عموماً دایاں خصیہ بائیں خصیے کی بہ نسبت قوی اور بڑا ہوتا ہے اس کے خلاف نادر الوجود ہے۔ مردوں کے خصیے باہر وظاہر اور بڑے، عورتوں میں چھوٹے اور پوشیدہ ہوتے ہیں۔ مردوں کے خصیے عضو تناسل کی جڑ میں اور عورتوں کے رحم کی گردن میں رکھے گئے ہیں۔ خصیوں کا بڑا ہونا منی کی کثرت، اور زیادتی خواہش پر دلالت کرتا ہے۔ جب کبھی یہ حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو مرض میں داخل ہے۔ یہ مرض مرطوب آب وہوا میں رہنے والوں میں کثرت رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کثرت رطوبت حرارت کو دبا یا بجھا کر رفتہ رفتہ مزاج کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کے خصیے اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ مرض عموماً سمندر کے ساحلی علاقوں میں عوام کا مزاج سرد تر ہونے کی وجہ

سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض باہ کو ناقص یا باطل کر دیتا ہے، اور خصیوں کا حد سے چھوٹا ہونا کمیٔ شہوت کی دلیل ہے۔ چنانچہ علت ابنہ والے کمزور اشخاص اور مخنثوں میں ایسے ہی خصیے ہوتے ہیں۔ خصیوں میں بہت سی رگیں اور پٹھے ہوتے ہیں۔ بایں وجہ نہایت ہی نازک ہوتے ہیں۔ تو ذرا سی چوٹ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ معمولی سی چوٹ سے بھی کمزوری باہ ہو جاتی ہے اور قوی چوٹ سے تو موت تک واقع ہو جاتی ہے۔

نشہ استعمال کرنے والے، بچے، بوڑھے اور کثرت جماع کے عادی لوگوں میں منی قابلِ تخلیق نہیں ہوتی، اور ناقص اعضا والے کی منی سے مسلم الاعضا بچہ پیدا نہیں ہوتا۔

خیال اپنا اپنا

بقول بو علی سینا معتدل جماع سے عضو کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور ترک جماع کمزوریٔ عضو کا باعث ہے۔ دراصل بو علی سینا کے اس قول کا ماخذ بقراط کے اقوال ہیں۔ بقراط کہتا ہے کہ جو عضو جس کام کے واسطے مخصوص ہے اُس سے وہی کام لینا اُس عضو کی تقویت کا باعث ہے۔ اُس کام سے عضو موٹا اور قوی ہوتا ہے۔ اپنے فعل کو چھوڑ دینے یا ترک کر دینے سے عضو کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کا خیال ہے، کہ یہ قول بقراط سے پہلے حکیم افلاطون کا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ بالغ عورتوں سے جماع کرنا موجب تقویت باہ ہے۔ کیونکہ انتہائے بلوغت میں رگیں کشادہ ہونے کے باعث سیلانِ رطوبت ہوتا ہے یہ رطوبت عضو کو تقویت دیتی ہے۔

افلاطون کہتے ہیں کہ قوتوں کا ساکن رہنا کمزوری کا باعث ہے۔ مخصوص اعضا میں ان کی قوتوں کو برقرار رکھنے کے لیئے اُن اعضا کی ریاضت ضروری ہے۔ ریاضت سے صحت اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ذکر کی لمبائی اور عورتوں کی جائے خاص تنگ ہونے کی صورت میں اگر قوت سے فوراً منی نہ پہنچے تو قیام حمل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ منی سب سے پہلے رحم کی دیوار وں سے ملتی ہے۔ مگر اس حالت میں جب منی دیواروں سے ملاقی ہوگی تو منی کی طبعی حرارت ختم ہو کر بیکار ہو جائے گی۔

سرد ملکوں، سرد موسموں اور سرد ہواؤں میں جسموں میں حرارت اندر ہی اندر رہتی ہے۔ اور حرارت کے اجتماع سے مردوں کی جنسی خواہش قوی ہوتی ہے۔ مگر عورتوں میں اس کے خلاف ہے۔ عورتوں کو گرمی میں خواہش زیادہ ہوتی ہے۔

بعض نے سرد وقتوں میں عورت کی شہوت کا قوی ہونا بتلایا ہے اور مردوں کی اس کے خلاف۔ مگر قول اول درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مردوں کا مزاج گرم ہے بیرونی سردی سے مغلوب ہو کر حرارت اندر اکٹھی ہو کر زیادہ شہوت کا باعث ہوتی ہے۔ نیز بیرونی سردی کی وجہ سے طبیعت میں فرحت و انبساط پیدا ہو کر جماع کی طرف زیادہ میلان ہوتا ہے۔ البتہ سرد مزاج مردوں میں دوسرے قول کی تصدیق ممکنات سے ہے۔

کثرت شہوت اتفاقیہ کسی کو نصیب ہوتی ہے جو مرض میں شامل نہیں۔ بعض اوقات بشری کمزوریاں آدمی کو مریض کر دیتی ہیں۔ مثلاً کبھی مذی جو پیشاب سے پہلے آنی چاہیئے پیشاب کے بعد آنے لگتی ہے ❖

مادۂ حیات کی ماہیت

منی دراصل عضو کے چوتھے ہضم کا فضلہ ہے یعنی وہ رطوبت جو عضو بننے کے قریب قریب ہوتی ہے بدن کے تمام حصوں سے جاذب ہو کر خصیوں کی رگوں میں پہنچکر منی بن جاتی ہے۔

جمع شدہ لطیف اور پختہ خون خصیوں کی پیچیدہ نالیوں میں متحرک ہو کر لطیف بخارات پیدا کرتا ہے (ایک رگ گردہ سے اور ایک کمر سے آکر دونوں پیچیدہ بن کر ظرف منی بن گئی ہیں۔) ظرف منی کو روعیتہ المنی اور خزانہ منی بھی کہتے ہیں۔ اس میں دوبارہ پختہ ہو کر خون کی سرخی مفقود ہو جاتی ہے اور معتدل قوام ہو کر منی بن جاتی ہے۔ اور یہ منی حرکت جماع سے متحرک ہو کر ذکر کی جڑھ میں آکر اپنے مقررہ راستہ سے عورت کی جائے خاص کے راستہ رحم کے منہ کی طرف پھسل جاتی ہے۔ رحم اپنی طبعی کشش سے اپنا منہ کھول کر منی کو نگل جاتا ہے اور حمل قرار پاتا ہے ایسے جماع کو ہی دراصل طبعی جماع کہنا چاہیئے۔

فضلہ کی تعریف ہر ایک وہ چیز جو تغذیہ بن کر کے بعد جس کی بدن کے لئے ضرورت نہیں) بچ رہے۔ وہ فضلہ کہلاتا ہے۔ مثلاً پیشاب، پاخانہ، پسینہ۔ منی۔ مذی، ودی وغیرہ۔ خواہ وہ چیز ردی ہو یا افضل۔ منی ایک فضلہ ہے اگر یہ جسم کے اندر رہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور ہاتھ پاؤں کو طاقت دیتی ہے۔ بعض

اطباء نے اسے خلط صالحہ کا نام دیا ہے۔ اگر مادہ کے لحاظ سے منی کو فضلہ کہا جائے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ صرف قابل دفع چیزوں مثلاً پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ میل وغیرہ میں منی کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چیزیں اگر جسم میں اپنی مدّتِ معینہ کے بعد رہ جائیں تو انسان بیمار ہو جائے گا۔ مگر منی ایک ایسا فضلہ ہے جس کا اخراج اگر نہ بھی ہو تو جسم کے لیے مفید رہتا ہے۔ بدن منی کا محتاج ہے مگر دیگر فضلات کا نہیں شیخ الرئیس نے قانون میں بیان کیا ہے کہ غذا نہ بننے کے لحاظ سے اگر فضلہ کا نام دیا جائے تو روح بھی فضلہ ہے۔ حالانکہ بدن کی پرورش اور زندگی کا مدار روح پر ہے۔ منی کے خارج ہونے سے فی الفور انتہائی کمزوری ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابل اگر منی کی مقدار سے دوگنا خون بھی نکال دیا جائے تو اس قدر کمزوری نہیں ہوگی۔ فضلات بدن کے خارج ہو جانے سے کچھ نہ کچھ کمزوری تو ہو ہی جاتی ہے۔ مگر ان کے نکلنے سے طبیعت میں آسودگی و شگفتگی بھی آ جاتی ہے چونکہ منی پختہ صالح لطیف اور عضو بننے کے قریب اور کئی قسم کے تغیرات سے دوچار ہو کر خون سے بنتی ہے یعنی اعضاء میں ہضم چہارم مکمل کرنے کے بعد اعضاء کی غذا بن کر بقیہ اوعیۃ المنی میں جمع ہوتی ہے۔ یعنی پہلے خصیوں میں ان کی غذا بن کر دوبارہ پختہ ہو کر منی بنتی ہے۔ اور یہ مادہ منویہ اعضاء کے تعاون سے بنتا ہے۔ بحالت کمی زیادہ کمزوری محسوس ہوگی۔ جس طرح پاخانہ سے فراغت پانے کے بعد بھوک کا احساس ہو کر کمزوری محسوس ہوتی ہے اسی طرح منی خارج ہونے کے بعد کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مگر یہ کمزوری سادہ بھوک کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ یکے بعد دیگرے تین چار جماع کے بعد خزانہ منی بالکل خالی ہو جاتا ہے۔ کثرت جماع سے آخر جماع میں بجائے منی کے خون آتا ہے۔

دیگر فضلات یا اخلاط کے نکلنے سے اتنا ضعف نہیں ہوتا جس قدر منی نکلنے سے ہوتا ہے۔ ہاں اگر جسم سے چوتھا حصہ خون نکال دیا جائے۔ تو ضرور انتہائی کمزوری ہو جائے گی اور نیز جب کبھی خرابی خون کی وجہ سے فصد وغیرہ کیا جائے تو کمزوری تو ہوگی مگر اس کے مقابل شفا یابی کی آسودگی اور خوشی بھی ہوگی۔ آسودگی اور خوشی میں کمزوری کا احساس نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کثرت منی کے ہوتے ہوئے جماع کیا جائے تو اخراج منی کے بعد کمزوری تو ضرور ہوگی۔ مگر اس کے ساتھ ہی [illegible] مباشرت اور شوق مقاربت سے آسودگی خوشی اور فرحت بھی حاصل ہوگی۔ بدیں وجہ کمزوری کا احساس نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے برعکس مباشرت کے بعد چند سے آرام کرنے سے پہلے سے بھی زیادہ چستی محسوس ہوگی۔

علاوہ ازیں منی ہو یا جسم کا کوئی اور مادہ کثرت اخراج ضرور کمزوری اور خرابی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ مگر جو فضلہ اعضاء بننے کے قابل ہو اسے فضلہ محمودہ کہیں گے اور جو فضلات اعضاء بننے کے قابل نہ ہوں یا جسم کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں وہ فضلات ردیہ کہلاتے ہیں۔ اس لئے منی کی فضیلت بہرحال مسلم ہے۔

جب جسم سے خون براستہ اوردہ واپس آتا ہے اور اس کا گذر جگر سے ہوتا ہے تو عمل کیمیاوی وارد ہو کر بہت سے فضلات الگ ہو جاتے ہیں، جیسے کہ عمل تحریق سے صفرا کا الگ ہونا۔ اس وقت یہ خون کا فضلہ کہلائے گا۔ مگر یہ فضلہ جب امعا کی طرف نزول کرے گا۔ ہضم غذا کے لیے ممد ہوگا۔ غذا کو تغذیہ جسم کے لیے تیار کرے گا۔ اس کام سے فراغت پانے کے بعد یہ فضلہ ردیہ کہلاتے گا۔ کیونکہ اب

اس کی ضرورت نہیں رہی۔ پاخانہ میں مل کر خارج از جسم ہو جائے گا۔ مگر منی ایک ایسا فضلہ ہے جو مرد کے جسم سے خارج ہونے کے بعد عورت کے جسم میں داخل ہو کر ایک تخلیق کی داغ بیل ڈالنے والا ہے۔ مگر او علیہ المنی ہیں صرف فضلہ کی حیثیت سے رہے گا۔ اس فضلہ کو فاضل وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ پس منی کی تعریف یہ ہوئی۔

منی اس جسم سیال کو کہتے ہیں جو کئی قسم کے تغیرات کے بعد اس قابل ہو جائے کہ صاحب منی کی طرح اور قریبا اس جیسا دوسرا شخص بن سکے۔ رطب سے مراد یہ ہے کہ اجتماع و انتشار وغیرہ کل تغیرات کو آسانی قبول کرے تاکہ تکمیل پیدائش ہو سیال کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی جگہ اسے رکھا جائے تو اس میں تہ نشین ہونے والے اجزا نیچے بیٹھ جائیں تاکہ رحم کی گہرائی کی طرف اس کا پھسلنا (یعنی بہنا) باعث پیدائش ہو جنیہ انثیا سے جب منی منی ہے تو باقی رطوبت الگ ہو جاتی ہے اور صرف کرم منی ہی شامل ہوتے ہیں۔ پرورش کی باقی خوراک عورت کے خون سے ملتی ہے۔

چونکہ منی مادہ عضو رابع کا فضلہ ہے اس لئے اسے ضرور سمجھ لینا چاہیئے۔

رگوں کے [illegible] جو رطوبت رگوں کے منہ سے مترشح ہوتی ہے وہ اعضاء کی غذا بننے پر ہضم عضوی فی تحلیل کرکے بقیہ اضافہ ہی میں جمع رہتی ہے تاکہ ضرورت کے وقت تھوڑے سے تغیر کے بعد اعضا کی غذا بن سکے۔ اس بقیۃ السیف میں سے منی بنتی ہے اور اعضاء کے تغذیہ کے بعد فاضل ہونے کی وجہ سے اسے بچا ہوا فضلہ کہتے ہیں۔ شیخ الرئیس نے منی کو رطوبات قریبۃ الانعقاد میں شمار کیا ہے۔ پھر دیگر فضلات کی طرح اسے کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

بعض اطباء قدیم نے یہ مادہ بدن کے مختلف حصوں سے خصیوں میں پہنچنے کا سرعہ

اور طریقہ یوں لکھا ہے کہ غذا کے معتدل تناول کرنے کے ۲ یا ۳ گھنٹے بعد غذا کو تقسیم کرنے والے عروق کے راستوں کے ذریعہ اعضا سے بقیہ مادہ جگر میں اور جگر سے اجوف نازل کے راستے گردوں میں اور گردوں سے اجوف مذکور کی ایک شاخ کے ذریعہ پیچیدہ راستوں سے ہو کر خصیوں میں دوسری دفعہ پکنے کے بعد پختہ ہو کر ظرف منی میں پہنچتی ہے۔ لیکن بعض اطباء قدیم یوں بیان کرتے ہیں کہ ہضم رابع عضوی تمام ہونے کے بعد بحکم خداوندی یہ رطوبت بذریعہ حرارت غریزی بخارات بن کر دماغ میں پہنچتی ہے۔ دماغ کی سردی سے قوامی حالت میں آ کر پس گوش کی رگوں کے راستے حرام مغز میں جاتی ہے۔ پھر حرام مغز سے یہ رطوبت پٹھے کے راستے گردوں میں اور گردوں سے خصیوں کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ وہاں کی رگیں گردوں سے آمدہ مادہ کو اپنے ہمراہ خون میں ملا کر اُسے معتدل بناتی ہیں۔ پھر وہاں سے خصیوں میں پہنچکر مزاج اور سفیدی و پختگی پا کر تکمیل حاصل کرتا ہے۔ اور بعدہٗ روعیۃ المنی میں پہنچ جاتا ہے۔ وہاں پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد قوام منی پختہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ مادہ جو بعد پختگی روعیۃ المنی میں نہیں جا سکتا وہ منی کے مشابہ تو ضرور ہوتا ہے مگر اصل منی نہیں ہوتا۔ اس مادہ کو مجازی منی یا خصیوں کی غذا کا فضلہ کہتے ہیں۔ اس فضلہ میں کرم ہائے منویہ نہیں ہوتے۔ بدیں وجہ اصل منی میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔

بقراط اور جالینوس کی موشگافیاں

بقراط کہتا ہے کہ منی کا کلہم مادہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے۔ اُترنے کے وقت کان کے پیچھے کی رگوں کے راستے حرام مغز میں اور حرام مغز سے گردوں میں اور گُردوں

سے براہ عروق خصیوں میں جاتا ہے۔ اس لئے پس گوش کے رگوں کی فصد بانجھ اور قطع نسل کا باعث ہے اور دماغ کی ریڑھ میں اس لئے جاتا ہے تاکہ مادہ کی تکمیل ہو۔ نیز بُعدِ مسافت اُسے متغیر نہ کر سکے۔

مگر جالینوس بقراط کے مخالف مذکورہ رگوں کو کاٹ دینے سے قطع نسل کا باعث قرار نہیں دیتا۔

بوعلی سینا۔ بقراط کا مؤید اور اس کا معتقد ہے۔ مگر اطبا کا کثیر حصہ مادہ منویہ کا دماغ سے تعلق نہیں بتاتے۔ اتنا ضرور مانتے ہیں کہ اس میں دماغی خمیر ضرور ہے۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ تمام اعضاء کی مترشح رطوبت اور تینوں اعضائے رئیسہ سے مادہ منویہ کے چشمے جاری ہو کر خصیوں میں جاتے ہیں۔ ثبوت دعوے کے لئے والدین کا کوئی عضو ناقص ہونے کی صورت میں بچہ کا ان کے مشابہ ہونا پیش کرتے ہیں۔

جالینوس کہتا ہے کہ پس گوش رگوں کے کاٹنے سے اگر فی الواقعہ نسل منقطع ہوتی ہے تو اس کا سبب صرف اتنا ہے کہ مادہ منویہ کا وہ چشمہ جو دماغ سے آتا ہے۔ ان راستوں سے آتا ہے اور دماغی حصہ کا مادہ نہ آنے کی وجہ سے تکمیل دماغ نہیں ہو سکتی اور بغیر دماغ و اعصاب کے جسم بن ہی نہیں سکتا۔ بدیں وجہ قطع نسل کا امکان ہے۔ کیونکہ صرف یہی نہیں بلکہ اگر اعضاء رئیسہ یعنی دل و دماغ جگر سے آمدہ سرچشمے بھی منقطع کر دیئے جائیں تو اس صورت میں بھی نسل منقطع ہو جائے گی۔ منی کی پیدائش خون سے مانی گئی ہے۔ مگر اس سے صرف خالص خون ہی مراد نہیں بلکہ اخلاط اربعہ کا مجموعہ مراد ہے۔ کیونکہ منی صرف خون ہی سے نہیں بنتی بلکہ بالتحقیق چاروں خلطوں سے بنتی ہے اور چاروں خلطوں سے بنتی ہے اور چاروں خلطوں کا اشتراک عمل

خون سے ظاہر ہے۔ یعنی خون کو اصطلاحاً خون کہا گیا ہے کہ خالص خون نہ تمام خلطوں کی زیادتی کے وقت ہی فصد کی جاتی ہے۔ چنانچہ دردِ قولنج میں جو اکثر بلغمی ہوتا ہے اور ذات الجنب جو اکثر مرکب بہ بلغم وصفرا ہوتا ہے۔ فصد کرنا مسہل سے بہتر ہوتا ہے۔

منی خصیوں میں صرف پیدا ہی نہیں ہوتی بلکہ خصیوں میں کثرت ارواح کی وجہ سے جھاگدار اور زیادہ سفید بھی ہو جاتی ہے۔ مگر جب جوش شہوت سے نکلتی ہے تو جھاگ دور ہو کر سفیدی میں بھی کمی آ جاتی ہے۔ یہ جوش اور دوبارہ پختگی کی وجہ سے منی خون سے گاڑھی معلوم ہوتی ہے۔ فی الحقیقت اس میں گاڑھاپن نہیں ہے جوش اور کف دور ہونے پر منی پتلی ہوتی ہے۔ خون سرد ہو کر جم جاتا ہے۔ حالانکہ منی نہیں جمتی مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ سفید اور غلیظ ہوتی ہے۔

ایک سوال

اس سوال کا جواب کہ کیا مرد و عورت ہر دو کی منی میں حمل ٹھہرانے قابلیت ہے؟ مختلف ہے۔

حکماء کا قول حکماء کہتے ہیں کہ اگر مرد کی منی میں یہ دونوں قوتیں مانی جائیں اور عورت کی منی میں بھی یہ دونوں قوتیں مانی جائیں تو لازم ہے کہ صرف ایک ہی کی منی سے حمل قرار پائے مگر تجربہ باقی شہادت اس امر کی تصدیق نہیں کرتی۔

اطباء کا قول جالینوس اور اس کے مقلدین کہتے ہیں کہ ہر دو کی منی میں دونوں قوتیں موجود ہیں۔ مگر غالب و مغلوب کی شرط کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ حمل

ٹھہرانے میں مرد کی منی اور قبول کرنے میں عورت کی منی غالب ہے۔ موجودہ زمانہ کے ماہرینِ طب قدیم کا خیال یہ ہے کہ چونکہ مرد کی منی کا مزاج گرم خشک اور عورت کی منی غالب ہے۔ موجودہ زمانہ کے ماہرین طب قدیم کا خیال یہ ہے کہ چونکہ مرد کی منی کا مزاج گرم خشک اور عورت کی منی سرد تر ہے۔ دونوں کی منی کے امتزاجِ منی میں اعتدال ہوتا ہے تو حمل ٹھہرتا ہے۔ بشرطیکہ اپنی اپنی جگہ دونوں کے اصل مزاج میں کوئی فرق واقع نہ ہو۔ یہی وجہ مرد کی منی حمل ٹھہرانے والی اور عورت کی منی قبول کرنے والی ہے۔

اختلافِ آراء

حکماء قدیم کا ان امور میں اتفاق ہے کہ ہضم چہارم کا فضلہ (بقیہ) ہونے کے باعث مادہ منویہ تمام اعضاء سے آتا ہے اور منی متشابہ الاجزاء محسوس ہوتی ہے مگر حقیقت میں منی مختلف الاجزاء ہے یا نہیں۔ اس امر میں اختلاف ہے۔

مختلف الاجزاء کہنے والے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ بچہ کا ہر عضو والدین کے اعضاء سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ عضو اسی کے مادہ سے بنتا ہے۔ آنکھ کے مادہ سے آنکھ کان کے مادہ سے کان وغیرہ۔ عقلاً بھی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے، کہ ہر عضو اپنے مشابہ عضو سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض متقدمین منی کے متشابہ الاجزاء اور متشابہ الامتزاج کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔ ارسطو اور اس کے مقلد متشابہ الاجزاء مانتے ہیں خصیوں میں منی کی پیدائش مسلم الثبوت ہے۔ جس میں تمام اجزاء کی مشارکت ہے مزاج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بقراط اور اُس کے مقلد کہتے ہیں کہ منی متشابہ الامتزاج ہے دلیل یہ کہ تمام بدن کے اجزاء مثلاً ہڈی کے متشابہ ہڈی گوشت حالانکہ ہڈی کا مزاج اور ہے، اور گوشت کا مزاج اور اُن سے متشابہ اجزاء خارج ہوتے ہیں۔ ہر جزو کی حقیقت دوسرے جزو سے برعایت اختلاف اعضا علیحدہ ہوتی ہے کیونکہ جسم کے ہر جگہ کی ہڈی کا مزاج الگ ہے، اور ہر جگہ کے گوشت کا مزاج الگ ہے وغیرہ اس لئے اُن کے نزدیک متشابہ الامتزاج صحیح اور درست ہے۔

ایسے ہی مرد کی منی جنین کا جزو بننے میں بھی اختلاف ہے۔

مثلاً جالینوس نے ارسطا طالیس کے مذہب کی تقلید کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرد کی منی بچہ کا جزو نہیں بنتی۔ مگر شیخ الرئیس قانون میں تو یہ لکھتا ہے کہ بچہ میں مرد کی منی شامل ہے۔ مگر شفاء میں شیخ الرئیس کی تقلید میں یہ کہتا ہے کہ مرد کی منی صرف حمل ٹھہرانے کے لئے ہے۔ بطور مادہ شامل نہیں۔ یعنی مرد کی منی قوام اعضاء میں شامل نہیں۔ اس امر سے شیخ کی پریشانی دماغی اور تذبذب ظاہر ہے۔ اس نے اپنے کسی جواب کو سند کا درجہ نہیں دیا۔

عورت کا مادۂ حیات

معلم اول (یعنی ارسطا طالیس) عورت کی منی کا انکار کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ حیض کی قسم سے متشابہ ایک رطوبت محض ہے۔ شیخ الرئیس نے مندرجہ بالا قول پر ایک لمبی بحث کرنے کی بعد ایک بات پیش کی ہے کہ حیض کی قسم سے نہیں بلکہ منی

کے مشابہ ایک رطوبت ہے جو بچہ کی پیدائش میں شامل ہوتی ہے۔ اس پر یہ دلیل دی ہے کہ جب عورت میں خصیے موجود ہیں تو رطوبت منویہ کے مشابہ رطوبت کی پیدائش بھی مسلم ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حیض جاری ہونے سے تو عورت کو لذت کی بجائے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر منی کے رحم کی طرف بہنے سے لذت آتی ہے جس سے منی کی پیدائش ثابت ہے۔ جالینوس ہر مرد کی منی کا اقراری ہے مگر وہ ہر دو میں فاعل اور قابل دو قوتوں کو بھی مانتا ہے۔

لیکن اکثر ماہرین فن مرد کی منی کو فاعل اور عورت کی منی کو قابل مانتے ہیں جب دونوں کی منی آپس میں ملتی ہے تو حسب تقاضا اپنی قسم یا اُس کے قریب قریب عورت کی منی کو منجمد کرتی ہے۔ بشرطیکہ منی میں کوئی نقص نہ ہو۔

موجودہ اطباء کی اکثریت عورت میں منی کی پیدائش مانتی ہیں۔ یعنی ارسطاطالیس کے قول کی تردید کی ہے اور جالینوس کے قول کو حق پر جانا ہے۔

دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چیر پھاڑ سے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں میں مردوں کی طرح ظرف منی موجود ہے جس میں سے لیسدار رطوبت مشابہ منی پائی گئی۔

۲۔ عرصہ تک مباشرت نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو اختناق الرحم کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر جب ایسی مستورات جماع میں شامل ہوتی ہیں تو لذت کے ساتھ انزال ہو کر مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر عورت میں منی نہ ہوتی تو عورت کے خصیے بھی بیکار تھے۔

۴۔ اعضائے اصلیہ (یعنی ہڈی اور رگیں وغیرہ) کی پیدائش میں خون کی بہ نسبت

لزجہ کا زیادہ عمل دخل ہے۔

۵۔ بچہ ماں باپ ہر دو کی منی کے موافق دونوں کے مشابہ ہوتا ہے۔

مخنّثوں کے مزاج

مخنثوں کے عضوِ خاص تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بادامی، پستئی، صندلی۔ بادامی کا عضوِ تناسل بادام کی طرح۔ پستئی کا عضو پستہ کی طرح اور صندلی کا سوائے پیشاب کی نالی کے کچھ نہیں ہوتا۔ مردمی علامت کے تقاضا سے سخن (جسم کو جسم سے رگڑنا) ہیں اور جس میں زنانہ علامت ہو۔ آبنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کا عضو بادامی شکل کا ہو اس کے عموماً داڑھی مونچھ آتی ہے۔ دوسری قسموں میں اتفاقاً، انزال کے وقت بادامی کی منی پتلی پانی کی طرح اور پستئی کی اتفاقیہ نکلتی ہے۔ اب دوسری قسم کے مخنث بھی ہوتے ہیں جن میں پیشاب کی نالی کے سوا کوئی علامت نہیں ہوتی۔ مخنثوں کی ایک تیسری قسم بھی ہے۔ جن کے دونوں قسم کے عضو ہوتے ہیں یعنی زنانہ بھی اور مردانہ بھی۔ بعض اوقات انھیں حیض بھی آجاتا ہے ایسے مخنثوں کو حمل بھی ٹھہر جاتا ہے۔ جو اتفاقی ہے۔ جن میں مردانہ علامات کا غلبہ ہو اُن کی طرف سے حمل کا ٹھہر جانا نوادرات سے ہے۔ ایسی صورت میں بیکار عضو کاٹ کر مرہم وغیرہ سے زخم مندمل کر دیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی دونوں عضو برابر ہوتے ہیں۔ ان کو خنثیٰ مشکلہ کہتے ہیں۔

فلسفۂ قدیم کے دلائل کی روشنی میں مرد کا مزاج گرم خشک اور عورت کا

مزاج سرد تر ہے۔ بدیں وجہ ہر ایک کی منی کا مزاج بھی اسی نسبت سے ہے۔
جب دونوں مواصلت میں ایک ساتھ منزل ہوتے ہیں تو عموماً حمل ٹھہر جاتا ہے۔
مردانہ منی کی گرمی خشکی زنانہ منی کی سردی و تری کے امتزاج سے معتدل ہو کر لڑکا بھی
معتدل المزاج ہوگا۔ اعتدال نہ ہونے کی صورت میں بچہ کا مزاج بھی غلبۂ مزاج کی طرف
مائل ہوگا۔ مثلاً اگر مرد کی منی گرم ۳۰ درجہ سردی ۲۰ درجہ خشکی ۱۵ درجہ تری ۱۰ درجہ
قرار دی جائے اور زنانہ منی گرمی ۲۰ درجہ سردی ۳۰ درجہ خشکی ۱۰ درجہ تری ۱۵ درجہ
قرار دی جائے تو منی کے ملنے کے وقت اگر مردانہ گرمی و خشکی غالب ہو تو بچہ کل
صفات میں مردانہ ہوگا۔ اگر زنانہ صفات غالب ہوں تو بچہ باوجود مرد ہونے
کے زیادہ زنانہ صفات کا حامل ہوگا۔ لیکن بچپن میں بجائے عورتوں کے مردوں کی طرف
رغبت کرے گا۔ اگر زنانہ مزاج کی کمی ہوگی تو بچہ بچپن میں علت ابنہ اختیار کرے گا
اور جوانی میں کبھی فاعل اور کبھی مفعول اور اول قسم کی بہ نسبت مردانہ خصائل کی
طرف زیادہ مائل ہوگا۔ اس قسم کا قوی مزاج شخص جس کی شہوانی قوتیں اور طبعی حرارت
قوی ہو اگرچہ بچپن میں کسی لالچ سے مفعولیت میں گرفتار ہو جائے۔ مگر جوانی میں طبعی
حرارت کے ظہور کے وقت صرف فاعل ہوگا۔ کیونکہ جوانی میں زنانہ اور کمزور
خصائل دب کر مردانہ خصائل ابھر آئیں گے اگر زنانہ مزاج اور زیادہ اور مردانہ کم ہو
تو بچہ زنانہ صفات لیے ہوا ہوگا۔ اگر بہت کم ہو تو مخنث یا وہ اپنا عضو کٹا کر ہیجڑوں
میں شامل ہوگا۔ اگر زنانہ مزاج قطعی نہ ہو اور مردانہ مزاج کی تخلیق بھی کمزور ہو تو خواجہ
سرا یا دامی یا ہپستی ہوگا۔ اگر جماع پہ قادر نہ ہوا تو عورتوں سے سحق میں گرفتار ہوگا
بصورت دیگر خنثیٰ، خنثیٰ اسے کہتے ہیں جن میں زنانہ و مردانہ علامات بالکل نہ

ہوں۔ بہر حال اگر زنانہ مزاج قوی ہوا تو مفعول بنے گا۔ یا علت ابنہ میں مبتلا ہوگا۔ اگر مردانہ مزاج قوی ہوا تو سحق کا شائق۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بلوغت سے پہلے عضو تناسل کے کاٹ دینے سے مردانہ مزاج میں کمی آکر عورتوں کے مشابہ مزاج ہو جاتے۔ لیکن بلوغت کے بعد ایسا نہیں ہوتا (بحوالہ حیوان الشفاء مصنفہ شیخ الرئیس)

عورت کا مزاج

۱۔ بچہ پلنے اور کامل ہونے کے واسطے غذا حاصل کرنے اور پیدا ہونے کے بعد دودھ کا ذخیرہ جمع رکھنے کے لئے سرد تر مزاج کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر گرمی مادہ کو پگھلا کر یا گھلا کر ختم کر دے گی۔

۲۔ سرد تر مزاج کا فاصلہ سستی کی طرف مائل ہوتا ہے کیونکہ خون حیض جمع ہونے اور بوقت ضرورت خارج ہونے کے لیے سستی درکار ہے تاکہ وہ پھیلاؤ ہو سکے۔

۳۔ عورتوں کی سردئ طبع انھیں قدرے کاہل ہی نہیں بلکہ سنجیدہ اور مستقل مزاج بھی بنا دیتی ہے۔ تاکہ مستقل مزاجی سے گھر میں رہ کر خانہ داری اور تربیت اولاد کے کام کو بطریق احسن انجام دے سکیں۔

زمانۂ بلوغت

زمانۂ حال میں باعتبار جسم کی موزونیت، پستانوں کا ابھار بارہ سے پندرہ

سال تک تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ مگر مشرقی شرم حیا کی وجہ سے لڑکیاں جنسی ذوق سے عموماً نابلد رہتی ہیں۔ بیس سال کی عمر میاں بیوی کے لئے خاص طور پر پُرجوش اور پرکیف ہوتی ہے۔ بیس سے تیس سال تک کی عمر میں انتہائی شوق مواصلت سر پر سوار رہتا ہے۔ تیس سے چالیس سال تک یہ دور چلتا ہے۔ بعدہٗ عورت کی عمر بڑھاپے کی طرف تیزی سے گامزن ہوتی ہے۔ ہڈی سے گوشت لٹکنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور شوق مواصلت میں زیادہ سے زیادہ بناؤ سنگار کرتی ہے تاکہ مرد اس کی طرف متوجہ رہے اور شوہر کی زیادتیوں کو سہہ لیتی ہے۔ یہ عمر عورت کے لئے بڑی کٹھن ہوتی ہے۔ اب مرد کے ساتھ انکساری اور عاجزی سے برتاؤ کرتی ہے تاکہ اس کے دل میں جگہ پائے۔ مگر عورت پچاس سال کے بعد مرد کے لیے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ ایسی عورت سے مرد کا مباشرت کرنا نقصانِ جسم و جان ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ عورت کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی نفسانی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔

پردۂ بکارت اور رحم

کنوار پن میں رحم کو جانے والے راستہ پر ایک جھلی لگی ہوتی ہے۔ اس جھلی میں رگوں کا جال سا بنا ہوتا ہے جس میں حیض آنے کے لئے چند ایک سوراخ بھی ہوتے ہیں۔ عموماً پہلی مباشرت میں پھٹ کر اجر اخون ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی کا راستہ اور رحم کا راستہ الگ الگ ہیں۔ پیشاب کی نالی رحم کے منہ سے اوپر کی طرف ہوتی ہے۔

رحم کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ سخت موٹا اور دبیز۔ یہ زبردست حرکات اور صدموں سے التذاذ پاتا ہے
ہندی میں اسے بھینسیا دھرن کہتے ہیں۔

۲۔ محرم باریک اور ہلکا۔ یہ نہایت نہایت نازک ہوتا ہے جو کہ نرم نرم مساس سے
متلذذ ہو سکتا ہے۔ سخت اور قوی حرکات سے تکلیف پاتا ہے۔ ایسے رحم
والی عورت کو ہمبستری کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسے ہندی میں
چڑیا دھرن کہتے ہیں۔

۳۔ متوسط یعنی درمیانہ جسم کا رحم:۔ ایسا رحم درمیانہ حرکات کا خواہشمند ہوتا ہے
مگر انزال کے قریب سخت متواتر اور حرکات کا خواہاں ہے۔ اس کو ہندی
میں سوادھرن کہتے ہیں۔

یوں تو پیدائشی اعتبار سے رحم دبیز اور قوی ہوتا ہے لیکن کثرت مباشرت
یا کثرت اولاد سے یا کسی بیماری سے کمزور ہو کر سخت حرکات کا متحمل نہیں ہوتا۔

جو رحم دخول سے ٹھوس اور سخت معلوم ہو وہ دبیز اور مضبوط ہوتا ہے اور جو رحم
دخول سے نرم معلوم دے وہ نازک ہوگا۔

جو عورت جماع کی زیادہ شوقین نہ ہو یا جس کی دیر میں خواہش بیدار ہو، یا
انزال دیر سے ہو وہ بلغمی مزاج ہے۔ جو جلد منزل ہو وہ صفراوی مزاج، جو جماع
کی سخت حریص ہو وہ دموی مزاج۔ صفراوی اور دموی کے بین بین خواہش مند
عورت سوداوی المزاج ہوگی۔ مگر بلغمی مزاج سے زیادہ خواہش مند ہوتی ہے
مرکب مادوں میں جس کا غلبہ ہو اسی کا حکم ہوگا۔

حیض و حمل

حیض آنے کا زمانہ مختلف آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف ہے۔ گرم ممالک میں نو یا دس سال کی عمر کم گرم ممالک میں چودہ پندرہ سال کی، سرد ممالک میں اٹھارہ بیس سال کی عمر سے شروع ہو کر انتہائی پچاس سال کی عمر تک رہتا ہے۔ جتنا زمانہ حیض جاری رہنے کا ہوگا۔ اسی قدر استقرار حمل کا زمانہ ہے۔ حیض بند ہونے پر بھی حمل نہیں ٹھہرتا۔ البتہ معجزانہ طور پر اس کا وجود بھی پایا گیا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ذکریاؑ کے ہاں اولاد ہونا۔

شیخ الرئیس کے تجربہ و مشاہدہ کے مطابق وضع حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ چار سال ہے۔ حیض ہر ماہ تاریخ مقررہ سے شروع ہوتا ہے۔ دو یوم سے سات یوم تک جاری رہتا ہے۔ درمیانی وقفہ عموماً بیس دن ہوتا ہے۔ بیشی کی صورت میں جریان خون یا استحاضہ کا عارضہ ہوگا۔

اطباءِ قدیم کے اقوال

ابو سہل کے قول کے مطابق اکثر عورتوں کو چودہ سال سے بیس سال کی عمر تک حیض شروع ہوتا ہے یعنی حیض شروع ہونے کا زمانہ زیادہ سے زیادہ بیس سال کی

ہے اور بیکار خون نفاس کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔ مسیحی کے قول کی تصدیق جدید سائنس سے بھی ہوتی ہے۔ محمود خان دہلوی کے نزدیک علامہ درست کہتے ہیں دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر مسیحی کے قول کو درست مان لیا جائے تو دودھ پلانے کے زمانہ میں حیض بند نہ ہونا چاہیئے۔ مگر یہ بات ظاہر ہے کہ ایسی صورتیں دودھ پلانے کے زمانہ میں نادر ہیں (صرف عین شباب اور بکثرت مادہ کی موجودگی میں دیکھا گیا ہے) اگر عدم حمل کی حالت میں خون حیض بند ہو جائے اور دودھ پلانے کا زمانہ بھی نہ ہو تو اُسے مرض کہا جاتا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسا مادہ حالت حمل میں جسے ابوسہل رومی قابل رفع قرار دیتا ہے۔ مرض کیوں پیدا نہیں کر دیتا۔ جو بچہ کی غذا بھی نہیں بنتا: اور نو ماہ تک بند بھی رہتا ہے۔ حاملہ کو چار ماہ تک متلی یا قے وغیرہ لاحق رہتی ہے۔ مگر بچہ پورا ہونے پر یہ تمام شکایات جاتی رہتی ہیں۔

ملاحظۂ مؤلف میرے نزدیک ابوسہل درست کہتا ہے۔ کیونکہ بحالت حمل رحم میں فضلات۔ ردیہ کا خون اترتا ہی نہیں۔ بلکہ عورت کی طبیعت مدبرہ بدن خون حیض بنانے کی طرف بدیں وجہ متوجہ نہیں ہوتی، کہ اُس کی توجہ بچہ کی پرورش کی طرف ہے۔ اور بچہ کی پرورش کے لئے طبیعت مدبرہ بدن بہترین شریانی خون سپلائی کر رہی ہوتی ہے۔ ایسے ہی بعد از وضع حمل حیض کم خون نہیں بنتا کہ اس زمانہ میں خون سے دودھ سپلائی کرنے کے لئے پستانوں کی طرف خون کا دوران ہوتا ہے۔ ہاں جب دودھ بنانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس وقت مدبرہ بدن رحم کی طرف متوجہ ہو کر خون حیض بناتی ہے۔

چونکہ یہ کتاب نظریہ قدیم کی روشنی میں لکھی جا رہی ہے اس لئے میں اپنی رائے

کو وقعت نہیں دیتا۔ چونکہ اس رسالہ میں میرا ارادہ ہے کہ طب جدید کی روشنی میں مضامین کا سلسلہ شروع کردوں اور یہ خاص نمبر بھی قارئین کی خدمت میں اس لئے پیش کیا جارہا ہے کہ قارئین نظریۂ قدیم کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تبصرہ و تنقید کی راہیں وا ہو جائیں گی۔ یہ ظاہر ہے کہ عورتوں میں کمی حرارت کے باعث جو فضلات جمع ہوتے ہیں۔ بوقت حمل جنین کی غذا بنتے ہیں، اور پیدائش مولود کے بعد چھاتیوں میں پہنچکر دودھ میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو بچہ کی پرورش کا ذریعہ ہے۔ زیادہ ہونے کی صورت میں رحم میں پہنچکر حیض کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض مردوں میں پیدائشی حرارت کم ہونے کی وجہ سے غذا کے فضلات بواسیر کی صورت میں براہ مقعد خارج ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ مردوں میں بواسیر عورتوں کے حیض کی مثل ہے۔

ایک حمل میں متعدد بچوں کا وجود

فلاسفہ متقدمین کا کہنا ہے کہ ایک عورت کے رحم میں بیک وقت دو ہی بچوں کی گنجائش ہے۔ کیونکہ عورت کے صرف دو ہی پستان ہیں۔ مگر کتیا کے چونکہ آٹھ تھن ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے رحم میں کم و بیش آٹھ بچوں کی جگہ ہو سکتی ہے۔ یہ قول قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ کبھی کبھی ایک حمل سے تین بچے پیدا ہوئے۔ شیخ الرئیس شفا میں لکھتا ہے کہ ایک عورت کے ایک حمل سے تین بچے پیدا ہوئے۔ اسی طرح ایک اور واقعہ لکھتے ہیں، کہ ایک

دفعہ جبر جانیہ کی ایک عورت کا حمل ساقط ہونے پر ایک تھیلی نکلی جس میں چھوٹی چھوٹی صورتیں تھیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ان کے ایک دوست کے ہاں پانچ بچے پیدا ہوئے۔

مقالہ پنجم

ضعف باہ

موجودہ زمانہ میں دیگر اسباب ضعفِ باہ کی نسبت کثرت مباشرت کو زیادہ دخل ہے اور اکثر و بیشتر قوانین مباشرت اور اصول فطرت کی خلاف ورزی بھی شامل ہے۔

کثرت مباشرت کی وجہ سے ضعفِ باہ میں مبتلا ہو کر بھی اکثر و بیشتر مرد طبعی خواہش کی عدم موجودگی کے باوجود مساس وغیرہ کے ذریعہ قدرت حاصل کر کے پھر بھی جماع کرتے رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ بھی ختم ہو جاتا ہے تو پھر مقوی اور ملذذ ادویہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آخر طبعی خواہش تو ختم ہو جاتی ہے باقی ہوس ہی ہوس رہ جاتی ہے۔ جس پر جا ملے کے ٹٹو کی مثال صادق آتی ہے اور حکیموں سے امدادی دوائوں کے خواہشمند ہوتے ہیں اور حکیم لوگ بھی بغیر وجہ دریافت کئے اچھے برے نسخوں کی آزمائش شروع کر دیتے ہیں اور ایسے فنِ شریف کو بدنام کرتے ہیں۔

نسخہ خواہ کتنا ہی مجرب کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بے موقع اور بے محل استعمال کیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر ضعف باہ کا مریض جریان میں بھی مبتلا ہے تو اگر حکیم اُسے محرکِ باہ دوا دے گا تو لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اور زیادہ جریان کے مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ چونکہ ہمارے ملک میں کثرتِ جماع سے ضعف باہ کے مریض زیادہ ہیں اس لئے اس سبب کی طرف رجوع کر کے علاج لکھا جائے گا۔

ضعفِ باہ کے اسباب

کثرتِ مباشرت کی صورت میں ضعف کا سبب یا تو روح کی کمی یا خون کی کمی ہوگا۔ روح کی تین اقسام بلحاظ مقام و محل ہیں۔

(۱) روح قلبی یا حیوانی (۲) روح دماغی یا نفسانی (۳) روح کبدی یا طبعی

روح حیوانی کی جگہ دل روح نفسانی کی جگہ دماغ روح طبعی کی جگہ جگر ہے۔ خون میں کمی اکثر جگر میں سردی اور تری وغیرہ بڑھنے سے ہوتی ہے اور جگر میں گرمی بڑھ جانے سے روح کم ہو جاتی ہے اور عضو تناسل میں فضلی رطوبات کی کمی سے مقامی ریح کم ہو جاتی ہے۔ لیکن معدہ یا گردہ یا مثانہ کی کمزوری یا کیسۂ منی کے خلل یا عضو تناسل کے پٹھوں کے ضعف سے جب قوتِ باہ کمزور ہو جائے۔ اس کے لئے بھی نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کثرتِ مباشرت سے اگر کمزوری ہو جائے تو اس کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ تھکی ہوئی قوتِ شہوانی کو آرام دیا جائے۔ جب تک

وہ اصلی حالت میں نہ آئے، جماع سے بالکل قطع تعلق کیا جائے جس کی پہچان یہ ہے کہ جماع کا تصور کئے بغیر یا معشوقہ کی عدم موجودگی میں شہوت کا سخت غلبہ ہو جائے۔

مقوی و لطیف ایسی اغذیہ استعمال کی جائیں جن میں کیفیتی اثرات بھی موجود ہوں۔ دواؤں کی نسبت غذاؤں پر زیادہ زور دیا جائے۔ دَورانِ جماع جماع ہرگز نہ کیا جائے۔ ممکن ہے کہ شروع شروع میں طلاؤں اور معجونوں سے حاجت براری ہو جائے۔ زیادہ ضعف کی حالت میں دوا یا غذا سے فائدہ حاصل ہونا مشکل ہے۔

قلبی روح کے کمزور اور کم ہونے کی علامات

جماع کے خیال کا جلد اثر ہونا۔ جماع میں لذت نہ آنا۔ اپنی مانوس عورت کے سوا دوسری پر قادر نہ ہونا۔ اگر قدرت حاصل ہو بھی جائے تو بدقت تمام طبیعت کند۔ گرمی میں خفقان۔ سردی میں نامردی لاحق ہونا۔ معمولی بات سے زیادہ فکرمند ہونا۔ بدنی حرکات اور ارادہ قلبی کمزور۔ معمولی اثر سے متاثر ہونا۔ ڈرنے والی اشیاء سے ڈر جانا۔ تھوڑی خوشی سے زیادہ خوش ہونا۔ جرأت اور ہمت میں کمی۔ معمولی غصے سے چہرہ پر زردی آجانا۔

اگر دل کی کمزوری گرمی کی وجہ سے ہے تو سرد مقوی قلب ادویہ دیں جیسے خمیرہ مروارید۔ خمیرہ صندل۔ مفرح بارد۔ دواءالمسک بارد۔ ٹھنڈے اور

خوشبو دار پھول سونگھنا جیسے کا ہو وغیرہ - اچھی مفرح خوشبوئیں جیسے صندل - عطر موتیا یا گل موتیا - عطر کیوڑا - ٹھنڈی غذائیں کھانا جیسے خرفہ بغیر گوشت کے مفرح تسکین دہ مشروب پینا جیسے شربت سیب - شربت گڑھل - عرق کیوڑہ وغیرہ جاری پانی کے قریب سایہ دار درختوں میں بود و باش رکھنا - قوی حرکت اور تیز دھوپ سے بچنا - گل نیلوفر سونگھنا اور کھانا یہ گرم قلب کو تو قوی کرتا ہے - مگر باہ کے لیے مضر ہے - سیب سونگھنا اور کھانا مقوی قلب ہے - کیوڑہ کا عرق اور شربت کا استعمال اگرچہ مائل بہ گرمی ہے مگر گرم قلب کے لیے مقوی ہے - ککڑی کا پانی اور ماءالجبن کا استعمال مفید ہے - پانی یا گلاب میں صندل سفید گھس کر اس سے کپڑا تر کر کے مقام دل پر رکھنا بھی مفید ہے۔

خمیرہ صندل برادہ صندل ۲۰ تولہ - آدھ سیر گلاب میں ایک شب و روز بھگو رکھنے کے بعد جوش دے کر شیرہ الگ کریں - پھر مصری، عرق کیوڑہ - عرق بیدمشک داخل کر کے خمیرہ کا قوام درست کریں اور چاندی کے ورق ۶ ماشہ ملا کر رکھیں - فی خوراک ۱ تولہ -

خمیرہ مروارید مروارید ناسفتہ ۱ تولہ - یشب سفید سودہ ۶ ماشہ کہربا شمعی ۶ ماشہ صندل سفید ۶ ماشہ - طباشیر ۶ ماشہ - نبات سفید ۳ ماشہ - شہد مصفیٰ ۵ تولہ - عرق گلاب ۳ ماشہ و عرق بیدمشک ۳ ماشہ میں قوام کر کے ادویہ مسحوقہ شامل کر کے خمیرہ تیار کریں فی خوراک ۳۰ رماشہ سے ۴۰ رماشہ تک -

مفرح بارد - مروارید ناسفتہ ۴۰ رماشہ - کہربا شمعی ۴۰ رماشہ - گل گاؤزبان ۹ ماشہ

طباشیر سفید ۹ ماشہ۔ غنچہ گل سُرخ ۹ ماشہ۔ صندل سفید ۹ ماشہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ تخم خرفہ مقشر ہر ایک ۹ ماشہ۔ عنبر اشہب۔ ورق طلا۔ ورق نقرہ محلول ہر ایک ۱ ماشہ۔ رب سیب شیریں۔ رب بہی شیریں ہر ایک ۱½ تولہ۔ مصری ۴۵ تولہ گلاب بزدی عرق بید مشک کشمیری ہر ایک ۱۰ تولہ بطریق معروف معجون بنائیں۔ فی خوراک ایک درم ۴۰ ماشہ

دوالمسک بارد مروارید ناسفتہ۔ کہربائے شمعی ہر ایک ۱۴ ماشہ۔ ابریشم خام مقرض۔ طباشیر سفید۔ صندل سفید۔ گل سُرخ غنچہ دور کردہ۔ کشنیز خشک مقشر۔ تخم کدوئے شیریں۔ گل گاؤزبان۔ مشک خالص۔ عنبر اشہب ہر ایک ۱½ ماشہ۔ رب سیب شیریں ۲۲ تولے قند سفید ۱۸ تولہ بطریق معروف معجون تیار کریں۔

اگر قلب سردی کی وجہ سے کمزور ہوچکا ہے تو دوالمسک حار۔ مفرح حار گرم پھولوں کا سونگھنا جیسے گل سیوتی عطر مجموعہ۔ گرم غذائیں یعنی گوشت وغیرہ شربت گاؤزبان۔ شربت کیوڑہ شربت بید مشک اور ان کے عرقیات کا استعمال مفرح حار اشیا کا استعمال اور بعض اوقات قلب کی کمزوری وجہ محاذی ومشارکت دماغی بھی ہوتی ہے۔

دوالمسک حار زرنباد۔ درونج عقربی۔ کہربا۔ لسید۔ مروارید ناسفتہ۔ ہر ایک ۳ تولہ ابریشم خام مقرض ۲ تولہ۔ بہمن سُرخ۔ سنبل الطیب۔ ساذج ہندی۔ قاقلہ صغار۔ قرنفل ہر ایک ۱ تولہ ۱۱ ماشہ۔ اشنہ۔ دار فلفل۔ زنجبیل ہر ایک ۱ تولہ ۲ ماشہ۔ مشک ۳۰ ماشہ۔ شہد اسیر ابریشم کو مثل غبار مقرض کریں۔ بچہ جواہرات

کوسنگ سماق جیسے پختہ پتھر کے کھرل میں کھرل کریں۔ بعد سب ادویہ مسحوقہ شہد میں معجون بنائیں فی خوراک ۲ ماشہ۔

مفرح حار سعد۔ زرورد۔ قرنفل۔ سنبل الطیب۔ مصطگی۔ اسارون زرنب۔ زعفران ہر ایک انولہ ۱۰ ماشہ۔ عود خام۔ بسباسہ قاقلہ کبابہ۔ جوز بوا ہر ایک ۶۰ ماشہ۔ شہد مصفا ۲۷ تولہ۔ حسب دستور مفرح تیار کریں۔ مع ہمراہ عرق گاؤزبان و شربت سیب۔

ضعف باہ بوجہ خرابی روحِ دماغی

علامات مرد کو عورت کی شرمگاہ کے رگڑنے سے مزا نہ آنا۔ جماع کی رغبت یا خیال یا شوق کا نہ ہونا۔ عشق و محبت کی طرف طبیعت مائل نہ ہونا۔ نزلہ و زکام میں مبتلا رہنا۔ معمولی سبب سے نزلہ ہونا۔ قوی آواز ناگوار، دقیق مضامین کو حل نہ کرسکنا۔ طویل کلام سے تکلیف محسوس ہونا۔ بھول جانا۔ اتفاقیہ باتوں سے پریشان ہونا۔ معمولی فکر سے اندوہناک ہونا۔ حیران رہنا۔

بوجہ گرمی افعال دماغیہ کی پریشانی کا علاج خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ ابریشم سے کیا جائے۔ اور مفرح بارد بھی مفید ہے۔ جس کا نسخہ پہلے لکھا گیا ہے۔ روغن کدو جیسے سرد روغنوں کو ناک میں چڑھانا۔ سرد خوشبو سونگھنا جیسے بہار، نارنج اور جو دل کے بیان میں مذکور ہیں مفید ہیں۔ اکثر دوائیں اور غذائیں خصوصاً سونگھنے کی اشیاء دل و دماغ کے لیے

مشترک النفع ہیں جو مفرح اور مقوی ہیں - جو دوائیں دل کی گرمی کے لیے بیان ہوئی ہیں مفید ہیں - سر کو بیرونی و اندرونی حرارت سے معہ رعایت نزلہ محفوظ رکھیں -

خمیرہ گاؤزبان کافور ۷ ماشہ مشک ۱ـہ ماشہ زعفران ۳ ماشہ - برادہ صندل سنبل الطیب ۷ تولہ ۱ ماشہ - پہلی تین ادویہ کے علاوہ باقی ایک سیر پانی و گلاب میں جوش دے کر صاف کرکے نصف سیر قند سفید کے ساتھ قوام تیار کریں - اول تین اشیاء ملاکر رکھیں - فی خوراک ۲ سے ۳ درم ہمراہ عرق بید مشک و عرق گلاب دیں -

خمیرہ ابریشم طباشیر سفید - بہمنین - کشنیز خشک - پوست بیرون پستہ، لولو بیضہ - کہربا شمعی - گل نیلوفر - گل گاؤزبان - ابریشم مقرض ہر ایک ۷ ماشہ یاقوت رمانی ۴ دانگ - برگ گاؤزبان گیلانی ۱ تولہ ۱۱ ماشہ - کافور قیصوری ۲ دانہ گندم - عصارہ زرشک ۱ تولہ ۱ ماشہ - صندل سفید ۱۰ ماشہ - شیرہ آملہ ۲ تولہ ۴ ماشہ - طلا محلول ۲ دانگ - ورق نقرہ ۳ دانہ گندم - مشک تبتی نصف دانہ گندم عنبر اشہب ۲ دانہ گندم - آب سیب شیریں - آب انار شیریں ہر ایک ۱۱ تولہ ۴ ماشہ - گلاب بید مشک - عرق گاؤزبان ہر ایک ۱۴ تولہ ۱ ماشہ - قند سفید ۲ سیر حسب دستور خمیرہ بنائیں - فی خوراک ۱ تا ۲ درم -

واضح ہو کہ اگر کمزوری دماغ بوجہ سردی ہو تو گرم علاج و تدابیر کریں - یعنی خمیرہ جات مفرحات - دواءالمسک گرم (جو قلب کی سردی کے بیان میں ہیں) مناسب وقت اور موقع استعمال کریں - ناک میں گرم روغن چنبیلی وغیرہ چڑھائیں - گرم خوشبو دار گل نافرمان وغیرہ سونگھائیں، گوشت استعمال کریں - بخور اور سونگھنے کی گرم اشیاء گرم میں سرد

اور سرد میں گرم بہت جلد دماغ کو قوی کرتی ہیں۔ اکثر معدہ و جگر گرم اور دماغ سرد ہونے کی صورت میں گرم مستعمل نہیں ہوتیں۔ اِس صورت میں صرف سونگھنے کی ادویہ سے کام لیا جائے اور ناک میں چڑھانے کی۔

معدہ کی خرابی سے بھی دماغی افعال میں فتور آجاتا ہے۔ بلکہ اکثر تغیرات معدہ ہی دماغی امراض کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ دماغ اور معدہ متقابل پٹھوں کے ذریعہ شریک ہیں۔ لہٰذا دماغی امراض میں خورد و نوش کی اشیاء (خصوصاً بخارات پیدا کرنے والی) سے معدہ کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ کمزور دماغ (خصوصاً بوجہ سردی) کو گلاب سونگھانا بہت جلد نزلہ پیدا کرتا ہے۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری گاؤزبان گیلانی ۱۰ ماشہ۔ گل گاؤزبان۔ کشنیز خشک ابریشم مقرض۔ بہمن سفید۔ تخم بالنگو۔ صندل سفید۔ تخم فرنجمشک ہر ایک ۱ تولہ۔ عنبر اشہب نصف درم۔ عنبر کے سوا تمام ادویہ بوقت شب دو سیر پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دیں۔ ایک تہائی رہنے پر شکر سفید ایک سیر شہد خالص ایک پاؤ شامل کرکے قوام کریں۔ خمیرہ بنانے کے لیے گھوٹیں اور عنبر حل شدہ بھی شامل کریں۔ بعدہٗ ورق نقرہ و طلا ۶ ماشہ شامل کریں اور خوب گھوٹیں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا مندرجہ بالا خمیرہ کے اجزاء میں مروارید، یاقوت زہر مہرہ۔ ہر ایک ۱ مثقال بھی شامل کر دیں نیز کبھی اس میں بہمن سرخ۔ تودری سرخ و سفید۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس۔ عود صلیب۔ جدوار بنفشہ ہر ایک ۱ تولہ داخل کیا جاتا ہے۔ مگر یہ اس وقت داخل کریں جب کہ دماغ کو گرمی پہنچانا مقصود ہو ورنہ نہیں۔

خمیرہ ابریشم کہربائے شمعی ۔یشب سبز ۔صندل سفید ۔عود ۔مصطگی ہر ایک ۱۲ ماشہ ابریشم مقرض ۔مروارید ہر ایک ۴۰، ۲ ماشہ گل گاؤزبان ۹ ماشہ، سب کو باریک کوٹ چھان لیں اور ابریشم خام ۰۱ تولہ ۔شہد ۱۲ تولہ ۱ ماشہ مصری ۷ تولہ ۶ ماشہ ۔گلاب ۲ سیر ۔گلاب میں ابریشم خام ایک شب و روز بھگو رکھیں ۔بعد جوش دے کر نصف رہ جانے پر اتار لیں اور ایک دوسری دیگچی میں گاؤزبان ۔بادرنجبویہ ہر ایک ۱ مثقال الگ پانی میں جوش دے کر چھان ابریشم والے گلاب میں ملا دیں۔ پھر شہد اور مصری داخل کر کے قوام بنائیں اتار کر اس قدر گھوٹیں کہ سفید خمیرہ ہو جائے اور باقی ادویہ پسی ہوئی ملا دیں ۔فی خوراک اسے ۱½ درم

شمومی عنبر ۳ ماشہ ۔عود ہندی ۷ ماشہ ۔صندل سفید ۱۰ ماشہ ۔عنبر کو گلاب میں ڈال دیں اور عود و صندل کو باریک پیس کر ملائیں اور سنگھائیں۔

بخور عود ہندی ۔قسط شیریں ۔صندل سفید ہر ایک ۱ تولہ ۔مشک ۔کافور ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھانکر گلاب کی مدد سے حبوب تیار کریں ۔بوقت ضرورت دھونی دیں ۔ذہن و دماغ کو قوت دیتا ہے۔

طبعی ریاح کی کمی

تمام بدن کا تغذیہ کم ہو جانے سے منی کی پیدائش بھی کم ہو جاتی ہے اور منی کی کمی سے طبیعت مباشرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتی ۔اعضا میں تحلیل غذا نہ ہونے سے کھال سکڑ جاتی ہے اور خون کی پیدائش کم ہونے سے چہرے کی رونق اور سرخی و نورانگی

جاتی رہتی ہے۔ اعضاء کا تغذیہ نہ ہونے سے کمزوری اور رطوبات ردیہ فضلات بڑھ کر اس قدر ہو جاتی ہے کہ معمولی تیز حرکت سے بھی سانس پھول جاتا ہے۔ قوت طبیعیہ ضعیف ہونے سے غذا اطرافی سروں تک نہیں پہنچتی۔ بدیں وجہ ناخن سفید اور پتلے ہو جاتے ہیں۔ ناخنوں کی اصلی رطوبت ناپید ہونے سے انگلیوں کے ساتھ چسپاں ہو جاتے ہیں۔ سردی کا غلبہ اور خون کی کمی سے بدن کا رنگ زرد یا مائل بہ سبزی ہو جاتا ہے۔

اگر یہ حالت گرمی کی وجہ سے ہے تو سخت پیاس اور غذائے لطیف کے کھانے سے بھی تبخیر ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں انار شیریں اور کاسنی وغیرہ کا پانی اور مسکن حرارت اور مقوی جگر غذائیں اور لیپ کا استعمال کریں۔ صندل اور گلاب میں کپڑا بھگو کر رکھیں۔ جگر کی خرابی خصوصاً بوجہ گرمی یا بوجہ سردی مشکل ہی سے دور ہوتی ہے۔

اگر جگر کی خرابی بوجہ سردی ہے تو اس کی علامت پیاس کی کمی اور سرد اشیاء سے نقصان ہوتا ہے۔ آخر جگر کمزور ہو کر سوء القنیہ اور استسقاء پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسے رفع کرنے کے لئے گرم معجونیں اور ایسی معجونیں جو مفرح و مقوی جگر ہوں۔ اور روح طبعی کو قوی کر کے قوت باہ کو جوش دیں مفید ہیں۔

کمزوری جگر سے اکثر بواسیر بھی ہو جاتی ہے۔ اس واسطے مقوی جگر دوائیں ضرور دی جائیں۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ بواسیر دور ہونے سے باہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ضعف جگر سے اکثر معدہ بھی ضعیف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جگر کی کمزوری کے سبب معدہ کی رطوبات کی پیدائش میں بھی کمی آ جاتی ہے اور معدہ پُر رہتا ہے اور بدیں وجہ کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ چونکہ

معدہ عضو شریف ہے۔ اس لئے ہاضمہ کی کمزوری اور بھوک کی کمی سے قوت باہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ لہٰذا معدہ کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ کیونکہ معدہ اور امعاء میں ریاح پیدا ہو کر باہ کو تقویت نہیں پہنچا سکتیں۔ کیونکہ ریاح سے کرب و بےچینی پیدا ہوتی ہے۔ اس بےچینی و درد کی طرف طبیعت کا رجحان ہونے کے سبب مباشرت کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ قوت باہ اسی صورت میں تیز ہوتی ہے جبکہ رگوں میں ریاح ہو۔ نہ کہ معدہ و امعاء میں ۔

تریاق جگر

یہ جگر کی کل گرم و سرد امراض میں اکسیر ہے۔

راسن خشک۔ فلفل سیاہ۔ زیرہ کرمانی۔ سنبل الطیب۔ بیخ سوسن آسمان گون ہر ایک ۳۰ ماشہ۔ شحم حنظل۔ تخم فنجنگشت۔ بیخ بادرنگ۔ تخم بادرنگ۔ بیخ ہلیون۔ تخم ہلیون۔ پوست بیخ غار۔ پوست نافث۔ مغز بادام شیریں۔ مغز بادام تلخ۔ بیخ لوف۔ جعدہ۔ غاریقون۔ بابونہ۔ تخم بکائن۔ زعفران ہر ایک ۵ ماشہ پوست بیخ شیریں۔ دوقو۔ ہر ایک ۴ ماشہ۔ بورہ ارمنی۔ نمک لاہوری۔ زوفائے خشک۔ پودینہ پہاڑی۔ ساذج ہندی۔ مصطگی۔ تخم کاسنی۔ تخم حرفہ۔ رب السوس ہر ایک ۷ ماشہ۔ سرخس۔ ورق شبت یعنی سویا ہر ایک ۷ ماشہ۔ تخم کرفس افسنتین۔ انیسون۔ ورق حی العالم۔ قنطوریون باریک۔ مرصاف۔ کہربا۔ میوہ خشک میعہ سائلہ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ اسارون۔ فطراسالیون۔ فقاح الاذخر۔ تخم الجزر بیخ اذخر۔ اقاقیا کرم۔ افتیمون ہر ایک ۱ تولہ ۹ ماشہ۔ جگر گرگ خشک۔ حب الآس زبیب الطائفی۔ ورق طرخشقوق۔ حب الکاکنج ہر ایک ۱۰ درم۔ عیدان الملک ریوند چینی۔ تخم خیار۔ تخم بادرنگ۔ تخم خربزہ ہر ایک ۴ تولہ ۴ ماشہ۔ اسارہ

زرشک۔ ہلیلہ زرد ہر ایک ۵ تولہ ۱۰ ماشہ سب کو (سوائے زبیب، ورق طرخشقوق۔ حب کاکنج) کوٹ چھان کر اور قوس کی تینوں ادویہ بغیر کئی شامل کر کے ملائیں اور شہد آمیز کریں۔ فی خوراک ۷ ماشہ

جگر کے سرد تر امراض میں مادالاصول سکنجبین بزوری اور گرم خشک میں آب کاسنی۔ آب مکو اور آب طرخشقوق اور سرد حکمہ میں سکنجبین بزوری کے ساتھ کھلائیں۔ ماءالشعیر کے ساتھ دینا بھی مفید ہے اور ساتھ ہی اسی کا لیپ بھی کریں۔

معجون دبیدالورد سنبل الطیب۔ مصطگی۔ زعفران۔ طباشیر۔ دارچینی اذخر اسارون۔ قسط شیریں۔ غافث۔ تخم کشوث مجیٹھ۔ لاکھ مصفیٰ۔ تخم کاسنی۔ تخم کرفس۔ زراوند طویل۔ حب بلسان۔ عود قرنفل قاقلہ صغار ہر ایک ۳ ماشہ۔ ورق گل سرخ تمام دواؤں کے ہم وزن تین گنا شہد میں معجون بنائیں۔ فی خوراک ۷ ماشہ۔

شربت زرشک زرشک مصفیٰ ۸ تولہ ۹ ماشہ پانی ۷ تولہ ۶ ماشہ میں شب بھر بھگو رکھیں۔ صبح جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے تو اس میں آب سیب شیریں۔ آب انار شیریں۔ آب بہی شیریں، آب سیب ترش۔ آب لیموں۔ سرکہ انگوری ہر ایک ۱۸ تولہ ۹ ماشہ شامل کر کے جوش دیں۔ جھاگ دور کرتے رہیں۔ پھر نیچے اتار کر ٹھنڈا کر کے پانی نتار لیں تلچھٹ شامل نہ کریں۔ اس میں نصف سیر قند سفید ڈال کر قوام درست کریں فی خوراک ۲ تولہ۔

معجون کلکلانج سرد بادزیون مدبر۔ غاریقون۔ پوست ہلیلہ زرد ہر ایک

اتولہ ۵۔ ماشہ۔ عصارہ افسنتین ۱۰ ماشہ۔ بیخ سوسن۔ گل سُرخ۔ تخم کاسنی۔ تخم خربزہ۔ رب السوس ہر ایک ۷ ماشہ۔ شکر سفید ۴ تولہ ۵ ماشہ۔ شکر کا قوام کرکے تمام ادویہ کوٹ کر ملائیں فی خوراک ۷ ماشہ

معجون کلکلانج گرم مازریون مُدبّر۔ غاریقون۔ پوست ہلیلہ زرد۔ سکبینج ہر ایک اتولہ ۵ ماشہ۔ ایرسا ۱۰ ماشہ۔ ریوند چینی عصارہ غافث۔ بالچھڑ۔ انیسون۔ ہر ایک ۷ ماشہ کوٹ چھان کر سہ گنا شہد میں معجون بنائیں فی خوراک ۳ ماشہ سے ۱ تولہ

ضماد گرمی جگر کے واسطے زعفران۔ ایلوا۔ مصطگی۔ افسنتین اتولہ۔ عود سک۔ بالچھڑ ہر ایک ۲ تولہ گل سُرخ ۳ تولہ کوٹ پیس کر روغن مورد میں ملاکر لیپ تیار کریں۔ اور لگائیں۔

مفرّح یہ ضعفِ جگر۔ ضعفِ معدہ اور دماغ میں مفید ہے۔ زعفران ۹ ماشہ۔ مروارید۔ یاقوت۔ لعل بدخشانی۔ کہربا۔ مرجان ابریشم مقرض۔ زرشک بیدانہ۔ انار دانہ بریاں۔ زوفا ہر ایک اشتقال گاؤزبان نقفاع خشک۔ بادرنجبویہ۔ رب السوس۔ نار شک۔ پوست بیرون پستہ ترنج۔ ساذج ہندی۔ عود خام۔ مرمکی۔ حب بلسان۔ تخم کاشم۔ سعد عود بلسان۔ مصطگی۔ صندل سُرخ۔ صندل سفید۔ طباشیر۔ گل مختوم۔ آملہ مقشر۔ ریوند چینی۔ انیسون۔ لاکھ مصفیٰ۔ افسنتین۔ اسطوخودوس۔ تخم کرفس۔ ورق گل سُرخ۔ زرنباد۔ تخم کشوث۔ درونج عقربی۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ خصیۃ الثعلب۔ اشنہ سنبل طیب۔ چرائتہ۔ گگوندہ۔ قسط تلخ۔ عصارہ غافث۔ فقاح اذخر۔ ناردین

افیمون۔ مرزنجوش۔ جاشا۔ جنگلی پودینہ۔ شکطرامشیع۔ ورق طلا۔ ورق نقرہ۔ عنبر اشہب۔ مشک خالص ہر ایک ۲ ماشہ۔ شکر سفید سہ گنا از ہمہ ادویات بطریق معروف معجون بنائیں۔ فی خوراک ۴ ماشہ۔ غذا بھنے ہوئے چنوں کا شوربہ۔

کمی خون سے ضعف باہ

جگر کے تمام امراض میں کمی خون کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جگر کی اصلاح سے یہ عارضہ جاتا رہتا ہے۔ اچھی لطیف غذائیں بھی کمی خون رفع کر دیتی ہیں۔ خون کی کمی سے ضعف باہ میں جسم کو فربہ کرنے والی دوائیں اور غذائیں جیسے سبز چنے، ماش کی دال وغیرہ مفید ہیں۔ اگر قضیب کی ریاح میں کمی ہو تو سفید طلاء اور روغن کا استعمال کریں۔

اگر ضعف باہ کسی دیگر عضو کی مشارکت سے ہو تو پہلے عضو ماؤف کی اصلاح کریں بعدہٗ عارضی ضعف باہ کا علاج کریں۔ چنانچہ معدہ جگر۔ گردہ مثانہ جس کی کمزوری سے یہ مرض ہو تو پہلے انہیں تقویت دیں۔ اس کے بعد ضعف باہ کی طرف متوجہ ہوں اوعیتہ المنی کی کمزوری سے جو ضعف باہ ہو اس کے لئے مقویات باہ خصوصاً ایسی اغذیہ کافی ہوتی ہیں جو بالعموم اپنی سرشت کا گرم ہے اور گرم کا سرد غذاؤں سے علاج کریں۔ عرصہ تک جماع نہ کرنے سے منی پتلی ہو کر بدبودار ہو جاتی ہے جس سے ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایسی حالت میں پیشاب کی نالی میں سڑاند پیدا ہو کر پیشاب

بھی بد بو دار ہو جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ گرمی سے محبوس ہو کر منی۔ اور پیشاب کو جلا دیتی ہے۔ یہ شکایت جماع کرنے سے رفع ہو جاتی ہے تحریر شدہ نسخوں کا استعمال کریں۔ قضیب کے پٹھوں کی کمزوری سے ضعف باہ کے لئے طلاء۔ ضماد، سینک وغیرہ اور مقوی اعصاب، مقوی باہ معجونیں استعمال کریں۔ اگر عضو تناسل چھوٹا ہونے سے رحم کے منہ تک نہ پہنچ سکے تو اُس کے بڑھانے کی ادویہ کام میں لائیں۔ یہ واضح رہے بڑھنے کی عمر ۳۰ سال حد ۳۵ سال تک ہے۔ اِس کے بعد عضوِ مخصوص موٹا تو ہو سکتا ہے مگر بڑھتا نہیں ؎

یاد رکھنے کی باتیں

زیادہ امساک پیدا کرنے والی ادویہ نشہ آور اشیاء سے خالی نہیں ہوتیں جس شخص کو نشہ کی عادت نہ ہو اُسے ایسی دوا کے استعمال سے نقصان اور پریشانی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امساکی دواؤں سے بعض اوقات قوت باہ جاتی رہتی ہے ایسی دواؤں کا اکثر جزو اعظم افیون ہوتا ہے اور افیون کا خاصہ ہے کہ سردی اور خشکی پیدا کر کے اعضاء کو سُن اور بے حس کر کے آخر باہ کم ہو جاتی ہے۔ امساک کے طبی اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ عادت سے زیادہ مدت تک منی روکی جائے۔ اِس فعل سے طبیعت پریشان اور قوتوں کے کمزور ہو جانے سے ضعف باہ لاحق ہو جاتا ہے۔ پس عادت سے زیادہ طبیعت کو مجبور کر کے کام نکالنا کمزوری کا باعث

ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص میں دو مرتبہ مباشرت کرنے کی اور ایک گھنٹہ تک امساک کی قوت موجود ہے اور دواؤں سے طبیعت کو مجبور کر کے دو گھنٹہ تک کا امساک پیدا کیا جائے تو اس میں ایک دفعہ سے زیادہ کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی۔ پس اگر تجربہ وعقلمندی اور تدابیر سے قوت امساک پیدا کی جائے، تو دوا استعمال کرنے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ بحالت مجبوری دوا کا استعمال کرنا چاہیئے۔ امساک کی کھانے والی ادویہ منی کو خشک اور اعضا کو سست کرتی ہیں۔

امساک پیدا کرنے کا طریقہ تدابیری پیشتر ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کامیاب ہونے کے لیے اس بات کا خیال رکھیں کہ بوقت مشق یا عمل طبیعت پُرسکون رہے۔ خوف نہ ہو۔ مباشرت کی طرف متوجہ ہو کر لذت میں مشغول نہ ہوں۔ بلکہ منی روکنے کا خیال رکھیں۔ نہ اور پھسلانے والی اغذیہ نہ کھائیں ؛

ہدایات متعلقہ ساخت طلاء

جو ضماد یا طلا بغیر آگ کے بنائے جائیں وہ آگ سے بنائے ہوئے طلاؤں کی نسبت بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ آگ کی روشنی سے ادویہ کے جوہر جل جاتے ہیں اور کمی سے ادویات کا تیل نہیں نکلتا۔ نیز خام مادہ طلاؤں میں شامل ہو جاتا ہے یا جوہر شامل نہیں ہوتا۔ اگر آنچ درمیانی سے نکل آئے تو وہ بہت مفید ہے۔ مگر اس طریقہ سے صرف وہ اطباء ہی کامیاب ہوتے ہیں جو بڑے مشاق اور ماہر ہوں۔ ملذذ دوا اس وقت مفید ہوتی ہے جبکہ عضو تناسل چھوٹا ہونے کی وجہ سے عورت کے رحم تک نہ پہنچ سکے۔ بدیں وجہ عورت متلذذ اور منزل نہ ہو سکے ؛

ملذذ دواؤں کے متعلق یہ اصول یاد رکھیں۔ کہ جس قدر دوائیں باریک پیسی جائیں جلد اثر کرتی ہیں اور عورتوں کو تو ملذذ و منزل کرانے والی تمام دوائیں ملذذ ہوتی ہیں کیونکہ التذاذ سے ہی عورت منزل ہوتی ہے۔ پس ایسی صورت میں جبکہ عورت جلد منزل نہ ہو یا قوی عورت کمزور مرد کے پالے پڑ جائے۔ ملذذ دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ملذذ ادویہ میں شامل ہونے والی ادویہ اگر موٹی موٹی کوٹی جائیں تو ان کی تاثیر دیر تک قائم رہتی ہے۔ نہایت باریک دوائیں جلد اثر پیدا کرتی ہیں اور اثر بھی جلد ہی زائل ہو جاتا ہے۔

ادویہ مضیق

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی دوائیں جو عورت کے عضو خاص کی فراخی کو کم کر کے اسے تنگ کر دیں۔ ان کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پیدائشی طور پر یا عورت کے بلغمی مزاج ہونے کی وجہ سے مہبل کے اندر رطوبات کی کثرت ہو یا کثرت جماع یا کسی بیماری سے فراخ ہو جائے۔ یہ دوائیں دروری موٹی پیس کر اندر رکھائی جاتی ہیں اور عرصہ دراز تک اثر قائم رہتا ہے۔ کیونکہ دردری دواؤں کا اثر آہستہ آہستہ جذب ہوتا ہے۔ رطوبات کو خشک کر کے اندرون جسم کو سکیڑتا ہے۔

جوارش آملہ

یہ جوارش معدہ و دل کو طاقت دیتی ہے۔ جگر کی گرمی نکال کر تسکین دیتی ہے۔ شیر آملہ مصفیٰ ۴ تولہ ۶ ماشہ۔ طباشیر سفید صندل سفید۔ سماق۔ زرشک صاف۔ گل سرخ۔ بادرنجبویہ۔ پوست بیرون پستہ۔ ہر ایک ۴۔ ماشہ۔ کشنیز خشک مقشر۔ تخم کاہو مقشر۔ ہر ایک ۹ ماشہ۔ مروارید

ناسفتہ بقدر ۴ دانہ گندم - عنبر اشہب - ورق نقرہ ، ورق طلا ہر ایک بقدر ۳ دانہ گندم - نبات سفید - آب بہی شیریں ہر ایک دو چند از ہمہ ادویہ بطریق معروف جوارش بنائیں - فی خوراک ۷ ماشہ

معجون لبوب یہ لبوب، دل، دماغ اور باہ کو بہت تقویت دیتا ہے - اس کی مداومت مباشرت سے پہلے اور بعد کھانے سے انسان نقرس - عرق النسا - نقصان منی اور اعصابی امراض سے محفوظ رہتا ہے - مشک ڈیڑھ دانہ گندم - دارچینی - اسارون سنبل الطیب - قرنفل - بسباسہ - کبابہ - سعد - قرفہ - دار فلفل - عود - جوزبوا - نارمشک - عنبر اشہب - زعفران ہر ایک ۴ ماشہ - زنجبیل - بوزیدان - قسط شیریں - مغز حب الزلم - درونج - حب بلسان عود بلسان - مغز خربزہ - مغز تخم خیار - مغز تخم کدو - تخم پیاز - تخم شلغم - تخم کنوچہ خشخاش سفید - خشک دانہ - دوقو - تخم تیرہ تیزک - تخم شبت - تخم گندنا - تخم ہلیون خشک حرہا - ہر ایک ۷ ماشہ - شقاقل - خولنجان - خصیتہ الثعلب - بہمن سرخ و سفید لسان العصافیر - سقنقور ہر ایک ۱۰ ماشہ - نارجیل حب الخضرا - مغز بادام - مغز پستہ - مغز چلغوزہ - مغز پنبہ دانہ کنجد مقشر ہر ایک ۲ تولہ ۱ ماشہ - شہد سہ چند از ہمہ ادویات - ادویہ کوٹ پیس کر آمیز کریں - فی خوراک ۹ ماشہ -

معجون لبوب بارد یہ گرم مزاج لوگوں کے لیے ہے - مغز بادام شیریں مقشر - تخم خشخاش سفید ہر ایک ۱ تولہ ۹ ماشہ - مغز تخم کدو ۱ تولہ ۵ ماشہ - مغز تخم خربزہ - تخم خیار - مغز تخم بادرنگ تخم خرفہ مقشر ہر ایک ۱۰ ماشہ - تودری زرد - تودری سرخ - تخم گندہ - تخم ہلیون

مغز چلغوزہ ۔ ہر ایک ۳۰ ۔ ماشہ ۔ زنجبیل ۔ خولنجاں ہر ایک ا تولہ ۵ ۔ ماشہ کوٹ کر ایک سیر ترنجبین کے قوام میں آمیز کریں ۔ فی خوراک ۷ ماشہ ؛

لعوق پیاز باہ پیدا کرتا ہے ۔ منی کی مقدار زیادہ کرتا ہے ؛
آب پیاز سفید یک پاؤ ۔ شہد خالص نصف سیر میں آمیز کرکے جوش دیں جب پیاز کا پانی جذب ہو جائے اور صرف شہد باقی رہ جائے تو چھان کر محفوظ رکھیں ۔ فی خوراک ۲ چمچہ ۔

معجون مقوی باہ مغز فندق ۔ مغز بادام ۔ مغز چلغوزہ ۔ مغز حب الزلم ، مغز حب الخضراء ۔ مغز تخم خربزہ ۔ جستہ خرما ۔ مغز نارجیل مغز پستہ ۔ مغز حب القلقل (جنگلی اناردانہ کا مغز) مغز انجلک ۔ مغز اخروٹ ، مغز کنجشک خانگی نر ۔ بہمنین ۔ شقاقل مصری ۴ ۔ ماشہ ۔ خصیۃ الثعلب ۔ صندل سفید تودری سرخ ۔ تودری سفید ۔ لسان العصافیر ہر ایک ۳ ۔ ماشہ ۔ مغز خیارین ۔ تخم خرفہ مقشر ہر ایک ۹ ماشہ ۔ مغز تخم کدو ۔ تخم خشخاش سفید ۔ ہر ایک ۷ ماشہ ۔ ابریشم مقرض ۔ دارچینی ۔ دانہ الائچی ۔ ہر ایک ۳ ۔ ماشہ ۔ خشک مربا ۔ گاؤزبان ۔ تخم ہلیون ہر ایک ۴ ۔ ماشہ ۔ مایہ شتر اعرابی ۔ تخم زردک ۔ تخم شلغم ۔ بادرنجبویہ تخم فرنجمشک ۔ تخم کونچ ۔ صمغ عربی ۔ تخم بالنگو ۔ تخم جرجیر ۔ تخم انجرہ ۔ مصطگی ہر ایک ۳ ۔ ماشہ ۔ خولنجان ۔ بوزیدان ۔ پودینہ خشک ۔ زنجبیل ۔ زعفران ہر ایک ا درم عنبر اشہب ۱۲ ماشہ ۔ شہد دوگنا از ہمہ ادویہ ۔ قند سفید اگنا از ہمہ ادویات بطریق معروف معجون بنائیں فی خوراک ۲ درم

معجون مبہی وامساکی مرواریدـ کہربا شمعی ہرایک ا تولہ ـ بہمن سرخ وسفید شقاقل ـ زنجبیل ـ تخم انجرہ ـ تخم شلغم ـ تخم گذر ـ تخم خشخاش ہرایک ۲ تولہ ـ مغز پستہ ـ مغز نارجیل ـ مغز چلغوزہ ـ کنجد مقشر ـ مغز حب السمنہ مغز حب الخضراء ـ ماہی رو بیاں ـ ریگ ماہی ہرایک ۴ تولہ ـ مایہ شتر اعرابی ۱ ماشہ ورق طلا ۲ ماشہ ـ ورق نقرہ ـ عنبر اشہب ـ مشک خالص ـ ہرایک ۳ ماشہ ـ مغز تخم خیارین ـ مغز تخم خربزہ ہرایک ۵ تولہ ـ مغز سر کنجشک خانگی تر خشک شدہ ۷ تولہ ـ ناگیسر ۶ ماشہ ـ تخم بھنگ ـ بیخ لفاح ـ بیخ موٹھ (دودھ میں پکا کر خشک کردہ) ہرایک ۴ ماشہ، چنے کا آٹا دودھ میں تر و خشک کیا ہوا ۱۰ تولہ ـ

بیخ لفاح اور موٹھ کو چنے کے آٹے میں کوٹ کر تمام دواؤں کو روغن گاؤ میں چرب کر کے شکر سفید ـ شہد خالص ہرایک ۱۰۰ تولہ ـ شربت فواکہ شیریں شربت ہلیون ہرایک ۲۰ تولہ کے قوام میں ملا دیں ـ فی خوراک ۹ ماشہ سے ا تولہ ـ

حلوائے گذر گاجر بہ رنگ سرخ موٹی مقشر ایک سیر چھوہارے گٹھلی دور کردہ نصف سیر ہر دو گائے کے دودھ میں اس قدر پکائیں کہ گل جائیں پھر اتار کر خوب گھوٹیں کہ یکجان ہو جائیں بعدہٗ بھنے ہوئے چنوں کا آٹا ـ گیہوں کا میدہ ہرایک ۴ تولہ ۴ ماشہ گھی میں بھونیں مندرجہ بالا گاجروں کا مرکب بھی الگ گھی میں بھونا جائے ـ پھر شکر سفید ایک سیر ـ شہد خالص ایک سیر قدرے پانی ملا کر قوام کریں ـ گاجروں کا مرکب ڈال دیں اور ہلا کر اتار لیں ـ بعدہٗ چالیس چڑوں کا مغز داخل کر کے ملائیں ـ بعد ازاں مغز فندق مغز بادام شیریں ـ مغز پستہ ـ مغز چلغوزہ ـ مغز نارجیل ہرایک ۲ ۱/۲ تولہ حصلیۃ الثعلب

کشش خرما خشک مربا۔ دارچینی۔ زنجبیل۔ خولنجاں ہر ایک ۱۰۔ ماشہ زعفران مشک خالص۔ ہر ایک ۳۔ ماشہ ملا دیں۔ فی خوراک بوقت ناشتہ ۲ تولہ ہمراہ شیر گاؤ۔

معجون مقوی و ممسک مروارید مسحوقہ۔ یاقوت سودہ۔ مرجان فرنگی سودہ۔ کہربائے شمعی مسحوقہ۔ زمرد سبز مسحوقہ عقیق زرد مسحوقہ۔ لعل بدخشانی سودہ۔ یشب سبز مسحوقہ۔ لاجورد مغسول سودہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ گاؤزبان گیلانی۔ گل گاؤزبان۔ ابریشم مقرض۔ بہمن سرخ و سفید تودری سرخ و سفید۔ شقاقل مصری۔ خصیتہ الثعلب۔ مصطگی۔ قرنفل۔ دارچینی دد الہ۔ زعفران۔ مشک۔ عنبر اشہب۔ ہر ایک ۴۔ ماشہ۔ ورق نقرہ۔ ورق طلا ہر ایک ۷ ماشہ۔ چوب چینی درجہ اول ۸ تولہ ۶ ماشہ صندلین۔ خار خسک پروردہ۔ تخم خشخاش۔ تخم ملیون۔ مغز پستہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ شہد۔ رب ترنجبین شکر سفید ہر ایک ہموزن از ہمہ ادویات۔ روغن چرس کل ادویہ مرکبہ سے ⅛ حصہ فی خوراک ۳ ماشہ حسب طاقت و اثر۔

ترکیب روغن چرس چرس یک پاؤ کو دو سیر دودھ بھینس میں شب روز بھگونے کے بعد جوش دیں۔ ½ رہ جانے پر فضا میں لگا کر مسکہ نکالیں اور مسکہ سے گھی بنائیں یہی روغن چرس ہے۔

طلاء مقوی باہ گھونگھچی سفید۔ کچلہ۔ عاقرقرحا۔ بیخ کنیر سفید۔ ہتھہ تیلیہ۔ مغز جمال گوٹہ ہر ایک ۱ ماشہ۔ جمال گوٹا اور ہتھہ تیلیہ کے سوا باقی ادویہ کو ایک بکری کے دودھ میں دو تین جوش دیں۔ بعد نکال کر دلپوٹلی بنا کر لٹکا کر

جوش دیں) بعد تمام دواؤں کو ملا کر تین سیر دودھ بکری میں کھرل کریں۔ اور بذریعہ کھرل دودھ خشک کریں پھر گولیاں بنا کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں حشفہ وسیون چھوڑ کر لگائیں اور پر برگ پان لپیٹ کر باندھ دیں۔ آب سرد سے بچائیں۔ تین ہفتہ لگائیں۔

طلائے مجلوق مٹھا تیلیہ ۷ ماشہ۔ گھونگچی سفید۔ مغز کمال گوٹہ۔ پوست بیخ کنیر۔ بیر بہوٹی ہر ایک ۳ ماشہ۔ نصف سیر بھیڑ کے دودھ میں کھرل متواتر کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ حسب دستور طلا استعمال کریں۔

طلائے مجلوق سپندان۔ حب الخروع۔ رائی ہر ایک ۱۰ ماشہ باریک کر کے روغن چنبیلی میں ملائیں اور نیم گرم خصیوں پر اور ذکر پر ملیں تین یوم میں قوت و تیزی ظاہر ہو گی۔

طلائے کجی قضیب افیون خام ۳ ماشہ۔ جوز بوا ۴ ماشہ۔ دارچینی ۵ ماشہ۔ عاقرقرحا ۶ ماشہ۔ پیاز نرگس ۱۱ ماشہ پوست بیخ خرزہرہ سفید ۱ تولہ ۸ ماشہ کوٹ چھان کر چار گھنٹے شراب تند میں خوب گھوٹیں۔ اور ٹکیہ بنا کر خشک کر کے رکھیں۔ شراب میں لیپ بنا کر طلائہ استعمال کریں۔

طلائے مجلوق روغن گاؤ ۷ ماشہ۔ ناگیسر نصف پاؤ۔ دارچینی ۱ تولہ ۲ ماشہ۔ پھٹکری مول ۱ تولہ ۲ ماشہ ان چاروں کو پانی میں جوش دے کر تانبے کے قلعی دار برتن میں ڈال کر رات بھر شبنم میں رکھیں۔ صبح

کر اوپر سے روغن روئی یا مرغی کے پر سے اتار لیں۔ بعدہٗ مغز جمال گوٹہ۔ ۳ تولہ مصطگی ۴ تولہ ۱ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ جوزبوا۔ لبابہ۔ قرنفل ہر ایک ۴ ماشہ، پارہ ۳۔ ماشہ۔ لوبان ایک پاؤ۔ روغن بادام۔ روغن قسط۔ روغن چنبیلی ہر ایک ۷ ماشہ۔

لوبان کا ست نکالیں پھر ست اور تمام روغنوں کے علاوہ باقی دواؤں کو کوٹ کر ٹکیہ بنالیں۔ اور ایک پیالے میں ٹکیوں کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح پانی الگ کریں اور دواؤں میں روغن گرم کرکے ملا دیں۔ ست لوبان اور پارہ ملا کر کھرل کریں کہ پارہ نابود ہو جائے پس تیار ہے بوقت ضرورت استعمال کریں۔

ہاکنکور

پیاز نرگس تخم دار ۲ تولہ ۴ ماشہ۔ برادہ ہاتھی دانت ۲ تولہ ۴ ماشہ۔ ہر دو کو بھیڑ کے دودھ میں تر کریں۔ بعد مویز ج تخم انجرہ۔ دارچینی اعلیٰ عاقرقرحا۔ تخم کرفس۔ جند بیدستر۔ لونگ۔ بیربہوٹی ہر ایک ۷ ماشہ۔ قرنفل جنگلی۔ پوست بیخ کنیر سفید۔ مال کنگنی، مرچ سیاہ، مصطگی۔ خراطین۔ مغز بنولہ نارجیل کہنہ۔ تل سیاہ۔ تخم بید انجیر۔ گھونگچی سفید ہر ایک نو ماشہ سب دواؤں کو شراب دو آتشہ میں ۱۲ پہر کھرل کرکے پوٹلی میں باندھ کر بھیڑ کے [illegible] اور شراب تیز میں گرم کرکے دو گھڑی سینک کریں۔ پھر کپڑے مصفا [illegible] پوست بیخ کنیر سفید۔ مستی غوک۔ جند بیدستر۔ تخم انجرہ۔ منقل کنیری۔ جونک بجانب [illegible] نصف عدد۔ عاقرقرحا۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دار۔ جوزبوا۔ مصطگی۔ مغز [illegible] خانگی۔ جمال گوٹہ مدبر سب ہموزن جونک کے وزن برابر خوب باریک [illegible] کر عضو تناسل پر چھڑک کر اوپر پان لپیٹ کر کچے دھاگے سے لپیٹ دیں [illegible]

کھال نازک ہو جائے تو روغن چنبیلی لگائیں۔ استنجا گرم پانی سے کیا کریں۔

پوٹلی برائے مجلوق

انبہ ہلدی ۷ ماشہ۔ ناگیسر۔ مالکنگنی ہر ایک ۱ تولہ ۲ ماشہ۔ پیم اسپ سیاہ۔ سم گاؤ سیاہ۔ ناخن ہاتھی۔ ناخن خر ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر تین پوٹلیاں بنائیں اتولہ ۲ ماشہ گائے کا گھی لے کر سرخ پیاز اتولہ ۲ ماشہ شامل کر کے رکابی میں نرم آنچ پر رکھیں اور ایک پوٹلی ہی ڈال دیں۔ چار گھڑی رہنے دیں۔ بعدہٗ قضیب پر سینک کریں۔ یہ پوٹلی دس مریضوں کو کافی ہے۔

ممسک و مُبہی

پارہ ۲½ تولہ۔ کلونجی ۹ ماشہ۔ بیخ کھٹل ۲ تولہ۔ نارجیل مسلم ایک عدد۔ دواؤں کو اس قدر باہم کھرل کریں کہ پارہ نابود ہو جائے۔ پھر ناریل سے ٹاکی الگ کر کے اس میں ادویہ بھر دیں اور لوہے کی تار سے مضبوط کریں۔ (یعنی تار مضبوطی سے اچھی طرح لپیٹ دیں) گائے کے دس سیر دودھ میں چار سیر جوش دیں۔ اگر دودھ خشک ہو جائے گا تو مزید ڈال دیں۔ بعدہٗ ناریل نکال کر ادویہ دور کر دیں اور ناریل کپڑے سے صاف کر کے رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت یہ ناریل ۶ ماشہ تا ۹ ماشہ استعمال کریں۔
(نوٹ پہلے پارہ کو گندھک آملہ سار کے ذریعہ کھرل کر کے کجلی بنا لیں)

حب ممسک

جوز بوا۔ زعفران۔ عاقرقرحا۔ افیون ہر ایک ۳۰ ماشہ۔ سب کی بقدر دانہ نخود گولیاں بنالیں۔ بوقت عشا ایک گولی ہمراہ دودھ کھا کر بعدہٗ پان کھائیں۔

دیگر حبّ ممسک بھنگ ۱ ماشہ - افیون ۴ ماشہ - مصطگی رومی - گل ارمنی - عاقرقرحا - شنگرف ہر ایک ۳ ماشہ ہمراہ شہد ۲۰ گولیاں بنالیں - بوقت ضرورت ۱ گولی کھائیں - دوا کا عمل ختم ہونے پر مشغول ہوں - دوائی کھانے کے بعد کسی قسم کی غذا نہ کھائیں - اگر بھوک ہو، تو صرف دودھ استعمال کریں - فارغ ہونے کے بعد کھانے کے وقت پر کھانا کھائیں ؛

دیگر حبّ ممسک ایک عدد منقّے (بڑا ہو) سے دانہ الگ کرکے اس میں چنے برابر افیون ڈال کر چراغ کی گرمی میں اچھی طرح ملیں جب یکجان ہو جائے تو اس کی دو خوراک بنائیں سرد مزاج کے مرد اسی طرح لہسن کی گرہ میں ملالیں - ہمراہ دودھ استعمال کریں - افیون کے عادی لوگ ایک خوراک میں ہی کھا سکتے ہیں -

دیگر ممسک حنظل کا تازہ پھل دو پھانک کرکے پاؤں کے تلوؤں میں اس قدر ملیں کہ منہ میں کڑواہٹ کا اثر معلوم ہو جائے تو مشغول ہو ممسک ہے ؛

دیگر ممسک پوست خربزہ سفید - گلاب میں پیس کر طلا کریں خشک ہونے پر مشغول ہوں ؛

دیگر روغن جوزماثل تلوؤں ہتھیلیوں اور پیڑو پر اس قدر ملیں کہ جذب ہو جائے - بعد مشغول ہوں بہت ممسک ہے -

روغن جوزماثل بنانے کا طریقہ :- جوزماثل سیاہ ۱ حصّہ - گھونگچی سفید ½ حصّہ

نیم کوب کرکے شراب یا آب کوکنار سبز (یا خشک) یا گائے کے گھی میں کچھ دیر تر کرکے بذریعہ آتشی شیشی روغن کشید کریں اور روغن نرم آنچ پر نکالا جائے۔ (نوٹ) امساک کی دوائیں نشہ آور ہونے کی وجہ سے اندرونی یا بیرونی استعمال کرنے سے بہرحال نقصان دہ ہیں۔)

دوائے ملذّذ زعفران - عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ - مصطگی ۴ ماشہ میعہ سائلہ ۲ ماشہ - خون کنجشک نر بقدر حاجت۔ سب دواؤں کو باریک کرکے خون مذکور میں کھرل کرکے نخودی گولیاں بنائیں بوقت ضرورت پانی یا لعاب دہن میں حل کرکے لیپ کریں۔

دیگر ملذّذ گل مولسری خشک پیس کر رکھیں - بوقت ضرورت لعاب صمغ عربی عضو پر لگا کر سفوف گل مولسری چھڑک لیں اور کام میں مشغول ہوں۔

دیگر ملذّذ فلفل دراز، دارچینی، بیٹ کبوتر سفید ہموزن باریک پیس کر سفوف بنالیں - بوقت ضرورت لعاب دہن میں یا پانی میں ملا کر ذکر پر لیپ کریں۔

دیگر ملذّذ عطر گلاب قدرے لیپ کرکے جماع کرنے سے بھی التذاذ حاصل ہوتا ہے۔ مگر بعض مزاجوں کے لیے مفید ہے سب کے لیے نہیں۔

دیگر ملذّذ دارچینی، سنبل الطیب، خولنجان، رشک ہر ایک ۲ ماشہ الیا شہد جس میں مربہ ادرک تیار کیا ہو بقدر حاجت

تمام دواؤں کو کوٹ پیس کر شہد مذکور میں ملا دیں۔ بوقت ضرورت ضماد کریں۔

فرزجہ مضیق نمک ۱۰ ماشہ۔ قرنفل ۳ ماشہ۔ مشک ارتی شراب ۵ تولہ تمام دواؤں کو باریک پیس کر شراب گرم کردہ میں ملا دیں پارچہ کہنہ تر کر کے عورت فرزجہ کرے۔

کچی پھٹکڑی کی پوٹلی رکھنا۔ مباشرت سے ایک پہر پہلے اسفنج اندر رکھنا۔ مسی دامنتوں پر ملنے والی اندر رکھنا۔ فوراً تنگی پیدا کرنے کے لیے مجرب ہیں۔

طلا طول خاص مینڈک خشک کردہ ایک عدد بوزن یک پاؤ۔ مغز خر یک پاؤ۔ جونک خشک یک پاؤ۔ خراطین خشک یک پاؤ۔ سب کو کوٹ پیس کر بطریق معروف بذریعہ آتشی شیشی گل حکمت کردہ بیتال جنتر سے روغن کشید کریں۔ یہ ایک دفعہ بنایا گیا۔ موٹائی اور لمبائی کے لیے بے نظیر ثابت ہوا۔

طلاء برائے درازی اسگندھ ناگوری ۷ ماشہ۔ آب دھتورہ میں پیس کر خشک ہونے پر گھی میں گوندھ کر ایک پھل تازہ دھتورہ کو اندر سے خالی کر کے اس میں بھر کر بند کر کے رکھیں۔ ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد نیا دھتورہ کا پھل استعمال کریں۔ اسی طرح سات روز رکھیں۔ بعدہ پہلے پشت ذکر پر بھینس کا گوبر مل کر صاف کریں۔ پھر اس کا طلا کریں اور کپڑے سے باندھ کر سو جائیں۔ صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اسی طرح کچھ عرصہ کریں دراز اور سخت ہو جائے گا۔

حرارتِ غریزی و حرارتِ غریبہ

واضح رہے کہ جسم کے جملہ امراض پیدا کرنے والی گرمی دو ہی طرح سے ہوتی یعنی اندرونی گرمی یا بیرونی گرمی جیسے کہ جگر سے گرمی سے گردہ کی گرمی پیدا ہوجانا۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ بھوک شدت سے لگتی ہے اور پیاس بہت ہوتی ہے۔ جب اس کی معمولی حالت بھی ہو جائے تو ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہونا ممکنات سے ہے ایسے ہی مثانہ کی گرمی سے پیشاب میں جلن ہوجانا حتیٰ کہ تھوڑی سی لاپرواہی سے پیشاب کی نالی میں زخم بھی ہو جاتا ہے جسے سوزاک بھی کہتے ہیں۔ ایسے ہی خزانہ منی میں حرارت کی تیزی سے جماع کی خواہش زیادہ ہوجاتی ہے۔ کیونکہ گرمی سے منی رقیق ہوجاتی ہے اور منی کا پتلا پن جلد انزال چاہتا ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ جب ایسی منی نکلتی ہے تو جلن محسوس ہوتی ہے۔ خاص پہچان یہ کہ جریان کا عارضہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس گرمی سے زخم بھی ہو جاتا ہے۔

انسان کی بدنی حرارت پیدائشی طور پر دو قسم کی ہے۔ ایک طبعی دوسری غیر طبعی۔

وہ حرارت جو نفس ناطقہ کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اُسے حرارت غریزی (طبعی حرارت) کہتے ہیں اور وہ حرارت جو عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے اُسے حرارت غریبہ کہتے ہیں (غیر طبعی) کہتے ہیں۔ جب یہ حرارت

دماغی رطوبات اور دیگر فضلات میں حدت لاتی ہے۔ تو حواس خمسہ کے ذرائع یعنی آنکھ ناک، کان، حلق وغیرہ پر اثر کرے۔ کئی قسم کی امراض قبیحہ کا ظہور ہوتا ہے۔ نزلہ دائمی۔ خناق یا حلق میں سوزاک۔ اگر تمام اعضا میں نفوذ کر جائے تو خدا کی پناہ بدتر حالت ہو جاتی ہے اور سارے جسم پر زخم ہو جاتے ہیں۔ اندرونی اور بیرونی اعضا کے افعال کا تو ذکر ہی کیا۔ سب مبتلائے آفت ہو جاتے ہیں۔ مگر ایک بات جو یونانی اطبا کے نزدیک درست ہے وہ آتشک کے مادہ کو صرف حرارت متعفنہ مانتے ہیں اور یہ بھی کہ جب آتشک کی حرارت متعفنہ اندرونی اعضاء کی طرف مائل ہو جائے۔ تو بدن کی ظاہر حالت میں بھی تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ اندرونی طور پر اعضائے رئیسہ تک اس طرح پہنچتی ہے کہ کیسۂ منی سے شریانوں کی راہ دل میں اور وریدوں کے راستہ جگر میں اور پٹھوں کے راستے دماغ میں۔

مرد و عورت کے مزاج مخالف ہونے کی صورت میں عورت کی گرمی دو طرح سے مرد میں نفوذ کرتی ہے۔ اگر یہ گرمی صرف پیشاب کی نالی تک محدود رہے تو سوزاک کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اور اگر کیسہ منی میں پہنچ جائے تو جریان کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے

جریان

منی کے بہنے کو جریان کہتے ہیں۔ منی یا تو پیشاب کے پہلے نکلے گی یا بعد میں مگر

مذی انتشار سے پہلے یا بعد نکلے گی۔ ایسی مذی جو نکلنے کے بعد انتشار کو سست کر دے وہ بھی جریان میں شامل ہے۔ جو مذی انتشار میں کمی پیدا نہ کرے۔ وہ جریان نہیں کیونکہ مذی کا خاص کام ہی یہ ہے کہ وہ انتشار کے وقت نکل منی کی نالی کو نرم کرے۔ منی عرصہ تک بند رہنے سے گرم ہو جاتی ہے۔ اور گرمی سے پتلی ہو کر بہ نکلتی ہے۔ ایسا جریان جماع کرنے سے جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قسم جو عام ہے وہ یہ ہے کہ ہر وقت عورتوں کی صحبت میں بیٹھنے سے یا عشقیہ ناولوں کے پڑھنے سے یا مختلف المزاج عورتوں سے مقاربت کرنے سے مفعول کی تر مگاہ کی گرمی فاعل کے مزاج کو متغیر کر کے منی کو پتلا کر دیتی ہے۔ اس قسم کے جریان میں مبتلا ہونے والے آج کل نوے فیصد نوجوان ہیں۔

محمود خاں دہلوی فرماتے ہیں کہ ایسا مرضی جریان مرطوب المزاج یا لبڑھی عورت سے جماع کیے تو مرد کے مزاج پر عورت کی سردی و تری غالب آ کر عارضہ جاتا رہے گا۔

در اصل جریان کی دواؤں سے اکثر دیر میں شفا ہوتی ہے کیونکہ مرض اعرافی جسم کے آخری حصہ میں واقع ہے۔ اس لیے دوائے خاص وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ تاہم جوانی ڈھل کر بڑھاپے یا ادھیڑ عمر سردی غالب آ کر مرد جریان زائل ہو جاتا ہے۔ نیز تمام بدن متغیر ہوئے بغیر گرمی کا کسی عضو خاص تک پہنچ جانا مشکل ہے۔ جب یہ گرمی پہنچ جائے تو پھر تمام بدن کے متغیر ہوئے بغیر نکلنا بھی محال ہے۔ اس صورت میں کسی دوا کا براہ راست موثر ہو کر شفا دینا عارضی تو ہو سکتا ہے۔ مگر مستقل نہیں کیونکہ یہ گرمی

تمام بدن کے لیے مستقل مزاج کی حیثیت میں آگئی ہے۔ اگر دوا کے ذریعہ رفع ہو بھی جائے تو مقامی طور پر رفع ہو گی مگر کچھ عرصہ بعد باقی جسم کی مستقل گرمی اس عضو کو پھر اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اکثر اس بیماری سے سرعت انزال کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ پس اصل طریقہ علاج یہ ہے کہ جریان کا سبب دریافت کرکے اس کا ازالہ کیا جائے۔ بعدہٗ تغلیظ منی کی طرف توجہ کی جائے۔

ہر ایک عضو تک کسی دوا کی تاثیر کو جلد پہنچانے کے لیے بعض دوائیں مخصوص ہیں جیسے کہ دل تک دوا کی تاثیر پہنچانے کے لئے زعفران مخصوص ہے۔ اسی طرح کیسۂ منی تک تاثیر پہنچانے کے لیے حب الصنوبر ہے۔ جس دوائی کی تاثیر اوعیۃ المنی تک پہنچانی ہو اس میں حب الصنوبر ضرور ڈال دیں۔

سفوف جریان بیج بندسیاہ۔ تخم ہلیل ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ گوکھرو۔ تالمکھانہ اندرجو شیریں ہر ایک ۱ تولہ ۹ ماشہ۔ لسوڑہ ۲ تولہ ۱۰ ماشہ کوٹ چھان کر شکرتری ہموزن ملائیں فی خوراک ۱ تولہ ہمراہ آب سرد۔

سفوف جریان برائے منی و مذی اصل السوس ۷ ماشہ۔ تخم کاہو ۱۰ ماشہ۔ گلنار ۱ تولہ ۲ ماشہ گل سرخ۔ سداب۔ تخم فرنجمشک ہر ایک ۱ تولہ ۷۰ ماشہ کوٹ چھان کر سفوفاً خوراک ۳ ماشہ

سفوف جریان و مغلظ منی سنگھاڑا خشک ۲ ماشہ۔ مازو ۳ ماشہ نشاستہ۔ تالمکھانہ ہر ایک ۵ ماشہ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ خصیۃ الثعلب ۴ ماشہ۔ مصطگی ۳ ماشہ۔ مصری ہموزن ادویہ

ادویات سفوفاً خوراک ۷ ماشہ

سفوف مصلح منی شقاقل مصری ۔ مصطگی رومی ۔ دارچینی ۔ مبلد جن ۔ تج ۔ تالمکھانہ ۔ گوکھرو ۔ سنگھاڑا خشک ۔ سپستان ہر ایک ۳ ماشہ مصری ۱۰ ماشہ سب کی چودہ پڑیاں بنائیں ۔ ہر روز ایک پڑیا ہمراہ شیر گاؤ تازہ مباشرت اور ترشی سے پرہیز ۔

سفوف حابس منی حب الصنوبر بریاں ۔ مقل ہر ایک ادرم ۔ گلنار فارسی ۔ گل سرخ ۔ تخم بنجنکشت ہر ایک ۱ تولہ ۵ ماشہ تخم سداب ۲ تولہ ۳ ماشہ ۔ سفوفاً خوراک ۷ ماشہ

حب جریان یہ مذی و ودی کے بہنے کو روکتی ہے عاقرقرحا ۔ جوزبوا ۔ بسباسہ ۔ دارچینی ۔ قرنفل ۔ اسپند ۔ کندر سیاہ ۔ افیون ہر ایک ۷ ماشہ کوٹ چھان کر ہمراہ شہد نخودی گولیاں بنائیں پہلے تین روز ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ چوتھے روز ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ شیر گاؤ ۔ تمام گولیاں اسی طرح ختم کریں ۔

حریرہ مغلظ مغز بنولہ ایک ۲ تولہ چھانی میں پیس کر ایک پاؤ دودھ میں قدرے کھانڈ ملا کر فرنی بنائیں ۔ ہر روز غذا کے ساتھ کھا لیا کریں ۔

حریرہ دیگر ثعلب مصری ۔ تخم ریحان ہر ایک ۶ ماشہ پاؤ بھر دودھ میں بقدر میٹھا ڈال کر فرنی تیار کر کے کھائیں ۔

معجون مغلظ جریان منی ۔ جریان مذی ۔ جریان مذی اور سیلان الرحم مزمن کو

کو مفید ہے۔

مروارید ناسفتہ ۔ گمرپھرق ۔ کرمازج ۔ عذبہ ۔ گل پستہ ۔ گل سپاری ۔ شہد انج جوتری ۔ عود صلیب ۔ خولنجاں ۔ طباشیر سفید ۔ کشتہ مغسول ۔ بلوط سبقت ۔ صمغ عربی ۔ ثمر درخت مغیلاں ۔ ثمر درخت مغیلاں خام خشک ۔ بہمن سرخ و سفید شقاقل مصری ۔ گلنار فارسی ۔ پوست بیخ مغیلاں ۔ صمغ سپاری ۔ دھنیا خشک ۔ صمغ درخت سنبل ۔ خصیتہ الثعلب ۔ فرفہ ۔ آملہ مقشر خشک ۔ صندل سرخ ۔ آرد بلوط ہر ایک ایک مثقال ۔ مغز پستہ ۔ مغز بادام ۔ مغز ناریل ۔ مغز فندق ۔ مغز چلغوزہ مغز حب الخضرا د ۔ تخم خشخاش ۔ تخم خرفہ مقشر ہر ایک ۹ ماشہ ۔ مصطگی ۔ علق البطم ، ورق طلا ۔ ورق نقرہ ہر ایک ۲ ماشہ ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۔ ہلیلہ سیاہ بریاں بہ روغن گاؤ ۔ ہر ایک ۹ ماشہ ۔ کلی گلاب ۹ ماشہ عنبر اشہب ۲ ماشہ مویز منقیٰ ۹ ماشہ ۔ مصری ۱۱ تولہ ۳ ماشہ ۔ آب سیب شیریں ۔ آب انار شیریں آب امرود ہر ایک ۱۵ تولہ ۔ شربت فواکہ ۔ شربت کٹھل ۔ گلاب (عرق) ہر ایک ۷۰ تولہ بطریق معروف معجون بنائیں فی خوراک ۳ ماشہ۔

سوزاک

عام طور پر پیشاب جل کر آنے کو سوزاک کہا جاتا ہے جو کہ عورت کی طرف سے گرم مرد کے عضو تناسل میں منتقل ہونے سے زخم کی صورت میں ظاہر ہو کر ہوتا ہے ۔ جس میں گاہے پیپ گاہے خون نکلتا ہے ۔ ان چیزوں کے نکلنے کے

سخت ٹیس اور درد ہوتی ہے۔ ابتدا اسکے مرض میں اکثر زخم کی گرمی سے منی گرم ہوکر تندی سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر آخر کار شہوت میں ضعف آجاتا ہے اور زخم اچھا ہونے کے واسطے چونکہ سکون کی ضرورت ہے۔ بدیں وجہ اگر ایسی حالت میں مباشرت کی جائے تو زخم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ بلکہ دیر تک بغیر انزال جماع کرنا اور دیر تک پیشاب روک رکھنے سے پیشاب کے راستوں میں سوزاک کے علاوہ اور زیادہ آفت لاکر دیگر امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز مرد و عورت میں سے اگر کسی کو خفیف سی آتشک کی شکایت ہو تو بھی دوسرے کو سوزاک ہو جاتا ہے۔ بلکہ عورت مرد میں سے جس کا مزاج دوسری طرف مائل ہوگا۔ وہ دوسرے کے مزاج کو متغیر کرنے کے باعث پیشاب کے راستوں کو ضعیف کرکے سوزاک اور ضعفِ باہ پیدا کرے گا۔

چنانچہ مشہور مقولہ ہے کہ ضعفِ باہ کا اکثر سبب ، پیشابی راستوں کی کمزوری ہوتی ہے۔ سوزاک کا زخم جلد زائل نہیں ہوتا۔ چونکہ زخم کے لیے سکون کی ضرورت ہے۔ مگر یہ جگہ ہمیشہ پیشاب کی گذرگاہ ہے۔ پیشاب کی وجہ سے زخم اچھا نہیں ہوتا۔ اگر بنظرِ ظاہر اچھا ہو جائے تو معمولی اختلاف غذا سے جلد لوٹ آتا ہے۔

سوزاک عضوِ مخصوص کے بالکل سرے پر یا درمیان میں یا جڑ میں پہنچ جاتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد و ٹیس سے اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ ٹھنڈے شربتوں کے ساتھ پچکاریاں اور بچھاہے حشفہ کے اندر والے سوزاک کو فائدہ کرتے ہیں۔ اگر زخم جڑ تک نفوذ کر گیا ہے تو اکثر کھانے پینے کی دواں سے

ہی اچھا ہو سکتا ہے۔ اگر درمیان میں ہے تو ہر دو تدابیر یعنی اندرونی اور بیرونی ادویہ استعمال کریں۔

سوزاک قضیب کا ہی مخصوص مرض ہے۔ کسی دوسرے عضو کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر عوارضات کی صورت میں پیپ وغیرہ کی کثرت و تیزی اور مرض مزمن ہو جانے سے پچکاریاں کرنے سے سوراخ احلیل بڑا ہو جاتا ہے۔ مگر اصل مرض کے دور ہونے سے سوراخ بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بے احتیاطی کے ساتھ پچکاریاں کرنے سے خصیوں میں پانی اتر کر ورم پیدا کر دیتا ہے۔ جس کے رفع کرنے کے لیے محلل اورام لیپ وغیرہ استعمال کریں۔ اعضائے تناسل کی کمزوری۔ رقت منی۔ کیسۂ منی کی کمزوری اور پیشاب کی نالی کشادہ ہونا اس مرض کے نتائج ہیں۔ جس سے سرعت انزال ہو جاتا ہے۔ پس اسباب ممرضہ دور کرنے کے ساتھ کیسۂ منی کو بھی قوی کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات نابالغ بچوں کو پیشاب میں کسی خرابی کی وجہ سے بھی سوزاک ہو جاتا ہے جس کا علاج مسکنات سے کیا جائے۔ ایام حیض میں جماع کرنے سے مرد کے مزاج میں حرارت آ جاتی ہے۔ اور گاہے سوزاک بھی ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات سخت کثافت و غلاظت اور تعفن کے نمودار ہونے سے خون متغیر ہو کر آتشک بھی ہو جاتا ہے۔

البتہ خاص طور پر نازک مزاج اشخاص جلد متاثر ہوتے ہیں۔ غلیظ اور گندی طبیعت کے لوگ اس کے اثر سے اکثر بچے رہتے ہیں جس کی وجہ اُن کی طبیعت کی ثانوی حیثیت ہونا ہے تجربہ کار اور ماہرین جانتے ہیں کہ پیشاب کی نالی کا زخم جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ مگر منی کی نالی میں پہنچا ہوا زخم جلد صحت یاب

نہیں ہوتا۔ اِس زخم کی علامت یہ ہے کہ انزال کے وقت سخت درد ہوتا ہے جس کا علاج منی کو تسکین دینے کے لیے ٹھنڈی ادویہ و اغذیہ و مشروبات دیئے جائیں۔

بطریقِ یونانی اصول، علاج یہ ہے کہ اول مسکنات پھر مادہ کو کھینچنے والی اور سب سے آخر زخم مندمل کرنے اور بھرنے والی ادویہ استعمال کریں کیونکہ اگر پہلے مسکنات کا استعمال نہ کیا جائے تو مادہ کو کھینچنے والی دواؤں کے زور سے بدن کا اور مادہ کم و بیش مقدار میں زخم کی طرف متوجہ ہو جائیگا جس سے زخم زیادہ ہو کر سخت خرابی کا موجب ہو جائیگا۔ اِس بنا پر یہ ضروری ہے اول مسکنات دے کر پھر اندری جلاب وغیرہ دیا جائے۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ پیپ وغیرہ سے زخم صاف ہو گیا ہے تو مندملات کام میں لائیں اگر مادہ زخم سوزاک کی طرف مائل ہو اور پیشاب رُکنے کا خطرہ ہو تو فصد ضرور کریں۔ اِس سے مادہ دوسری طرف متوجہ ہو جائے گا۔ کبھی مذکورہ بالا تدابیر ناکامیاب بھی ہوتی ہیں۔ بدیں صورت ماء الجبن کرائیں۔

اِندری جلاب اس کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب اور منی کی نالیوں سے مادہ خارج کیا جائے۔

نسخہ۔ نصف سیر مولی کے پتوں کا پانی نکال کر اس میں ایک سے ۲ ماشہ حسب طاقت قلمی شورہ ملا کر پلائیں۔ پیشاب بکثرت آ کر مادہ باہر نکلے گا۔

پچکاری سفیدہ کاشغری، شب یمانی۔ ہر ایک ۲ ماشہ باریک پیس کر اس میں سے بقدر ۲ ماشہ لے کر ۸ تولہ عرقِ گلاب اور ۴ تولہ روغن

گل میں حل کر کے پچکاری کریں - بعد کچھ دیر سوراخ بند رکھیں - بعد کھول کر پیشاب کریں - اگر ایک مرتبہ سے آرام نہ ہو تو دو تین یوم ایسا ہی کریں - لیکن ہر دفعہ پہلے اندری جلاب ضرور لیں اگر سہل کا موقعہ نہ ہو تو باسلیق کی فصد کریں - بہتر ہے کہ مندرجہ بالا پچکاری کرنے سے پہلے شہد سفید اتونہ کو ۸ تولہ پانی میں ملا کر اس سے پچکاری کر لی جائے

دیگر پچکاری طوطیا ہندی ۳ ماشہ کو آنچ پر اس قدر جلائیں کہ اس کا نیلا پن جاتا رہے - پھر اسے کوٹ کر دریا کے پانی بقدر ایک پیالہ میں بھگو دیں - بوقت صبح پانی آہستگی سے نتار لیں اور پچکاری کریں -

برائے اندمال زخم گلنار فارسی - گل ارمنی - کدو سوختہ - بال سوختہ - انزروت - شب یمانی - نشاستہ - صمغ عربی - مردار سنگ - سنگ جراحت - دم الاخوین - سفیدہ کاشغری ہر ایک ۲ ماشہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر لڑکی والی ماں کے دودھ میں گوندھ کر شیافہ بنا کر زخم تک پہنچائیں -

دیگر برگ بھنگ سبز - اتونہ - شب یمانی ۵ ماشہ - نصف سیر بھینس کے دودھ میں جوش دے کر رکھیں - اس دوا کے اندر پیشاب کریں - پیپ صاف ہونے کے بعد اسے کام میں لائیں -

شیاف طوطیا - مردار سنگ - ایلوا - کدو سوختہ - تانبہ سوختہ - اقلیمیا مغسول - طین قبرسی - شادنج مغسول - کندر - انزروت - مازو - گلنار - شب یمانی - اقاقیا - زاج سوختہ - دم الاخوین - گل سرخ - گل انار ترش - کاغذ سوختہ یہ سب یا جتنے بھی اجزا مل سکیں - پھاہا بنا کر استعمال کریں -

شیاف برائے بند کشاد مغز منڈوہ ۲ تولہ - کافور ۴ ماشہ - گل ارمنی ۱ تولہ - نیم کے پتوں کے پانی میں باریک پیس کر دو لمبی لمبی بتیاں بنائیں اور سوراخ میں پہنچا کر لنگوٹ کس لیں - تین یوم متواتر استعمال کریں۔

بُرکی پیشاب کے بعد کتھہ سفید، سُرمہ سا کردہ باریک نالی کے ذریعہ سوراخ میں پہنچائیں۔

سفوف دافع سوزاک الائچی کلاں - ست سلاجیت - سنکھاہولی - اصل السوس - گوکھرو - ست گلو - تخم کلفہ ... تالمکھانہ - مغز تخم خیارین - پکھان بید ہر ایک ۱ درم - جواکھار - طباشیر ہر ایک ½ ۱ ماشہ - سفوفاً خوراک ۶ ماشہ ہمراہ آب سرد۔

دیگر سفوف کشتہ قلعی - ست گلو - سلاجیت - الائچی خورد - پکھان بید - ملٹھی - تالمکھانہ - بنسلوچن - ہر ایک ۳ ماشہ - مصری ہموزن از ہمہ اور یہ سفوفاً خوراک ۹ ماشہ سے ۱ تولہ۔

دیگر سفوف خون اور پیپ آنے کو بند کرتا ہے ؛ اصل السوس مقشر ۱۰ ماشہ - ست سلاجیت، شورہ قلمی - جواکھار - الائچی کلاں۔ گل کیسو - ہلدی - برگ حنا - زیرہ سفید ہر ایک ۲۰ ماشہ - مصری ۲۷ ماشہ سفوفاً ۲۲ ماشہ ہمراہ آب سرد۔

دیگر برائے اندمالِ زخم سوزاک طباشیر ۶ ماشہ - گندھک زرد ۷ ماشہ مغز تخم خیارین - ۱ تولہ ۲ ماشہ تخم خرفہ ½ ۲ ماشہ - صمغ عربی - کتیرا - مامیران چینی ہر ایک ۱ تولہ - زرشک بیدانہ،

افیون۔ زرناوند مدحرج۔ ہر ایک ۲ تولہ۔ گل سفید مقشر ۱ تولہ ۱٠ ماشہ۔ شکر سفید ہموزن از ہمہ ادویہ۔ سفوفاً خوراک ۴ ماشہ ہمراہ آب سرد

کشتہ قلعی بنانے کا طریقہ

رانگ حسب ضرورت پگھلا کر سات مرتبہ آب حجرات میں بجھا دیں بعدہ کوٹ کر چھوٹے چھوٹے ورق بنالیں۔ ایک ٹاٹ جو نصف گز لمبا ۴ گرہ چوڑا لے کر ٹاٹ کے نچلے حصے میں نیم کے پتوں کا فرش کر کے ورقوں کو الگ الگ رکھیں اس پر اور نیم کے پتوں کا فرش کریں۔ ایک گڑھا مکعب گز کھود کر نیچے اوپر اوپلے دے کر درمیان تھیلہ بند کیا ہوا رکھ کر آنچ دیں سرد ہونے پر کشتہ کی ٹکیاں چن لیں۔ یہ کشتہ سوزاک کے سفوفوں میں استعمال کریں۔

آتشک

آتشک میں عضو تناسل کے باہر زخم ہوتا ہے۔ جو مرد و عورت میں کسی کے مزاج کی حرارت کے غلبہ سے ہوا کرتا ہے۔ بغیر مخالفت مزاج یہ مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگرچہ عورت کے آتشک میں مبتلا ہونے کی کئی علامات ہیں جن سے پہچان ہو سکتی ہے۔ مگر عضو مخصوص داخل ہونے کے وقت جلا دینے والی سخت آگ یا گرمی محسوس ہوتی ہے۔ ایسے وقت جیسے بھی ممکن ہو جماع اور خصوصاً انزال سے فوراً پہلے الگ ہو جائیں۔ کیونکہ انزال کے وقت سوراخ منی کھل جانے کی وجہ سے اور انزال کے بعد عضو کے سکڑنے کی وجہ سے آتشک

کی گرمی فوراً صعود کر کے سرایت کرتی ہے۔ اس لیے انزال کا ہرگز قصد نہ کریں۔ نوعمر و تندرست آدمی اس سے فوراً متاثر ہوتا ہے۔ اس کے خلاف عمر رسیدہ آدمی اس گرمی سے کم متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس میں سردی کا غلبہ ہونے کی وجہ سے اس گرمی کا پورا غلبہ نہیں ہونے پاتا۔ زیادہ گرمی والی عورت سے بوڑھا بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ اگر اور نہیں تو کم از کم سوزاک میں تو ضرور مبتلا ہو جائے گا۔ اگر مرد کو زیادہ حرارت ہے، تو عورت کے اندر گرم منی کے پڑنے سے زخم ہو کر آتشک ہو جائے گا۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو جریانِ منی یا سوزاک تو ہو ہی جائے گا۔

کسی ماہر طبیب سے علاج کرانے اور بہت جلد توجہ کرنے سے آرام آسکتا ہے۔

اس مرض کا اعلیٰ درجہ کا علاج منہ کا آنا ہے۔ بشرطیکہ نسخہ کامل ہو۔ مگر فصد کرنے سے یہ مرض بہت جلد جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اس مرض کی مخصوص دواؤں کے ذریعہ جلاب دینا۔ اکثر اقسام آتشک میں مفید ہے۔ مگر جب یہ مرض جلد پر ظاہر ہو جائے تو کامیاب نہیں ہوتا۔ اور قے لانا بھی مفید تو ہے۔ مگر بہت کم۔ لیکن ایسی دوا جو کہ ان تینوں باتوں کے بغیر مرض دور کر دے بہت کم اور نایاب ہیں۔ کیونکہ مادہ بغیر جسم سے نکالنے کے آرام نہیں آتا۔

آتشک سے صحتیاب ہونے کے بعد مرد کو جس عورت سے اور عورت کو جس مرد سے یہ عارضہ لاحق ہوا تھا۔ قطعاً جماع نہ کرنا چاہیئے ورنہ دوبارہ گرفتارِ مرض ہو جائیں گے۔

چونکہ آتشک جلدی امراض میں شامل ہے۔ بدیں وجہ یہ بشکل دماميل یا بشکل پھنسیوں کے جسم پر ظاہر ہوتا ہے۔ مگر جب آتشک کی گرمی اندرونی اعضا کی طرف جاتی ہے تو جلد پر اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اکثر اس گرمی سے جوہر منی جل کر نسل منقطع ہو جاتی ہے۔ اگر بالفرض نسل منقطع ہونے تک منی میں خرابی نہ بھی ہو۔ پھر بھی بد اثرات اولاد میں ضرور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور مریض آتشک ظاہر ہو جاتے ہیں اور مریض آتشک کا جسم عام احتراق کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے اور مرض جذام ہو کر تمام اعضا کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ جب آتشک کا اثر نسل میں آ جائے۔ تو نسلاً بعد نسل اس کا اثر نہیں جاتا۔ کمزور آتشک سے کنج ران میں گلٹیاں اور تمام بدن پر گانٹھیں نکل کر تکلیف دیتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرض کی حرارت موجودہ اخلاط میں تغیر پیدا کر کے طبعی راستہ کنج ران اور قلب کے خون کو جوش دے کر بغل وغیرہ میں پہنچا دیتی ہے۔ اگر یہ گرمی اور بھی کم ہو تو جگر سوئے مزاج گرم میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کنج ران میں رگوں کی اکثریت ہونے کی وجہ سے اکثر بدیں ہی نکلتی ہیں۔ اگر یہ گرمی دماغ تک اثر انداز ہو سکے۔ تو وہاں کی رطوبات میں جوش اور احتراق پیدا ہو کر دماغی فضلات نکلنے کی جگہ حلق میں گرانی ہے جس سے خناق یا تالو میں سوراخ ہو جاتا ہے

اس قبیح و منحوس مرض سے اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی تشریح کی رسالہ ہذا میں گنجائش نہیں۔ مگر ان کا علاج آتشک کی رعایت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ امراض اس شجر خبیثہ کی شاخیں اور پتے ہیں۔ آتشک دو طرح سے ہوتا ہے (۱) مرض کی گرمی کسی بدنی مادہ سے مل کر

تغیر پیدا کر دے۔ (۲) اگر بدن میں کوئی مادہ موجود نہ ہو تو اس مرض کی صرف گرمی اپنی تیزی سے مزاج کو فاسد کر دیتی ہے۔ یہ قسم بہت خطرناک ہے جو مشکل سے دفع ہوتی ہے۔ اکثر اس مرض کے عوارضات و بہ بیۂ مادہ ہو جانے سے دواؤں کا اثر جلد قبول نہیں کرتے۔ بدیں ایسے مریضوں کا فرض ہے کہ وہ مستقل مزاج ہو کر علاج کراتے رہیں۔ بے دل ہو کر علاج نہ چھوڑیں۔

حب آتشک ہڑتال گوبریا۔ مردار سنگ ہر ایک ۴ ماشہ۔ ہر دو پیس کر پرانا گڑ ۸ تولہ میں ۴ گولیاں بنا کر ایک گولی خدا کے واسطے سر کے اوپر سے پیچھے کی طرف پھینک دے۔ تین گولیاں ہر روز ایک ایک کھا کر تین یوم میں ختم کرے۔ غذا کی بجائے صرف بھنے چنے کھائے۔ چوتھے روز اگر مسلمان ہے تو گرم مصالحہ ڈال کر سری پائے گیہوں کی روٹی سے دونوں وقت کھائے اور اگر مریض ہندو اور گوشت نہ کھاتا ہو تو ارد کی دال سے گیہوں کی روٹی دو وقت کھائے۔ اس کے بعد یعنی پانچویں دن سے جو چاہے کھائے۔ مگر چالیس دن تک مونگ کی دال یا ایسی غذا جس میں مونگ کسی نہ کسی طرح پڑی ہو ہرگز نہ کھائے۔

حب آتشک یہ گولیاں آتشک اور وجع المفاصل کے لیے مخصوص ہیں۔ سنگھپور (؟) میں مدبر کیا ہوا ۶ ماشہ قرنفل کلدار، فلفل سیاہ ہر ایک ۱۲ عدد آب خالص میں کھرل کر کے ۱۸ عدد گولیاں بنائیں۔ ۲ صبح۔ ۲ دوپہر۔ ۲ شام۔ اس ترکیب سے کہ ایک گولی خمیری روٹی کے ٹکڑے میں لپیٹ کر نگل جائیں۔ اس طرح ۶ یوم دوا کا استعمال

کریں۔ چالیس روز تک ٹھنڈا پانی۔ دہی۔ میٹھا اور مونگ کی دال سے قطعی پرہیز صرف بکری کے سری پائے کھائیں۔ اگر اس دوا سے منہ آ جائے تو پوست ببول۔ پوست کچنال۔ برگ چنبیلی ہر ایک ایک چھٹانک لے کر ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر غرغرے کریں۔

دیگر حب آتشک

تنقیہ کرنے کے بعد اس گولی کا استعمال ازحد نافع ہے۔

ہلیلہ سیاہ ۵ تولہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ نیلا تھوتھا ۲ ماشہ۔ ایک ہفتہ پاؤ بھر عرق لیموں میں سحق کر کے خشک ہونے پر جنگلی بیر کے برابر گولیاں باندھیں۔ ایک گولی بوقت صبح ایک بوقت شام۔ میٹھے سے بالکل پرہیز کریں زخموں یا گلٹیوں پر اس کا ضماد بھی کریں۔

دیگر حب آتشک

سنکھیا سفید گھی میں مدبر کیا ہوا ۳ ماشہ۔ کتھہ پاپڑیا۔ طباشیر ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو ہمراہ پان کھرل کر کے بقدر دانہ ماش حبوب تیار کریں۔ گھی کے ہمراہ بوقت صبح ایک گولی کھائیں گھی گرم و بیش ایک چھٹانک ہو۔ اس دوران میں گھی سے روٹی یا پلاؤ کھائیں۔ لیکن گوشت ہرگز نہ کھائیں۔ مرچ۔ ترشی۔ دال سے پرہیز۔ دو تین ہفتہ متواتر باپرہیز استعمال کریں۔

جوہر رسکپور

رسکپور ۱ تولہ شراب دو آتشہ پاؤ بھر میں کھرل کر کے بطریق معروف جوہر اڑا لیں۔

ترکیب یہ ہے کہ نچلے پیالے میں پہلے ۲½ تولہ چاول باریک بچھائیں اس پر رسکپور کی ٹکیہ رکھ کر پھر ۲½ تولہ چاول اوپر دے کر دوسرا پیالہ اس پر اوندھا رکھیں۔ اچھی

طرح سمپٹ کر کے ۱۲ تار دھاگے کی بتی بنا کر ایک چراغ میں ایک پاؤ گھی ڈال کر بتی جلائیں۔ چولھے پر پیالوں کو رکھیں۔ اوپر کے پیالے پر آب سرد سے تر کپڑا رکھیں جب گھی ختم ہو جائے اور برتن بھی اچھی طرح سرد ہو جائے تو احتیاط سے پیالوں کو الگ کر کے جوہر حاصل کریں۔

فی خوراک ارنی منقّی میں رکھ کر کھلائیں۔ صرف ایک ہفتہ گھی کا استعمال خوب کرائیں۔ غذا میں اچھے گھی والا گوشت کھلائیں۔ اگر گوشت دستیاب نہ ہو، تو دودھ چاول مصری ڈال کر کھلائیں۔ باقی کوئی پرہیز نہیں۔ مگر گوشت گھی والا بریاں شدہ یا دودھ چاول مصری والے ضرور کھلائیں۔

حب آتشک

اجوائن خراسانی۔ اجوائن دلیسی۔ اجود۔ باؤبڑنگ کتھہ پاپڑیا۔ مردار سنگ۔ طوطیا ہر ایک ۳ ماشہ۔ بھلانواں جمال گوٹہ ہر ایک ۲ دانہ۔ زابن کہنہ، پارہ ہر ایک ۴ ماشہ۔ کنجد سیاہ ۱ تولہ۔ گڑ چار تولہ۔ سب سے پہلے بھلانواں اور کنجد کو ایک ساتھ کوٹیں۔ کوٹتے وقت کلاہ بلادر دور کر دیں۔ جب خوب باریک ہو جائے۔ بعدہٗ دیگر ادویات کو کوٹیں۔ صرف اس قدر کوٹیں کہ بہت باریک نہ ہو جائیں۔ پھر سب کو یکجا کر کے پارہ ملا کر خوب کوٹیں کہ پارہ بالکل غائب ہو جائے۔ پھر گڑ ملا کر ۶ پہر متواتر ہاون دستہ میں کوٹتے رہیں۔ کہ گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو حبوب بقدر کنار دشتی بنا لیں۔ ایک گولی کے چار ٹکڑے کر کے دہی کی بالائی سے حلق میں رکھ کر نیچے اتار لیں دوا دانتوں کو نہ لگے۔ اسی طرح سات دن بوقت صبح کھلائیں۔ اگر سات روز کے بعد بھی ابھی مرض باقی ہو تو سات روز مزید کھلائیں۔ انشاء اللہ شفاء کامل ہوگی

مونگ کی دال، بکری کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کریں۔ باقی جو جی میں آئے کھائیں۔

سفوف مسہل برائے آتشک

پارہ مصفیٰ اور گندھک مصفیٰ ہموزن کی بذریعہ کھرل کجلی بنائیں۔ اب ان دونوں کے برابر مغز جمال گوٹہ مدبر ملا کر کھرل کریں۔ اب صرف پارہ کے برابر سنگ بصری ملا کر خوب رگڑیں۔ اب ایک مٹی کے کورے برتن میں ڈالیں۔ کھرل دھو کر پانی بھی اُسی میں ڈال دیں۔ پانی اتنا ہو کہ دو انگل دوائی سے اونچا رہے اور نرم آنچ پر رکھ کر پانی خشک کریں۔ قدرے نمی باقی رہنے پر اتار لیں۔ اور سایہ میں الٹ پلٹ کر کے خشک کریں۔ فی خوراک دو سرخ اس ترکیب سے نگلیں کہ دوائی دانتوں کو نہ لگے۔ یعنی بالائی یا کسی کیپسول وغیرہ میں رکھ کر ہمراہ کچی لسی یعنی دودھ کی لسی سے نگل جائیں اس سے قے بھی ہوتی ہے اور دست بھی خوب آتے ہیں۔ اس مسہل کے دن دودھ کی لسی سے نگل جائیں۔ اس سے قے بھی ہوتی ہے اور دست بھی خوب آتے ہیں۔ اس مسہل کے دن دودھ چاول کے سوا کچھ نہ کھا جائے۔ چونکہ یہ مسہل قوی ہے اس لیے قوی اشخاص کو ہی دیا جائے۔ یہ بلغم اور سودا کو بھی خارج کرتا ہے۔

آخری ہدایات

پاک دامنی کا تعلق ارادہ سے یعنی قوت ارادی سے ہے۔ مگر غلبۂ شہوت ذاتی ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ پاک دامنی اختیاری اور شہوت کا غلبہ ذاتی یا مستقل چیز ہے۔ علاوہ ازیں عورتوں کی حرکات و سکنات۔ قول و فعل کا

تعلق براہِ راست خواہشات کے زیرِ اثر ہے۔

یہ تجربے سے ثابت ہے کہ جب عورت پر کسی کی خواہش کا غلبہ ہو جاتا ہے تو عورت مرنے سے نہیں ڈرتی۔ عورت باوجود لطافت و نزاکت، ایسے مرد کی متمنی رہتی ہے جو تندرست، طاقتور اور فعل جماع میں سست نہ ہو۔ بظاہر گرم، اور بباطن امساک کا حامل ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے مرد جن میں یہ اوصاف موجود نہیں ہوتے۔ عورت اُن سے چھٹکارا پانے کے لیے کئی حیلے بہانے کرتی ہے۔ اکثر اسی وجہ سے عورت اور مرد میں ناچاقی پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر طلاقیں اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ یا پھر اگر طلاق نہ ہو تو عورت کا اخلاق باختہ ہو جانا ممکنات سے ہے۔ ایسے کئی گھر تباہ ہو چکے ہیں۔ پس معشوقہ کی نفرت کا سب سے بڑا سبب یہی ہے اس لیے مرد کو اپنے اندر بردباری اور میانہ روی اور ملائمت اختیار کرنے کے علاوہ اپنے اُس نقص کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز عورت پر کبھی سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ اصل نقص کی نشاندہی کے بعد اُس نقص کو دور کریں میٹھی باتیں، اچھے اخلاق، مہر و محبت سے پیش آنا چاہیئے۔ اپنی عقل سے طبیعت میں مناسبت پیدا کریں۔ تاکہ عورت تمہاری فریفتہ و شیفتہ ہو جائے۔

ہنسی مذاق شہوت انگیز باتوں سے اور جماع کی حرکات سے پیدا ہونے والی آوازوں سے اور زیادہ چھیڑ چھاڑ سے عورت کا احساسِ لذت دوبالا ہوتا ہے اور مرد کی محبت عورت کے دل میں گھر کر لیتی ہے۔ مقررہ اعضاء کا آہستہ آہستہ محبت بھرے رنگ میں مساس کرنا موجب ازدیادِ لذت ہوتا ہے اکثر تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ ادھیڑ عمر میں عورت کی ہم بستری کی خواہش

تیز ہو جاتی ہے۔ عورت جس قدر موٹی ہو جماع کی زیادہ شائق ہوتی ہے۔ مگر مرد اگر موٹا ہو تو مباشرت کا بہت کم خواہش مند ہوتا ہے۔ ایسا مرد ادھیڑ عمر میں مباشرت کے کام کا نہیں رہتا۔ تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ کثرت مباشرت سے عورت کے بہت سے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ عورت کے منزل ہونے سے اُس کے دل سے رنج و غم یا عداوت سب دُور ہو جاتی ہے۔ جو عورت مباشرت میں ہمیشہ منزل ہو جائے وہ عموماً مرد کی سختیاں بھی جھیل لیتی ہے۔ پس جماع عورت کے لیے زخم پہ مرہم کی مانند ہے۔

عورت کا بناؤ سنگھار اکثر ذاتی عیوب کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس لیے عقلمندوں کا مقولہ ہے کہ عورت کی اصلیت سونے کے بعد جاگتے وقت معلوم ہوتی ہے۔

مرد کی جوان عمر میں تو عورت معشوق کا درجہ رکھتی ہے۔ جب عورت جوانی کھو چکے تو پھر عورت خود عاشق کا درجہ رکھتی ہے اور مرد معشوق بن جاتا ہے۔

چنانچہ جامی کا قول ہے ع

گہے عاشق گہے معشوق بودہ

مرد یا عورت کے بوئے نہار کی زیادتی ایک دوسرے سے نفرت کا موجب ہوتی ہے۔ نزدیکی کے وقت ذکر کا ڈھیلا ہونا عورت کے لیے نفرت کا باعث ہو سکتا ہے۔ ایک ساتھ دونوں کا منزل ہونا محبت کو بڑھانے والا اور المذاذ سے دونوں کو مسحور کرنے والا ہے۔ مباشرت کے وقت شرم و حیا باہ کو کمزور کرنے والی حرکت ہے ؛

مرد کے چوڑے پیر اُس کے پُر شہوت ہونے کی دلیل ہے۔ ہاتھ کی انگلیوں کا لمبا اور فربہ ہونا عضوِ مخصوص کی لمبائی اور موٹائی کی دلیل ہے۔ معشوق کے حسن اور اُس کے اعضاء خصوصاً آنکھوں۔ لبوں۔ رخساروں۔ بالوں۔ لبوں ابروں مژگاں کی تعریف تشبیہات سے کرنا عورت کو گرویدہ بنانا ہے۔ خوبصورت اور نوعمر عورتوں سے بے فکر ہو کر خوش گپیاں کرنا باہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ غم و تفکرات کی حالت میں ہمبستری کرنا باہ کو معدوم کر دیتا ہے۔

عورت کا انزال ہوئے بغیر مرد کا الگ ہو جانا اُسے مختلف عوارضات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مرد و عورت کے اکٹھا سونے سے بے حسی پیدا ہوتی ہے اور حرارت عزیزی بجھ جاتی ہے اور مردوں کی قوت باہ ضعیف ہو جاتی ہے مشہور مقولہ ہے کہ مباشرت نہ کر سکے تو بھی دست درازی اور چھیڑ چھاڑ اور مساس ضرور کرے۔ مگر اس قول پر عمل کرنے سے عورت کی شہوت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہیجان شہوت کے وقت مرد مباشرت نہ کرے گا۔ تو عورت اپنی خواہش مٹانے کے لیے دوسرے طریقوں کی طرف متوجہ ہو گی۔

بعض جوان مرد بدیں وجہ جوانی میں مباشرت سے پرہیز کرتے ہیں۔ کہ اُن کی طاقت ضائع ہو جائے گی۔ مگر ایسے لوگ عمر ڈھل جانے پر مباشرت کی طرف رجوع کرنے سے بہت جلد اپنی قبر تیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ بڑھاپے کی عمر طبعی طور پر مباشرت سے محترز رہنے کی موئید ہے۔ اسی طرح بعض نوجوان عنفوان شباب میں کثرت مباشرت کے عادی ہوتے

ہوتے ہیں۔ یہ صورت بھی خطرناک ہے اور خود کو قعرِ ہلاکت میں ڈالنے کے کے مترادف ہے۔

مباشرت کے وقت مرد کا عورت کے حسن وخوبی خصوصاً خیالِ لذت کی طرف توجہ کرنا جلد انزال کا موجب ہے۔ مباشرت کے معاً بعد پیشاب کرنا ضعف کا باعث ہے۔ علاوہ سلسل البول اور بول فی الفراش لاحق ہو جاتا ہے۔

ننگے پاؤں پھرنے سے ضعف باہ کمزور ہوتی ہے۔ فصد کرانا، سنگی لگوانا جونکیں لگوانا اور اسہال و استفراغات سے یقینی طور پر ضعف باہ لاحق ہوجاتا ہے۔ ہر وقت فعل جماع کا خیال قوتِ باہ کے لیے سخت مضر ہے۔ کمزور دل مرد نئی عورت پر قادر نہیں ہو سکتے۔ طبیعت کے تقاضے اور انزال کی طرف مائل ہونے کے وقت منی کو روک لینے سے سخت نقصان ہوتا ہے۔ اکثر ایسا کرنے سے خصیتین غائب ہوجاتے ہیں۔ انفعالات نفسانی کے بعد مباشرت کرنا سخت منع ہے۔

جوانی میں دوا کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں دوائیں دیر سے اور کم اثر کرتی ہیں۔ زردی بیضۂ مرغ میں ۲ رتی کشتہ قلعی ملا کر نوش کرنے سے قوتِ باہ بڑھتی ہے اور جریان کو فائدہ ہوتا ہے۔ دودھ کی بالائی سے منی پیدا ہوتی ہے۔ کاہو اور سرکہ وغیرہ کا استعمال باہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

جماع کی گرمی دور ہونے سے پہلے سرد پانی پینا اور کثرت سرد دواؤں

کا استعمال باہ کے لیے مضر ہے۔ گرم مزاج والوں کے لیے قوت باہ کے گرم نسخے سرد مزاج والوں کے لیے سرد نسخے سخت نقصان کا موجب ہیں.... متقدمین و متاخرین نے علاج بالضد کو ضعف باہ کے علاج میں مفید بتایا ہے اور تجربہ سے بھی یہی ثابت ہوا ہے۔

دیگر امراض میں علاج بالمثل بھی مفید ہوتا ہے۔ یعنی دستوں کا علاج دستوں سے اور قے کا علاج قے سے۔ مگر امراض باہیہ میں یہ طریقہ علاج غیر مفید ہے

تمت بالخیر

الحمد للہ کتاب مستطاب جلسی رموز و اسرار یعنی اردو ترجمہ "ضیاء الابصار فی علاج الباہ" مصنفہ و مؤلفہ عالی جناب معلی الالقاب اسوۃ الرؤسا و رئیس الاطبا ارسطوئے زماں افلاطون دوراں ماہر مسائل علمیہ و عملیہ طبابت واقف رموز جزیہ و کلیہ علم حکمت عالی نسب والا حسب لقمان الملک حکیم محمود خاں صاحب مرحوم و مغفور رئیس دہلی۔ مشتمل بر نکات و نسخہ جات و تدابیر مجربہ حفظ و صلاح و ترقی قوت باہ بصد زیب و زینت اتمام کو پہنچی۔ فقط

ضمیمہ نمبر (۱)

ہندوؤں کے نوعی علم پر ایک نظر

مشہور ماہر جنسیات حکیم یوسف حسن صاحب

(مصنف دوشیزہ و صنف نازک)

ہندوؤں کا نوعی علم بہت پرانا ہے۔ قدیم سنسکرت کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیو راج جی مہاراج نے دُنیا کے فائدے کے لیے یہ علم پاربتی جی کو بتلایا تھا۔ سنسکرت کی قدیم کتابوں میں اس علم کا نام "کام وِدیّا" یا "رتی" ہے چنانچہ اس فن پر سب سے قدیم کتاب کا نام "رتی شاستر" رکھا گیا تھا۔ اس باب میں پنڈت کوکا کا نام بہت مشہور ہے اور ہر شخص سمجھتا ہے کہ قانونِ ازدواج کا یہ سب سے بڑا ماہر کشمیر میں پیدا ہوا تھا اور اس نے اس علم پر ایک قلمی کتاب لکھی تھی۔ جس کا ملخص یا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ پنڈت کوکا نے کوک شاستر میں کیا ہے۔ اگر اس کتاب کے نسخہ جات کو حذف کر دیا جائے اور باقی محض مضمون اور فرضی داستان اور غیر ضروری باتوں کو

نظر انداز کر دیا جائے تو بقیہ مضمون کا لب لباب یہ ہے۔
مردوں کی اقسام، عورتوں کی اقسام، آسن، عورت کے پہلی بار کے حیض سے اس کا مستقبل معلوم کرنا، مقامات خواہش بلحاظ تاریخہائے چاند وغیرہ۔ تفصیل اس اجمال کی ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

مردوں اور عورتوں کی اقسام

مردوں کی اقسام

مرد اور عورت اپنی اپنی عادات وخصائل۔ طبیعت مزاج جسمانی ڈیل ڈول۔ شرافت عصمت اور شہوت کی کمی بیشی وغیرہ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے مرد اور عورت بہترین ہیں

(۱) **ششک** (خرگوش) قسم کے آدمی کا جسم موزوں ہوتا ہے۔ تمام اعضا قدرتی اور متناسب سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ بازو لمبے اور آنکھیں سیاہ و سفید ہوتی ہیں۔ گفتگو میں حلم وبردباری کا اظہار کرتا ہے سچائی کا دلدادہ اور ہمیشہ اچھی بات زبان سے نکالتا ہے نیک صحبت اختیار کرتا ہے وہ خود حسین اور تندرست ہوتا ہے اور حسین اور خوبصورت چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ اپنے بزرگوں اور بلند مرتبہ انسانوں کا ادب ملحوظ خاطر رکھتا ہے ماتھا فراخ۔ پیشانی کشادہ اور ابھرتی ہوئی جسم کے بال چھوٹے اور ملائم ہوتے ہیں جلد سفید اور نرم ہوتی ہے۔ ہونٹ ناک اور کان پتلے ہوتے ہیں۔ چہرہ بیضوی

اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ ایسے مرد مستقل مزاج عقلمند۔ صلح جو۔ رحمدل۔ سخی اور بدی سے دور بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ پاک وصاف رہنے کی کوشش جسم اور لباس پاکیزہ رکھتے ہیں۔ جماع کی رغبت کم لیکن اپنی بیوی سے دلی محبت ہوتی ہے۔ ایسے مرد عموماً پدمنی عورتوں کے جوڑ کے ہوتے ہیں۔

(۲) **مرگ** (ہرن) قسم کے آدمی کا چہرہ شگفتہ، ہنستا اور مسکراتا معلوم ہوتا ہے۔ اعضا لمبے اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہمیشہ بے چینی کا اظہار کرتی ہیں۔ متلون مزاج اور راگ رنگ کو پسند کرتا ہے۔ ماتھا اونچا چہرا لمبوترا۔ ناک کے نتھنے قدرے بڑے۔ آنکھیں سُرخی مائل سیاہ اور رقص میں ہوتا ہے۔ عموماً تیز رفتار اور ہر کام پھرتی سے کرتا ہے۔ محنتی، دیانتدار اور زندہ دل اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔ طبیعت کا چالاک اور عورتوں کا شیدائی ہوتا ہے۔ ایسا مرد عام طور پر چترنی عورت کے لائق ہوتا ہے۔

(۳) **برشب** (بیل) قسم کے آدمی کا جسم بھی متناسب، موزوں مگر قدرے فربہی لیے ہوئے ہوتا ہے۔ آنکھیں چھوٹی اور قدرے موٹی۔ دانت ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ آواز اونچی اور رفتار متوسط ہوتی ہے۔ ایسے آدمی کھانے پینے اور عیش وعشرت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ عشقیہ افسانوں اور شعروشاعری کے شوقین ہوتے ہیں۔ اچھوں سے اچھا لیکن بروں سے بہت برا پیش آتے ہیں۔ اور دل سے دشمنی نہیں نکالتے۔ کینہ پروری اور رخنہ اندازی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ دوستوں رقیبوں اور بالخصوص عورتوں سے بڑے بدظن رہتے ہیں۔ وہ شخص جو کم سونے والا۔ لیکن خواہش کا غلام ہو،

یا جو عورت کو دیکھ کر فوراً متاثر ہو جاتا ہو۔ یا جو گنہگارانہ زندگی سے بالکل نہ گھبراتا ہو۔ وہ بھی برشب قسم کے تعلق رکھتا ہے۔

(۴) آشو (گھوڑا) قسم کے آدمی کی جلد کھردری بال موٹے اور سخت ہوتے ہیں۔ تنگ پیشانی۔ چھوٹا سر موٹی ناک۔ موٹے ہونٹ چہرے پر بے رونقی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ آواز کرخت اور آنکھوں میں وحشت ہوتی ہے۔ ایسے مرد بدمزاج۔ تندخو۔ محنت کش خودپسند، طوطا چشم، اور مطلب پرست ہوتے ہیں۔ ظاہر میں محبت کیش۔ لیکن باطن میں کینہ پرور ہوتے ہیں۔ انسانیت کے درپردہ دشمن اور دھوکے فریب کے پتلے ہوتے ہیں۔ ہر وقت عورت کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مذہبی اصولوں کو اپنی ذاتی مفاد کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور ایمانداری سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ بیوی بچوں کو باتوں میں خوش، افعال میں غمگین رکھتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے لپاٹیے فریبی اور دغا باز ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں ہر طرح کی برائیاں موجود ہوتی ہیں۔

عورتوں کی اقسام

(۱) پدمنی۔ اس کا قد لمبا اور رنگ گورا ہوتا ہے۔ آنکھ کل نرگس کی طرح بدن چھریرا۔ آواز نرم اور لوچدار، بال لمبے اور ریشم کی طرح ملائم جسم متناسب۔ اس کا چہرہ پھول کی مانند شگفتہ۔ پیشانی کشادہ۔ سر کے

بال گھنے لمبے اور بل کھائے ہوئے - آنکھیں بہت سفید اور پتلیاں نہایت سیاہ ہوتی ہیں - بھوئیں کمان کی طرح تنی ہوئی - دہن غنچہ کی طرح چھوٹا سا - سینہ چوڑا چھاتیاں گول - گداز اور بھری ہوئی - کمر پتلی اور لچکیلی - پیٹ کمر سے لگا ہوا . . . کلائیاں گاؤ دم یعنی پیچھے سے موٹی - آگے پتلی - گردن لمبی - انگلیاں مخروطی ہوتی ہیں - پدمنی عورت خوش خرام - ہنس مکھ - خوش گلو - شیریں زبان - شرمیلی اور پاکباز ہوتی ہے - ہمیشہ پاک صاف رہتی ہے - نیک اطوار و عادات کی مالک ہوتی ہے - عصمت کی حفاظت میں جان تک دے دیتی ہے - خوراک بہت کم کھاتی ہے - محبت کا شدید جذبہ رکھتی ہے - خاوند کی فرمانبردار اور اس سے بے حد پیار کرتی ہے - اس کے سونے کے بعد سوتی اور جاگنے سے پہلے جاگتی ہے - اس کو کھانا کھلا کر خود کھاتی ہے - نفاست اور زیور کی خواہش رکھتی ہے - خاوند کا دل موہ لینے کے فطری طریقوں سے آگاہ ہوتی ہے - خوشبویات اور عطریات کے استعمال کرنے کی بہت شائق ہوتی ہے ۔

(۲) چترنی - یہ عورت بھی پدمنی عورت کی طرح خوب صورت ہوتی ہے اس کا قد میانہ - دہن چھوٹا - ہونٹ قدرے موٹے - بدن [illegible] سے سخت اور سڈول ہوتا ہے - سر کے بال لمبے کمر موٹی - سینہ چوڑا اور چھاتیاں بڑی بڑی اور پیٹ بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے - بناؤ سنگھار کی شوقین - جنسی کشش غضب کی ہوتی ہے - کافی خود دار اور غیرت مند ہوتی ہے - معمولی سی بات پر خوش اور ذرا سی بات پر بگڑ جاتی ہے - ہر وقت ہنسی مذاق میں دل بہلانے

کی خواہش رکھتی ہے۔ آزاد پھرنا اور ہر کسی سے مذاق کرنا اس کی عادت ہے رنگدار لباس کو پسند کرتی ہے۔ گانے بجانے کا بہت شوق رکھتی ہے اور خانہ داری سے گھبراتی ہے۔ زیادہ وقت سونے میں گذارتی ہے۔ ان خامیوں کے باوجود باعصمت اور وفادار ہوتی ہے۔ خاوند سے محبت کرتی ہے۔ عادت کی تندوتیز مگر منکسرالمزاج ہوتی ہے۔ جماع سے پہلے اس کی جائے خاص سے مدن جل یعنی لیدار رطوبت بہت کم بہتی ہے۔

(۳) **سنکھنی** ۔ اس کا سر بڑا ہونٹ موٹے۔ چھوٹی اور موٹی۔ چھاتیاں بڑی اور گول ہوتی ہیں۔ یہ نازوانداز سے چکور کی طرح چلتی ہے۔ اس کی جلد سخت ہوتی ہے۔ جسم کی موٹی اور مہرے بدن کی ہوتی ہے۔ بچپن ہی سے بڑی لڑاکا ہوتی ہے۔ جماع کی شدید خواہش رکھتی ہے۔ نمکین اور ترش چیزوں کی بڑی شائق ہوتی ہے۔ ہر وقت خوش اور رنگین رہتی ہے۔ اس کی مرضی کے خلاف سلوک کیا جائے تو فوراً بے شرم اور بے حیا ہو جاتی ہے۔ بڑی مکار۔ بڑی چالاک۔ چاق وچوبند۔ ہشیار اور محنتی ہوتی ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ نیکوں کے ساتھ نیک اور بروں کے ساتھ بری ہوتی ہے اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں اینٹ سے دیتی ہے۔ حاضر جواب بلا کی ہوتی ہے۔ اس کی پنڈلیوں پر بال ہوتے ہیں۔ مذہب سے بیگانہ ہوتی ہے۔ اپنے بچوں کو مارنے پیٹنے اور گالی گلوچ میں عموماً مصروف رہتی ہے اس سے اولاد بکثرت پیدا ہوتی ہے سخت مزاج خاوند سے خوش رہتی ہے مگر نرم مزاج خاوند سے بہت جلد تنگ آ جاتی ہے۔ اس عورت کو

حیض بہت آتا ہے۔

(۴) ہستنی ۔ ہستنی عورت موٹی بھی ہو سکتی ہے اور دبلی پتلی بھی، سانولی بھی اور گوری بھی۔ یہ عورت زیادہ تر اپنی آنکھوں کی شوخی چمک اور حیا کی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کے بدن پر بال بکثرت ہوتے ہیں۔ سخت جھگڑالو اور کینہ پرور ہوتی ہے۔ خیالات اونے درجے کے رکھتی ہے۔ جسم عموماً گرم رہتا ہے۔ اس کا پسینہ بدبودار اور جسم سے شراب کی سی بو آتی ہے۔ عیش و عشرت کی دلدادہ ہوتی ہے ہر قسم کے مرد سے جماع کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ کھانا زیادہ کھاتی ہے۔ مرد سے پہلے سونا اور مرد کے بعد جاگنا اس کی فطرت ہے۔ خاوند کی نافرمانبردار اور ہمیشہ اس کی برائی اور بے وفائی پر کمربستہ رہتی ہے۔ خیالات ناپاک اور گندے ہوتے ہیں۔ سخت بے شرم اور بے حیا ہوتی ہے۔ تاک جھانک اور نظارہ بازی کی شوقین ہوتی ہے۔ جھوٹ بولتی اور بات بات پر غصے میں آجاتی ہے۔ خاوند سے محبت نہیں کرتی غیروں پر بھروسہ کرتی ہے۔

دیگر اقسام

عورتوں کی تقسیم مزاج کے اعتبار سے بھی کی گئی ہے۔ ان کی علامات پہچاننا قدرے آسان ہے۔ مزاج کے اعتبار سے بھی عورتوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

بلغمی مزاج عورت

اس کی ہڈیاں - جوڑ ٹخنے وغیرہ گوشت سے اچھی طرح ڈھکے ہوتے ہیں - عنبریں زبان ہوتی ہے -
جسم عام طور پر ٹھنڈا رہتا ہے - ناخن دانت اور آنکھیں چمکدار ہوتی ہیں عزت اور محبت کی بھوکی ہوتی ہے - خود بھی دوسروں کی عزت کرتی ہے اور دوسرے بھی اس کی عزت کرتے ہیں - اپنے محبوب سے بے پناہ محبت کرتی ہے -
سردی اور خزاں کے موسم میں مدن ترنگ (شہوت کی لہر) چڑھی ہوئی ہوتی ہے - ورنہ طبعاً زیادہ شہوت پرست نہیں ہوتی - اس عورت کا درجہ افضل ہے -

صفراوی مزاج عورت

اس کی ہڈیاں - جوڑ - ٹخنے وغیرہ بہت کم گوشت سے ڈھکے ہوتے ہیں - رنگ گندمی - اور ناک نقشہ تیکھا ہوتا ہے - مزاج ایسا کہ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ سردی کے موسم میں خوش اور گرمی کے موسم میں غمگین رہتی ہے -
سمجھدار اور سلیقہ شعار ہوتی ہے - برسات اور آغاز سردی میں یعنی ساون بھادوں اور اسوج کاتک میں اس کی مدن ترنگ زوروں پر ہوتی ہے -

دموی مزاج عورت

رنگت گوری اور سرخی مائل ہوتی ہے - اس کی طبیعت میں شوخی اور بے باکی زیادہ ہوتی ہے - شوخ رنگوں کو پسند کرتی ہے - خاوند سے محبت پیار کی باتیں کر کے خوش ہوتی ہے - چھاتیاں گول اور گداز - گال بھرے ہوئے ناخن سفیدی مائل سرخ اور آنکھیں لال ہوتی ہیں - موسم گرما میں اس کی مدن ترنگ جوش میں آتی ہے

سوداوی مزاج عورت

اس کا جسم نہ گرم تر اور نہ گرم خشک نہ نرم بلکہ روکھا پھیکا ہوتا ہے۔ طبیعت میں جنون اور وحشت ہوتی ہے۔ زیادہ بولتی اور کم سوتی ہے۔ رنگ عموماً سانولا ہوتا ہے۔ نقوش غیر متناسب اور بھونڈے ہوتے ہیں کھانا خوب کھاتی ہے۔ شہوت پرست اور دیر میں منزل ہوتی ہے اس کی آنکھیں گدلی ہوتی ہے۔ جسم خصوصاً پنڈلیوں پر زیادہ بال ہوتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں اس کی ملن ترنگ میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔

آسن

حیوانات میں طریق جماع سے متعلق کوئی تنازع نہیں۔ ہر جانور ابتدائے آفرینش سے ایک ہی طریقہ پر عامل نظر آتا ہے۔ لیکن انسان جس طرح خورد نوش کے معاملے میں ہزاروں جدتیں کرتا رہتا ہے اور نت نئے طریقے کھانے کو لذیذ بنانے کے لیے ایجاد کرتا ہے اسی طرح وہ جماع کے طریقہ میں بھی نئی نئی ترکیبوں کا شائق رہتا ہے پرانے زمانے کے کوک شاستروں میں جو آسن بیان کئے گئے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ طریقے حکمائے فن کی ترقی پسندانہ ایجاد ہیں۔ جو بعض قسم کے زن و مرد کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کے خیال میں مرد کی چار بڑی اقسام ہیں اور عورت کی بھی چار۔ ان

لیے اگر فلاں قسم کے مرد اور فلاں قسم کی عورت کا جوڑا مل جائے تو انھیں کس طریقے سے یہ وظیفہ ادا کرنا چاہیے کہ مرد عورت کی تسکین کر سکے۔ اس لیے ان آسنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ یہ نظریہ ہی غلط ہے۔ نہ مرد کی چار اقسام ہیں نہ عورت کی۔ عورت اور مرد مزاج کے لحاظ سے چار نہیں درجنوں اقسام کا مجموعہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خیال اپنا اپنا پسند اپنی اپنی "فطری اور قدرتی طریقہ وہی ہے۔ جس سے ہر فرد بشر واقف ہے۔ کرتے کراتے اور ہوتے ہونے ہر شخص خود اپنا حکیم بن جاتا ہے۔ عورت مرد کے مزاج کو شناخت کر لیتی ہے اور مرد عورت کے مزاج کو۔ اس لیے ہم نوخیز اور ناتجربہ کار نوجوانوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مختلف آسنوں کی آزمائش کر کے اور مختلف طریقوں کو اختیار کر کے نقصان نہ اٹھائیں۔ اس سے نہ تو وہ خود محظوظ ہو سکیں گے اور نہ عورت کو سکھ اور سکون حاصل ہو سکے گا۔

غیر فطری طریقوں سے عورت کی ناف ٹل جاتی ہے۔ ورم رحم کی شکایت ہو جاتی ہے اور کئی قسم کے امراض گھر لیتے ہیں۔ مردوں کو بہت حد تک عورت کے مزاج اور منشا کی پیروی کرنا چاہیے۔ اور مطالعہ کرنا چاہیے کہ وہ کس طریقہ میں سکھ اور چین محسوس کرتی ہے۔ جس جماع میں دکھ اور تکلیف بڑھے وہ طریقہ عورت کے لیے زہر ہلاہل سے کم نہیں، اس لیے مختلف قسم کے آسنوں پر کبھی عمل نہ کریں اور عورت کو تختہ

مشق نہ بنائیں۔

پہلی بار کے حیض سے عورت کا مستقبل معلوم کرنا

بلحاظ تاریخ ہائے چاند شاستروں کی روسے اگر کسی عورت کو پہلی بار چاند کی پہلی تاریخ کو حیض آئے تو وہ عورت تمام عمر قسم قسم کے امراض میں مبتلا رہے گی۔ بعض ماہرین فن نے لکھا ہے کہ ایسی عورت کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ جس عورت کو پہلی بار چاند کی دوسری تاریخ کو حیض آئے۔ وہ غیر مستقل مزاج اور کمزور دماغ کی عورت ہوگی۔

جس عورت کو پہلی بار چاند کی تیسری تاریخ کو حیض آئے۔ اس کے گھر یا تو اولاد ہوگی نہیں اگر ہوگی تو بہت کم۔

جس عورت کو پہلی بار چاند کی چوتھی تاریخ کو حیض آئے اس کی اولاد یا تو پیٹ ہی میں مرجائے گی۔ یا ولادت کے تھوڑے عرصہ بعد اس کی آغوش زندہ اولاد سے خالی رہے گی۔

جس عورت کو چاند کی پانچویں تاریخ کو اول بار حیض آئے۔ وہ تمام عمر مختلف امراض کی آماجگاہ بنی رہے گی اور زندگی کا لطف نہ اٹھا سکے گی۔

جس عورت کو چاند کی پانچویں تاریخ کو اول حیض آئے وہ تمام

عمر مختلف امراض کی آماجگاہ بنی رہے گی۔ اور زندگی کا لطف نہ اٹھا سکے گی۔

جس عورت کو چاند کی چھٹی تاریخ بار حیض آئے گا۔ وہ کم عمر ہوگی۔ اس کی زندگی ناکام ہوگی اور بیماری ہر گھڑی اس پر مسلط رہے گی۔

جس عورت کو چاند کی ساتویں تاریخ کو اول بار حیض آئے اس عورت کی تمام عمر اولاد سے خالی رہے گی۔ بعض کا خیال ہے کہ ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد دوبارہ اولاد پیدا نہ کر سکے گی۔ شاستروں کی رو سے جس عورت کو اول بار چاند کی آٹھویں تاریخ کو حیض آئے۔ وہ صحت و تندرستی سے مالامال رہے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض نانویں تاریخ کو ہوگا۔ وہ خوشی و مسرت سے طویل عمر بسر کرے گی۔ بعض کا خیال ہے وہ ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہے گی۔

رتی شاستر میں لکھا ہے جس عورت کو اول بار حیض چاند کی دسویں تاریخ کو ہوگا۔ وہ کمزور چال چلن کی عورت ہوگی۔ بعض کا خیال ہے کہ آتشی ہے۔ ہندو علم الاعضا کی رو سے۔ آتشی وہ عورت ہے جو مضبوط بھاری بھرکم اور سخت مزاج ہو اور بسیار خوری اس کی عادت ہوگی۔

جس عورت کو اول بار حیض چاند کی گیارھویں تاریخ کو ہوگا۔ اس کا چال چلن خراب ہوگا اور اپنے خاندان پر دھبہ لگا سکے گی۔ بعض نے اس کا عمر ڈگنی رکھا ہے۔

جس عورت کو اول بار حیض چاند کی بارھویں تاریخ کو آئے۔ وہ نیک کردار ہوگی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ جوگنی قسم کی عورت ہے۔ ڈاکنی اور جوگنی دو قسم کی عورتیں ہیں جو انسان اور خدا کے درمیان ایک درجہ رکھتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ دونوں سحر اور پاربتی کی غلام ہیں اور آدمیوں کو اپنے قبضہ میں لانے اور ان کو دکھ اور نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتی ہیں۔ ڈاکنی میں جوگنی سے زیادہ بدی کی قوت ہوتی ہے۔

جس عورت کو اول بار حیض چاند کی تیرھویں تاریخ کو ہو۔ وہ کبھی بیمار نہ ہوگی اور اپنے خاوند کی خدمت گذار رہے گی وہ حقیقی معنوں میں پتی برتا کا نمونہ ہوگی۔ وہ اپنے خاوند کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے گی۔ اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی تصور کرے گی۔ جب اس کا خاوند باہر جاتا ہے تو اداس ہو جاتی ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو وہ بھی مر جاتی ہے۔

جس عورت کو اول بار حیض چاند کی چودھویں تاریخ کو ہو وہ دکھ اور مصیبت کا شکار رہے گی۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ مفلس و نادار رہے گی۔

جس عورت حیض پورے چاند کے دن ہوگا وہ عورت دولت سے مالامال رہے گی اور اس کے بیٹے اور پوتے پیدا ہوں گے۔ بعض کا خیال ہے وہ کملا قسم کی عورت ہوگی۔

اگر اول بار حیض نئے چاند والے دن ہو تو وہ عورت مغرور اور خود سر ہوگی۔ اس کا چال چلن خراب ہوگا۔ بعض کا خیال ہے وہ اکثر

بخاروں میں مبتلا رہے گی۔ اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔

بلحاظ ایّام

جس عورت کو اتوار کے روز پہلی بار حیض آئے گا۔ وہ جلد بیوہ ہو جائے گی۔

جس عورت کو پیر کے دن پہلی دفعہ حیض آئے گا وہ اپنے خاوند کی خدمتگذار ہو گی۔ اور اس کا خاوند اس سے محبت کرے گا۔

جس عورت کو منگل کے روز اول بار حیض آئے گا وہ خراب چال چلن ہو گی۔

جس عورت کو بدھ کے روز اول بار حیض آئے گا۔ وہ خوشی دولت اور عزت سے مالا مال رہے گی

جس عورت کو جمعرات کے روز اول بار حیض آئے گا۔ اس کا خاوند دولتمند اور خوش قسمت ہو گا۔

جس عورت کو جمعہ کے روز اول بار حیض آئے گا۔ وہ عمر طبعی کو پہنچنے والی کثیر الاولاد ہو گی

جس عورت کو ہفتہ کے روز اول بار حیض آئے گا وہ تمام عمر بے اولاد رہے گی یہ آلام ومصائب لائے گی۔

بلحاظ دیسی ماہ

جس عورت کو اول بار حیض چیت کے مہینہ میں آئے گا وہ جنسی خواہشات سے مغلوب ہو گی۔

جس عورت کو اول بار حیض بیساکھ کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ سب سے خوش کلامی سے پیش آئے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض جیٹھ کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ جلد بیوہ ہو جائے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض ہاڑ کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ دنیا میں بامراد ہو گی۔

جس عورت کو اول بار حیض ساون کے مہینہ میں ہو گا۔ اس کے مردہ بچے ہوں گے اور بدقسمتی کا شکار رہے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض بھادوں کے مہینہ میں ہو گا۔ وہ تمام عمر کمزور کرنے والے امراض کا شکار رہے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض اسوج کے مہینے میں آئے گا۔ وہ بدقسمت ہو گی اور اولاد بھی ناقص پیدا کرے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض کاتک کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ اپنے خاوند کی تباہی کا باعث بنے گی۔

جس عورت کو اول بار حیض مگھر کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ یقیناً نیک کردار اور اپنے خاوند کی اطاعت شعار ہوگی

جس عورت کو اول بار حیض پوہ کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ خوبصورت ذکی الحس اور مغلوب الجذبات ہوگی۔

جس عورت کو اول بار حیض ماگھ کے مہینہ میں آئے گا۔ وہ وفادار اور اطاعت شعار بیوی ہوگی۔

جس عورت کو اول بار پھگن کے مہینہ میں حیض آئے گا وہ اُس کے بکثرت دیر تک زندہ رہنے والی اولاد ہوگی۔

(بلحاظِ وقت)

جس عورت کو اول بار حیض دن کے وقت آئے گا۔ وہ خوش قسمت اور اچھے بخت والی ہوگی۔

جس عورت کو اول بار حیض رات کے وقت آئے گا۔ وہ خاوند کی منظورِ نظر رہے گی اور اپنے خاوند کی خوشحالی کا باعث ہوگی

جس عورت کو حیض صبح یا عین شام کے وقت ہوگا وہ تمام عمر بے اولاد رہے گی۔

ممنوع ایام اور تاریخوں میں جماع

اگر نئے یا پورے چاند والے دن حمل قرار پائے گا تو اولاد ناقص کمزور اور کند ذہن پیدا ہوگی۔ کیونکہ ان دنوں میں انسان کے جسم میں عجیب وغریب مدوجزر ہوتا ہے۔

ایام حیض کے ابتدائی تین ایام میں اگر حمل قرار پا جائے تب بھی اولاد کمزور بدشکل اور جلدی مرنے والی پیدا ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ایام میں عورت کے جسم سے ناقص خون کا اخراج ہوتا ہے۔

بچوں کی کم عمری کے اسباب

عورت کے سن بلوغ تک پہنچنے سے قبل اگر حمل قرار پا جائے تو بچے کمزور اور بیمار پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مرد دن کے وقت عورت سے ہم بستر ہوگا تو اولاد بے شرم اور بے حیا پیدا ہوگی۔

جو شخص رات کے پہلے حصے میں مقاربت کرے گا، اس کے کم سنی میں مرجانے والی اولاد پیدا ہوگی

جو شخص رات کے دوسرے حصے میں وظیفہ ازدواج بجا لاتا ہے اس کی اولاد بدقسمت اور کمزور پیدا ہوگی۔

جو شخص رات کے تیسرے حصے میں فعلِ مباشرت انجام دیتا ہے۔ اس کے لڑکا پیدا ہوگا۔ جو ذہین اور شرارتی ہوگا۔ ایسا ہی اس حصہ وقت میں اگر لڑکی پیدا ہوگی تو وہ بھی مشتبہ چال چلن اور اپنے خاوند کے لیے اذیت کا موجب ہوگی اور اپنے بڑھاپے میں بہت غریب اور دوسروں کی محتاج ہوگی۔

جو شخص رات کے چوتھے حصے میں جماع کرے گا۔ اس کے خوش حال، تندرست اور ذہین و فطین لڑکا پیدا ہوگا اس حصہ وقت میں اگر لڑکی پیدا ہوگی تو وہ شریف اور اپنے خاوند کی اطاعت شعار ہوگی۔

مقاماتِ خواہش مطابق حکمائے ہند

بائیں طرف

تاریخ چاند	مقام
۱	پاؤں کا انگوٹھا
۲	کف پا
۳	ساق سیمیں
۴	زیر گھٹنا
۵	ران

دائیں طرف

تاریخ چاند	مقام
۶	کمر
۷	جائے خاص
۸	ناف
۹	پستان
۱۰	گردن

تاریخ چاند	مقام دائیں طرف	تاریخ چاند	مقام بائیں طرف
۱۱	لب دہن	۲۱	دہن و لب
۱۲	رخسار	۲۲	پستان
۱۳	کان کی جڑھ	۲۳	ناف
۱۴	پیشانی	۲۴	جائے خاص
۱۵	سر	۲۵	کمر
۱۶	سر	۲۶	ران
۱۷	پیشانی	۲۷	زیر گھٹنا
۱۸	کان کی جڑھ	۲۸	ساق
۱۹	رخسار	۲۹	کف پا
۲۰	دہن و لب	۳۰	انگوٹھا

اس کے علاوہ اور کیا ہے؟

بعض اشتعال انگیز فقرے ۔ چند عریاں تحریریں ۔ طریق جماع بعض آسن جو خرافات کا مجموعہ ہیں ۔ اس کے بعد نسخہ جات ہیں جو طبی کتب سے اخذ شدہ ہیں ۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ان کے ساتھ ہیجان آور الفاظ اضافہ کئے گئے ہیں اور ان کے فوائد کو مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔

ہمارا تبصرہ

سب سے اول مجھے مردوں کی اور عورتوں کی چار اقسام ماننے سے انکار ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں کی اقسام ضروری ہی ہوں تو میرے خیال میں عورتوں کی بے شمار اقسام ہیں۔ جسم کے لحاظ سے، حسن و جمال کے لحاظ سے، خدوخال کے لحاظ سے۔ الغرض یہ قطعاً ناممکن ہے کہ دنیا بھر کی عورتوں کو صرف چار حصوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ یہ نظریہ میرے نزدیک بالکل غلط ہے۔

پھر ان چار اقسام کی تعریف اور پہچان بھی شاعرانہ رنگین بیانی اور لفاظی کا مجموعہ ہے۔ اور سب سے عجیب بات چاند کی تاریخوں کے مطابق جسم انسانی کے بعض حصوں میں "خواہش" کا قیام اور وہاں مساس سے تسکین و لذت کا پیدا ہونا ہے۔

ہمارے ملک میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں نے اس جھوٹ کا تجربہ کی کسوٹی پر مطالعہ کیا ہوگا۔ یقیناً یہ خیال بالکل باطل اور ڈھکوسلہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آج تک کوئی شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے اس کی صداقت کا یقین دلایا ہو۔ باقی رہا مساس۔ یہ انسانی فطرت اور نفسیات سے تعلق رکھتا ہے کہ کتے کو بھی پچکارنے اور لاڈ پیار کرنے سے اس کی خوابیدہ محبت بیدار ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بے سروپا اور غلط سلط کتابوں

سے ملک کے اخلاق پر بہت بڑا اثر پڑا ہے ۔ ندموم آسنوں ۔ اشتعال انگیز تحریروں ، غلط سلط اور نقصان دہ نسخوں کے استعمال سے ملک کے ہزاروں نوجوان شدید امراض میں مبتلا ہو گئے ۔ ملک میں عیاشی اور گنہگارانہ زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ۔ ملک میں زنانہ اور مردانہ امراض کی کثرت سے نئی نسل کمزور پیدا ہو رہی ہے ۔

ہندوؤں کے قومی علم اور کوکا پنڈت کے شاستر کے بعد بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کیا اس قدر جنسی علم نوع انسان کے لئے کافی ہے ۔ عہد حاضر میں سائنسی معلومات و تحقیق کی کمی نہیں ۔ اگر صرف جنس کے موضوع پر مغرب کی تمام کتابیں جمع کی جائیں ۔ تو ایک علٰحدہ لائبریری تیار ہو سکتی ہے ان کتابوں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے کیا کم ہو گی ۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے ہاں اس موضوع پر اگر تمام کتابیں فراہم کر لی جائیں تو ان کی تعداد ایک سو سے کسی طرح بھی زائد نہ ہو گی ۔ ان ایک سو میں سے ۵۰ کتابیں تو عنقا ہیں ۔ اور کس مپرسی کی وجہ سے ختم ہو چکی ہیں ۔ باقی کتابیں بھی کچھ عرصہ میں نابود ہو جائیں گی ۔ کیونکہ ان میں سے اکثر کی زبان گندی اور مقصد خدمات کو برانگیختہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ۔ اس لئے ان کا جو ایڈیشن ختم ہو جاتا ہے ۔ دوبارہ شائع نہیں ہوتا ۔ چند کتابیں جو کوک شاستروں کے نام موجود ہیں انھیں پڑھنے سے گھن آتی ہے اور ان کا مقصد کسی طرح بھی بقائے نوع انسانی سے تعلق نہیں رکھتا ۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا ۔ کہ ان سے عیش و عشرت کے موضوع پر بھی کوئی خاص مدد نہیں ملتی اور یہ کتابیں ہر لحاظ سے بیکار ہیں

مگر ہم انھیں بھی علم جنس کی ان ایک سو کتابوں میں شامل کرنے پر مجبور ہیں۔

عربی اور فارسی کی بعض کتابوں میں لوعی علم سے متعلق بہت مفید معلومات درج ہیں۔ ان میں نقمان الملک حکیم محمد خاں صاحب دہلوی کی کتاب ضیاء الابصار اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ادارہ اسرار حکمت نے اس نادر و نایاب کتاب کو اردو کا جامہ پہنا کر ملک و فن کی خدمت انجام دی ہے۔ خدا کرے۔ ان کی یہی مساعی مشکور ہوں اور خلق خدا اس سے استفادہ کرے۔

میں نے بھی اس موضوع پر ایک کتاب دوشیزہ، دوسری صنف نازک اور تیسری جنسیات لکھ کر شائع کی ہیں۔ ان کتابوں کے سات سات ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ علم جنس پر یہ کتابیں بھی لائق مطالعہ اور مفید جنسی معلومات کی حامل ہیں۔ جہاں تک افادیت کا تعلق ہے۔ اردو میں ان کے مقابلہ کی بہت کم کتابیں ہوں گی۔ ان کے علاوہ سائنٹفک برتھ کنٹرول بھی حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ آپ یہ کتابیں کتب خانہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر (۲)

ضبطِ تولید

جناب یعسوب الحسن ایڈیٹر خضر راہ

ضبط تولید سے متعلق ا..ن لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے ذریعے پیدائش اولاد کو قطعی طور پر روک دینا مقصود ہے اور اس لحاظ سے یہ سخت مضر چیز ہے۔ اسی خیال کے تحت عام لوگ ضبط تولید کو نسل کشی کا مترادف خیال کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ برتھ کنٹرول کا اصلی مقصد یہ ہے کہ انسان ان طریقوں پر پورے طور پر قادر ہو کہ وہ جب چاہے اولاد پیدا کرے اور جب چاہے نہ کرے۔ نسل کشی تو اس صورت میں بھی جا سکتی ہے۔ جبکہ عالمِ وجود میں آئے ہوئے ذی روح کو ہلاک کر دیا جائے۔ مگر ان طریقوں پر عمل کرنے سے تو بچہ عالم وجود میں آنے بھی نہیں پاتا کہ روک دیا جاتا ہے۔

بچہ کی تخلیق اس صورت میں ہوتی ہے کہ جماع کے وقت مرد کی منی کے کیڑے عورت کے انڈوں سے مل جائیں۔ لیکن ضبطِ تولید سے

مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک ایسی حدِ فاصل قائم کر دی جائے جو انھیں آپس میں ملنے نہ دے۔ اس لیے ضبطِ تولید کے عمل کو کسی طرح بھی نسل کشی نہیں کہا جا سکتا۔

نسل کشی کے سلسلہ میں ایک ماہرِ فن لکھتا ہے "سب سے بڑی نسل کشی یہ ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں ایسے بچے پیدا کیے جائیں جو جسمانی اور دماغی لحاظ سے کمزور۔ بیمار اور ناقص ہونے کے باعث بچپن ہی میں مر جائیں۔ اور اگر ان میں سے بعض زندہ بھی رہیں تو ان کو پیٹ بھر روٹی بھی میسر نہ ہو۔ اور اچھی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے وہ قوم پر ایک بار ثابت ہوں۔ اس قسم کے انسان ملک و قوم کے لیے نہ ہونے کے برابر ہیں۔"

ان کی بجائے اگر ایسے بچے پیدا کیے جائیں جو تندرست بھی ہوں اور جن کی تعلیم و تربیت بھی مکمل طور پر ہو سکے اور وہ بڑے ہو کر ملک و قوم کے لیے مفید اور کار آمد ہو سکیں گی۔ تو کیا اسے نسل کشی سمجھا جائیگا؟

ہر سال بچہ پیدا کرنے کی بجائے تین چار سال بعد یا اپنی مرضی کے مطابق اس سے بھی زیادہ مدت کے بعد بچہ پیدا کرنا کسی طرح نسل کشی نہیں کہا جا سکتا۔ جبکہ ایسے بچے کی پرورش اور تعلیم و تربیت ہر لحاظ سے عمدہ ہو سکتی ہے۔

عورت کے بار بار حاملہ ہونے اور اولاد پیدا کرنے سے متعلق اطبا کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس سے عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے بلکہ

ایسی بیماریاں بھی لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جن میں مبتلا ہو کر عورت کا حاملہ ہونا یا بچہ جننا اس کی موت کا باعث ہو سکتا ہے۔ کثرتِ حمل اور کثرتِ اولاد سے جہاں عورت کی صحت خراب ہو جاتی ہے وہاں اس کے رحم میں بھی کمزوری آ جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ بلکہ دماغی قویٰ میں بھی بعض اوقات خلل واقع ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کی زندگی نہ صرف وبالِ جان ہو جاتی ہے بلکہ وہ مختلف امراض میں مبتلا ہو کر طبعی موت سے پہلے مر جاتی ہے۔

یہ صورتِ حال تو عام بیماریوں سے متعلق تھی۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک ان عورتوں کا حمل ہے جو ایسی مہلک متعدی اور موروثی بیماریوں کے اثرات خاوند سے اولاد تک پہنچانے کا باعث بنتی ہیں۔ جن کا اثر نسل بنسل چلا جاتا ہے۔ اور اسی اثر سے بچے لُولے۔ لنگڑے اندھے اور مریض پیدا ہوتے ہیں۔ برتھ کنٹرول ان امراض کو روک کر تندرست بچے پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

کثرتِ حمل سے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں اور بڑے ہو کر بھی کمزور ہی رہتے ہیں۔ کسی ملک یا قوم کے لوگ جسمانی یا دماغی لحاظ سے جس قدر کمزور ہوں گے۔ وہ قوم اسی نسبت سے کمزور ہو گی۔ اور ساتھ ہی اچھی تربیت اور پرورش نہ ہونے کی صورت میں وہ ملک اور قوم کسی حالت میں ترقی نہیں کر سکتی۔ اور اس کے تمدن اور معاشرت میں بھی بہت سی

خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے برتھ کنٹرول کے طریقوں پر عمل پیرا ہونا ان لوگوں کے لیے بے حد ضروری اور مفید ہے۔ جو ترقی اور تمدن کے خواہشمند ہیں۔

حمل روکنے کے طریقے

پردہ کی رسم پردہ بھی ایک حد تک مانع حمل چیز ہے کیونکہ پردے کے ہوتے ہوئے مرد اور عورت آزادی کے ساتھ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ نہ مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور نہ ان کے دلوں میں ولولے اٹھیں گے نہ جنسی اختلاط تک نوبت آئے گی۔

تجرد سب سے عمدہ اور بہترین برتھ کنٹرول مجرد رہنا ہے۔ بشرطیکہ انسان اس پر عمل کر سکے۔

تجرد چونکہ جنسی اختلاط سے پرہیز کراتا ہے۔ اس لیے مانع تناسل ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بعض جانوروں کو اپنی ذاتی اغراض کے لیے جنسی مجامعت سے تمام عمر کے واسطے محروم کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی صحت یا عمر میں کسی قسم کا نقصان واقع نہیں ہوتا۔ البتہ تجرد انسان کے لیے ایک غیر فطری چیز ہے کیونکہ انسان کو فطرت نے وہ قوتیں عطا کی ہیں جو اسے تجارت کے لیے مجبور کرتی ہیں۔ اس لیے یہ بات کہ مرد عورت

کے قریب نہ جائے نہ صرف محال بلکہ ناممکن ہے۔ ہاں اگر اس پر کوئی عمل کر سکے تو یہ برتھ کنٹرول کا سب سے عمدہ بہترین اور افضل طریقہ ہے۔

مجامعت سے پرہیز

شادی شدہ لوگوں کو مجامعت سے قطعی پرہیز کی ہدایت کر دینا تو آسان ہے۔ مگر اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ میاں بیوی الگ الگ کمروں میں سوئیں۔ ایک ہی کمرے میں اور ایک دوسرے کے قریب سونے سے مجامعت کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ کثرت جماع کا بڑا سبب ہی یہ ہے۔ نیز گرم اور مصالحہ دار چیزیں کھانے سے بھی جماع کی طرف رغبت بڑھتی ہے اور گندے قصے کہانیاں پڑھنے اور سینما دیکھنے سے بھی خواہش تیز ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

ماہواری ایام کے بعد جماع سے پرہیز

یہ ایک قدرتی اصول ہے۔ کہ ہر مہینے عورت کا انڈا۔ انڈا پیدا کرنے والی گلٹیوں سے نکل کر بچہ دانی کی نالی میں سفر کرتا ہوا بچہ دانی میں جا کر گرتا ہے۔ اگر اس انڈے سے مرد کی منی کے کیڑے کا ملاپ ہو جائے تو حمل قرار پا جاتا ہے۔ انڈا حیض سے ایک دو روز پہلے پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔ اس لیے حیض سے قبل بھی اکثر حمل ٹھہر جاتا ہے۔ خون حیض آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ عورت کا انڈا پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔

عام طور پر عورتوں کو اٹھائیس دن کے بعد حیض شروع ہوتا ہے حیض کے شروع ہونے کے اگر سولہ دن تک جماع نہ کیا جائے اور سترھویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک جماع کیا جائے تو حمل ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ ایام ماہواری کے آغاز کے وقت جو انڈا عورت کی انڈے دانی سے خارج ہوتا ہے۔ وہ اکثر حالتوں میں اپنے سفر کو ۸۔۹ روز کے اندر طے کرتا ہے۔ اور مرد کے منی کے کیڑے خارج ہونے کے بعد تین چار دن تک عورت کے جسم کے اندر زندہ رہ سکتے ہیں ۔ چونکہ ان دونوں چیزوں کی ملاقات ہی حمل ٹھہرنے کا باعث ہوتی ہے اس لیے اگر زنانہ انڈے کی ملاقات جماع سے تیسرے چوتھے روز تک بھی ہو جائے تو حمل قرار پا جاتا ہے۔ لیکن اگر زنانہ انڈے کے خارج ہونے کے وقت سے لے کر اس کے سفر طے کرنے کی میعاد تک جماع نہ کیا جائے تو نہ منی کے کیڑے اندر داخل ہو کر اس سے مل سکیں گے اور نہ حمل ٹھہرنے کا اندیشہ رہے گا حیض سے صاف ہونے کے وقت سے لے کر ۸ ۔ ۱۰ روز بعد تک حمل قرار پا جانے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ عرصہ غیر محفوظ سمجھا جائے اس حالت میں پچانوے فی صدی حمل کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں جماع سے لذت حاصل کرنے کے علاوہ اولاد کی بھی خواہشمند ہوتی ہیں۔ ماہواری خون خشک ہونے کے بعد مجامعت کی بہت دلدادہ ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ میعاد گذرنے نہ پائے جس میں حمل ٹھہرنے کا امکان ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حیض شروع ہونے سے پہلے اور حیض ختم ہونے

کے بعد جماع نہیں کرنا چاہئے۔ اس بیان کو خاص طور پر پڑھیں۔ جو لوگ برتھ کنٹرول کے دوسرے طریقوں پر عمل کرنا نہیں چاہتے وہ اس طریقہ پر عمل کر سکتے ہیں۔ یعنی حیض کے شروع ہونے کے بعد سولہ دن تک بالکل جماع نہ کیا جائے اور صرف سترھویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک جماع کیا جائے تو حمل ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انڈا اس عرصہ میں بچہ دانی یا بچہ دانی کی خرابی میں نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اگر منی کے جراثیم بچہ دانی میں داخل ہو بھی جائیں تو زنانہ انڈا نہ ہونے کے باعث حمل قرار نہیں پا سکتا۔

تضییع حمل حمل ضائع کرنے سے بھی اولاد کو بہت حد تک روکا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بعض عورتیں ناجائز حمل کی پردہ پوشی کے خیال سے اور بعض اولاد کی کثرت سے تنگ آ کر حمل گرا دیتی ہیں۔ حمل گرانا قانون اور تہذیب دونوں کے خلاف اور عورت کی زندگی کے لیے حد درجہ خطرناک ہے...... یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ ایک جاندار کو ہلاک کر دینا حمل ہو جانے کے بعد اسے گرا دینے کی نسبت یہ بہتر ہے کہ جماع کے وقت ہی یہ طریقہ عمل میں لایا جائے کہ جس سے حمل کا خطرہ ہی نہ رہے تاکہ حمل گرانے کے مضرات اور عورت کی جان کے لیے خطرناک اثرات کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔ عموماً غریب عورتیں حمل گرانے کی کوشش کرتی ہیں اور اس کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ وہ حمل روکنے کے سائنٹفک طریقوں سے ناواقف ہیں یا مانع حمل ادویات خرید نہیں سکتیں۔

جسمانی حرکات سے حمل روکنا بعض یورپین مصنفین نے جسمانی حرکات کے بہت سے طریقے بتائے ہیں۔ جن میں سب سے بہتر یہ ہے کہ عورت جماع کے بعد دس بارہ بیٹھکیں نکالے اور اس اثناء میں دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔ پھر رفع حاجت کو جائے اور کھانسنے اور چھینکیں مارنے سے اپنی جائے مخصوص پر زور دے، اس سے منی خارج ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کھانسنے اور چھینک کے جھٹکے سے رحم میں کھچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے منی کے کیڑے نہ صرف رحم کی طرف جانے سے رک جاتے ہیں بلکہ اندام نہانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔

بعض ممالک کی عورتیں مجامعت کے فوراً بعد سیدھی بیٹھ جاتی ہیں۔ اور پیٹ پر زور دے کر چھینکیں مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ بعض ٹانگیں پھیلا کر سیدھی بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ایسی حرکات کرتی ہیں جن سے پیٹ اور نچلے حصے پر زور پڑے اور اس طرح منی کو خارج کر دیتی ہیں۔

مجامعت کے بعد عورت کو فوراً پیشاب کر دینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے جراثیم منی خارج ہو جاتے ہیں۔ پیشاب کے بعد جائے مخصوصہ کو پانی سے دھونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں گرم پانی کا ڈوش بہت مفید ہے

مذکورہ بالا جسمانی حرکات کے طریقے مفید تو ضرور ہیں۔ لیکن ان میں نقائص بھی موجود ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بعض اوقات منی عین رحم کے منہ پر گرتی ہے۔ اس صورت میں اکثر اوقات کوئی نہ کوئی کیڑا بچہ دانی میں فوراً داخل ہو جاتا ہے۔ منی کا بچہ دانی

میں داخل ہونے کا دوسرا نام حمل ہے۔ جس صورت میں منی بچہ دانی میں داخل ہو چکی ہو۔ پھر کسی طرح حمل رُک نہیں سکتا۔

۲۔ بعض حالات میں رحم کی نالی مباشرت کے دوران میں منی چوس لیتی ہے اور حمل ٹھہر جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات جملہ جسمانی حرکات ساری منی کو خارج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ کوئی ایک تیز رفتار کیڑا رحم میں پہنچ کر حمل ٹھہرا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا نقائص کے سبب سے یہ طریقہ حمل روکنے کا یقینی طریقہ نہیں تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ بہت حد تک کامیاب طریقہ ہے اور اس میں فائدہ یہ ہے کہ کسی قسم کے بیرونی آلات یا خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی افریقہ اور اٹلی کے جنوبی حصہ میں جہاں کے لوگ بہت غریب ہیں اور قیمتی مانع حمل چیزیں خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مذکورہ بالا طریقے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی اس طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔ چین کی عورتیں بھی اس کی پابندی کرتی ہیں وہ جماع کے فوراً بعد اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ٹھنڈا پانی پی لیتی ہیں۔

دودھ پلانے کا عرصہ عورتوں میں یہ خیال بھی عام ہے کہ ماں جب تک بچے کو دودھ پلاتی رہے۔ اس وقت تک حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ چنانچہ لیڈی ڈاکٹر میری شارلیب نے لکھا ہے کہ جو ماں ۸۔ یا ۹ ماہ تک اپنے بچے کو چھاتی کا دودھ پلاتی ہے۔ وہ دو سال تک حاملہ ہونے سے بچی رہتی ہے۔ در اصل یہ خیال اس اصول کے تحت پیدا ہوا ہے

کہ جب تک بچہ دودھ پیتا رہے۔ عورت کی بچہ دانی اُس وقت تک سکڑی رہتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کی منی بچہ دانی میں داخل نہیں ہونے پاتی۔ اور اگر کسی طرح اندر چلی بھی جائے تو باہر نکل جاتی ہے۔ بلکہ اگر انڈے کے ساتھ بھی مل جائے تو انڈے کو بھی باہر کھینچ لاتی ہے۔ لیکن یہ خیال کسی طرح بھی تسلیم نہیں۔ کیونکہ زچگی کے بعد ۶ ماہ کے اندر اندر بعض عورتوں کو حاملہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔

بعض عورتیں حمل روکنے کے لیے دو دو سال تک بچے کو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ جب تک انڈے پیدا کرنے والی گلٹیاں انڈا پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں حمل قرار نہیں پا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ ایک بچہ ابھی دودھ چھوڑنے نہیں پاتا کہ دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ طریقہ کسی طرح بھی قابلِ اعتبار نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے سے عورت اور بچہ دونوں کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

مرد کی قوتِ ضبط

بعض مرد اپنے عضوِ تناسل کو مجامعت کے دوران میں اُس وقت تک تناؤ کی حالت میں رکھ سکتے ہیں۔ جب تک کہ عورت کا انزال نہ ہو جائے۔ مرد کی یہ قوتِ ضبط اگر پہلے موجود نہ ہو تو کوشش کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ حمل روکنے کا یقینی طریقہ ہے۔ لیکن اس میں ہر وقت کامیابی نہیں ہو سکتی اس لیے یہ طریقہ محفوظ نہیں۔ علاوہ ازیں اس سے مرد اور عورت دونو کی صحت کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً مرد کی قوتِ مردمی کو

اس سے سخت صدمہ پہنچتا ہے، اور نامرد ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے، اور عورت کے مرد کے ساتھ طبعی انزال نہ ہونے کے باعث اُسے کمر کا درد اور کئی بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

منی کو روک لینا

جماع کے وقت جب کہ منی کے خارج ہونے کا وقت ہو تو آلہ تناسل کو باہر نکال لینا ضروری نہیں بلکہ خصیتین کی درمیانی جگہ کو انگلی سے زور سے دبائے رکھنے سے بھی منی خارج ہونے سے رُک جاتی ہے۔ اور پیشاب کی نالی کے ذریعہ اوپر چڑھ کر مثانہ میں جا گرتی ہے۔ کیونکہ پیشاب کی نالی میں منی کی نالی آکر ختم ہو جاتی ہے پیشاب کی نالی سے منی جب آگے گذرنے نہ پائے گی۔ تو لازمی طور پر مثانہ میں ہی جا کر گرے گی۔ اور پھر جماع کے بعد جب پیشاب کیا جائیگا تو وہ منی پیشاب کے ساتھ مثانہ سے باہر نکل جائے گی۔ اس طریقے کا زیادہ استعمال مُضر ہے۔ کیوں اس سے مثانہ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ یہ طریقہ مانع حمل ضرور ہے۔ مگر منی کے اس طرح پیشاب کے ساتھ آنے کو مرض جریان کہتے ہیں۔ جو بجائے خود ایک خطرناک مرض ہونے کے علاوہ بہت سی مہلک بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔

مرد یا عورت کا اپریشن

مرد یا عورت کا اپریشن کرنے سے بھی اُسے حمل کے ناقابل بنایا جا سکتا ہے چنانچہ جرمنی اور امریکہ میں اس تجویز پر بہت زور دیا جا رہا ہے کہ جو اشخاص متعدی مرضوں میں مبتلا ہوں اور ان سے اُن کی اولاد کو اسی قسم کے

مرضوں کے لاحق ہونے کا خطرہ ہو، انھیں اپریشن کے ذریعے ناقابل حمل بنا دیا جائے۔ تاکہ وہ اولاد پیدا نہ کر سکیں اور ایسی متعدی بیماریوں کا جو ماں باپ سے وراثتاً بچوں پر بھی اپنا اثر ڈال دیتی ہیں سدباب ہو سکے امریکہ اور جرمنی کے لوگ اس عمل کو قانونی طور پر رواج دینا چاہتے ہیں اپریشن کرنے سے منع حمل میں پوری کامیابی ہوئی ہے۔ اور جس عورت یا مرد کا اپریشن کیا جائے اس کی صحت پہلے کی بہ نسبت اچھی ہو جاتی ہے

اسفنج کا استعمال اسفنج کا ایک ٹکڑا لے کر اور اسے اندگرد سے کاٹ کر گیند کی شکل بنا لیا جائے۔ یہ گیند قریباً ڈیڑھ انچ کی ہونا چاہئے، اور اسے گرم پانی سے اچھی طرح دھو کر اوپر باریک ململ کا ایک ٹکڑا لپیٹ کر دھاگے کے ساتھ باندھ لیا جائے۔ پھر ۲۰ فیصدی بورک لوشن میں بھگو کر اور کاربالک گلیسرین لگا کر جماع سے پہلے اندام نہانی میں یہاں تک دھکیل دینا چاہئے کہ اس سے رحم کا منہ بند ہو جائے۔ اس عمل سے منی براہ راست بچہ دانی میں نہ جا سکے گی۔ اور منی کے کیڑے بھی بچہ دانی کے اندر داخل نہ ہو سکیں گے۔

روئی کا استعمال اس ترکیب سے روئی کے ذریعے بھی کام لیا جا سکتا ہے لیکن اسفنج اور روئی کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ روئی صرف ایک ہی دفعہ استعمال میں آ سکتی ہے اور اسفنج کو استعمال کے بعد دھو ڈالنے سے کئی دفعہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی وقت اسفنج نہ مل سکے تو روئی لے کر رحم کے برابر اس کی

ایک گیند بنا لینی چاہیئے۔ اور اوپر پتلا ململ کا کپڑا لپیٹ کر ریشمی دھاگے سے باندھ لی جائے۔ باریک ریشمی دھاگا تو دس انچ کے قریب لمبا ہوتا تاکہ اس کی مدد سے جماع کے بعد روئی کو باہر نکالا جا سکے۔۔۔۔ پھر اس گیند کو پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر جماع سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں دھکیل دیں۔ تو منی بچہ دانی میں جانے سے رک جائے گی۔ بلکہ نصف سے زیادہ منی یہ گیند ہی چوس لے گی۔

روئی کے استعمال کا ایک دوسرا طریقہ بھی ہے۔ وہ یہ کہ روئی کو صاف کر کے اسے پٹی کی طرح لپیٹ دیا جائے اور درمیان میں دھاگا باندھ لیا جائے پھر جماع سے پہلے اس لپٹی ہوئی روئی کو پانی میں بھگو اور نچوڑ کر اندام نہانی میں دھکیل دیں تو بچہ دانی میں منی پہنچنے کی رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس پٹی کو بورک لوشن یا کاربالک گلیسرین لگا لینی چاہیئے۔ ان دواؤں کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے اثر سے منی کے کیڑے فوراً مر جاتے ہیں۔ اور جماع کرنے والوں میں ایک سے دوسرے کو آتشک یا سوزاک ہونے کا بھی خطرہ نہیں رہتا۔

اس طریقے سے یہ مراد ہے کہ مرد کی منی کو عورت کی بچہ دانی تک پہنچنے سے روک دیا جائے۔ اس لئے روئی کے چھوٹے ٹکڑوں، سوت یا ریشمی رومال کو اندام نہانی میں دھکیل کر بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے: اور منی اس چیز میں جذب ہو کر رہ جائے گی جسے ہم اندر دھکیل چکے ہیں پھر جماع کے بعد اس چیز کو نکال دیا جائے تو منی بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکل

جائے گی۔ اور حمل کا خطرہ بالکل نہ رہے گا۔ البتہ فراغت کے بعد غسل کر لینا ضروری ہے۔

فرنچ لیٹر کنڈوم یہ مرد کے آلہ تناسل کا ایک غلاف ہے جو پتلی اور ملائم ربڑ کا بنا ہوا ہے۔ یہ غلاف مختلف موٹائی والا کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اسے فرنچ لیٹر بھی کہتے ہیں۔ یورپی ممالک میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن عام طور پر دو ہی قسم کا مستعمل ہے۔ ایک وہ جس سے سارے آلہ تناسل کو ڈھانپ لیا جا سکتا ہے۔ اس کے آگے ایک چھوٹی سی تھیلی بنی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ اُن فرنچ لیٹروں کی بہ نسبت جن کے آگے تھیلی نہیں ہوتی زیادہ مفید ہے۔ اس تھیلی کا فائدہ یہ ہے کہ تمام منی اس میں جمع ہو جاتی ہے اور آلہ تناسل کے اردگرد پھیل کر اسے غلیظ نہیں بنا دیتی۔ اس کے علاوہ منی کے نکلنے کے لیے بھی کوئی جگہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ آسانی سے نکل سکے۔ اور اگر منی نکلنے کے لیے ذرہ بھر بھی جگہ نہ ہو اور فرنچ لیٹر کی تہ آلہ تناسل کے منہ پر لپٹی ہوئی ہو تو پیشاب کی نالی میں جس سے کہ انزال کے وقت منی خارج ہوتی ہے۔ ایک ایسی رکاوٹ اور سوزش پیدا ہوتی ہے جو بڑھ کر سوزاک ایسی خطرناک بیماریوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ تھیلی بہت مفید ہے دوسری قسم کا فرنچ لیٹر وہ ہے جو صرف حشفہ یعنی آلہ تناسل کے اگلے حصہ پر چڑھا لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے جماع کے وقت اتر جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اگرچہ فرنچ لیٹر یا کنڈوم کا استعمال مانع حمل کا ایک کامیاب تجربہ ہے اس کے استعمال سے سو فیصدی حمل قرار نہیں پاتا۔ اور ایک خاص خوبی یہ بھی ہے

کہ عورت یا مرد میں سے اگر ایک کو آتشک یا سوزاک کی قسم کا کوئی عارضہ ہو تو اس کا اثر دوسرے پر کبھی نہیں ہونے پاتا۔ تاہم یہ نقص ضرور ہے کہ منی عورت کے اندام میں جذب نہیں ہوتی۔ جماع کے وقت مرد و عورت کے اعضاء کے ایک دوسرے کے ساتھ مس کرنے سے جو دونوں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ عورت کی اندام نہانی اس پر مجبور ہے کہ وہ منی کو جذب کرے۔ لیکن جب فرنچ لیٹر چڑھا ہوا ہو تو مرد و عورت کی جلدوں میں ایک فرق اور پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ اس لیے عورت کی صحت پر اس کا مضر اثر پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ فرنچ لیٹر کے زیادہ استعمال سے قوت مردمی کو نقصان پہنچتا ہے اگرچہ فرنچ لیٹر برتھ کنٹرول کے لیے ایک بہترین چیز ہے۔ مگر ہماری رائے میں اس کا بہت زیادہ استعمال مناسب نہیں۔

ایک اعتراض اس پر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جماع کے وقت رگڑ سے فرنچ لیٹر کے پھٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ پچھلے زمانے میں شاید کوئی ایسی ناقص ربڑ کنڈوم پر استعمال کی جاتی ہو جو رگڑ سے پھٹ جائے اب تو باریک ربڑ کے بنے ہوئے ایسے نفیس غلاف مل جاتے ہیں۔ جو کئی دفعہ استعمال کرنے کے بعد بھی خراب نہیں ہوتے۔ چنانچہ بارہ گان شیفلڈ نبور ربڑ اور دمیکر کمپنی کے تیار کردہ کنڈوم نہایت اعلیٰ مضبوط اور پائیدار ہوتے ہیں اور صاف کرنے سے چھ سات دفعہ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

فرنچ لیٹر سے سو فیصدی حمل ٹھہرنے کا امکان نہیں رہتا۔ برتھ کنٹرول کی

تدابیر پر عمل کرنے کے لیے اس کا استعمال بہتر ہے ۔ خاص طور پر شادی کی پہلی رات فرنچ لیٹر چڑھا کر جماع کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ کنواری عورت کے رحم کے منہ پر ایک جھلی سی ہوتی ہے۔ جو آلہ تناسل کے ٹکرانے سے پھٹ جاتی ہے۔ اس حالت میں اس غلاف کا استعمال جھلی کے باریک زخموں کے لیے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کے بجائے دوسری مانع حمل دوائیں استعمال کی جائیں تو وہ پردہ کے پھٹنے پر اس کے زخموں پر سوزش پیدا کر دیتی ہیں ۔

مانع حمل ادویات

حمل کو روکنے والی دوائیں دو قسم کی ہیں ، اول ایسی ادویات جنھیں رحم کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے اور وہ رحم کی رطوبت اور منی میں حل ہو جاتی ہیں ۔ ان کے حل ہو جانے سے خود بخود کیمیاوی عمل شروع ہو جاتا ہے اور اس کے باعث آکسیجن گیس پیدا ہو کر منی کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے ۔ اس طرح سے حمل قرار نہیں پاتا ۔ ان دواؤں کے استعمال سے مرد یا عورت کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ رحم میں کوئی دوا ڈالی گئی ہے ۔

دوسری وہ ادویات ہیں جنھیں خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ کھانے کی دوا دوسرے تمام مانع حمل طریقوں سے بہتر ہے ۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی دوا سائنسدانوں کو معلوم نہیں ہو سکی جو حمل کو قطعی طور پر روک دے ، اور سو فی صدی فائدہ حاصل ہو ۔ اس لیے کھانے کی دواؤں کا استعمال کسی ماہر ڈاکٹر

کی رائے سے کر کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی مقدار کا فرق خطرناک نتیجہ پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یقینی نہیں کہ حمل قطعی نہ ہو۔ بہرحال ہم ذیل میں کھانے کی چند ان ادویات کا ذکر کریں گے جو مانع حمل تسلیم کی جاتی ہیں۔

ارگٹ Ergot

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے دوا کے ٹنکچر کا استعمال بچہ دانی کو سکیڑتا ہے۔ اور اگر بچہ دانی میں منی موجود ہو تو وہ اس کے باعث باہر خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ تیس بوند سے لے کر پچاس بوند تک اس سے دو گنے پانی میں حل کر کے پی لیا جائے۔ یہ ٹنکچر ڈاکٹر کے نسخہ میں لکھا ہوا ہو تو مل سکتا ہے۔ ورنہ دوا فروش ہر شخص کو نہیں دیتے۔

کپاس کی جڑ کا ٹنکچر Tinct Gossypium Radix

اس ٹنکچر کی خوراک بھی ارگٹ کی طرح تیس بوند سے پچاس بوند تک ہے۔ اور حیض کی بے قاعدگی یا درد کے ساتھ آنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ عام طور پر استعمال بھی انہیں چیزوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ٹنکچر مہیا نہ ہو سکے تو کپاس کی جڑ یا لکڑی کو پانی میں ابال کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کونین

کونین کئی قسم کی ہوتی ہے لیکن ان سب میں سے بائی ہیڈرو کلورو جو نہایت آسانی سے براہ راست پانی میں حل ہو جاتی ہے نہایت عمدہ قسم ہے۔ کونین کی معمولی خوراک حمل کو نہیں روک سکتی۔ البتہ اگر چند دن تک زیادہ مقدار میں کھائی جائے۔ تو بعض حالات میں عورتوں کو فائدہ دیتی ہے۔

بہر حال یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ کونین اور ٹنکچر ارگٹ اگر حاملہ کے آخری ایام میں اُسے دی جائے تو بچہ دانی پھیلنے اور سکڑنے لگتی ہے۔ عام طور پر کونین بائی ہائیڈرو کلورہ پانچ گرین اور ٹنکچر ارگٹ تیس بوند کو ایک اونس پانی میں ملا کر ایک ہی دفعہ ایک خوراک کے طور پہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ہسپتالوں میں اسے خاص حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ برتھ کنٹرول کے لیے اس کی خوراک ڈاکٹر سے مشورہ حاصل کر کے استعمال کرنی چاہیئے۔

یورپ میں بعض جگہ پر ٹنکچر ارگٹ کی جگہ ارگٹ کے ست کی گولیاں فیمرجن Femergen استعمال کی جاتی ہیں۔ خاص طور پر گرم ملکوں میں ٹنکچر ارگٹ تھوڑے عرصہ کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ گولیاں سالہا سال تک خراب نہیں ہوتیں۔

ڈائیکیلون پلز ڈائیکیلون پلز (Lead Plaster) سکے کا پلاسٹر ہے اور اس کا زیادہ استعمال یا زیادہ مقدار کا استعمال زہریلا اثر پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اس دوا کا استعمال خطرناک ہے۔

اس پلاسٹر کے ساتھ ایلوا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور ان دونوں دواؤں کے کیمیکل عمل سے دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

پلینی رائل اس دوا کے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے قے۔ دردِ شکم۔ دماغی گڑبڑی کی علامات ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں اس لیے اس کو نہایت احتیاط سے کھانا چاہیئے۔ یورپ میں یہ دوا عورتوں

کے کئی قسم کے امراض میں استعمال کی جاتی ہے اور بعض وقت برتھ کنٹرول کی تدابیر کے لیے بھی کام میں لائی جاتی ہے اور یہ منع حمل کے لیے مفید بھی ہے۔

فولاد کا ٹنکچر فولاد کا ٹنکچر (Tinct Ferri Perchlor) حیض کی بے قاعدگی کے لیے بھی مفید ہے اور مانع حمل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال کی مقدار پانچ سے پندرہ بوند تک ہے۔

ارنڈی کے بیج ارنڈی کے بیج مجامعت کے بعد عورت کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھانے چاہئیں۔ نفاس کے حیض کے دنوں میں ان کا استعمال بہت فائدہ مند ہے۔

ایلوا جمال گوٹہ کا تیل اور پارے کا جلاب بھی اس مقصد کے لیے بہت مفید ہے۔

اندامِ نہانی میں استعمال کرنیوالی دوائیں

ہائیڈروجن پر آکسائڈ یہ ایک عام دوا ہے جسے ڈاکٹر لوگ کان کی بیماریوں کے لیے کان میں ڈالا کرتے ہیں۔ یہ ہر ایک دوا فروش سے مل سکتی ہے۔ اس دوا سے اسفنج یا روئی کے ٹکڑے کو بھگو کر جماع کے بعد بیس منٹ تک رحم کے اندر رکھا جائے یا رحم میں اس دوا کی پچکاری کی جائے تو منی کے تمام کیڑے مر جاتے ہیں اور حمل ٹھہرنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

سپیٹونکس سیپٹونکس (Sepotonex) یہ ٹکی کی قسم کی ایک دوا ہے جو ٹیوب میں بھری ہوئی ہوتی ہے۔ جماع کے بعد اس ٹیوب کو رحم کے منہ میں داخل کر کے نیچے سے دبا دیا جاتا ہے اور اس کے اندر سے دوا نکل کر رحم میں جا گرتی ہے اور منی یا دوسری رطوبتوں میں حل ہو کر منی کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔

نیم کا تیل اس تیل کو اگر مندرجہ ذیل ترکیب پر تیار کر کے روئی کے ٹکڑے یا اسفنج کو اس میں بھگو کر نصف گھنٹہ تک رحم میں رکھا جائے۔ تو منی کے تمام کیڑے مر جاتے ہیں۔ یہ بے حد مفید ہے اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ نیم کے بیجوں کا تیل چار اونس لے کر اس میں ایک اونس جلی ہوئی ہڈیوں کا چورا (animal charcoal) ڈال کر دو دن تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد فلٹر کر کے اس میں کافور کی چھوٹی چار ٹکیاں۔ تھوڑی سی رکٹی فائد اسپرٹ میں حل کر کے ملا دیں۔ اور کھلے منہ کی بوتل میں ڈال کر بغیر اس کا منہ بند کیے دھوپ میں رکھ دیں۔ تاکہ اس میں سے رکٹی فائڈ سپرٹ اڑ جائے۔ اب یہ تیل کیڑوں کو مارنے والا بن جائے گا۔ اور اس میں کسی قسم کی بو بھی نہ آئے گی۔ مانع حمل کے طور پر اس کا استعمال بہت مفید ہے۔

کونین ہائیڈروکلورو کونین ہائیڈروکلورو۔ اس کی دو گرین مقدار کو نصف اونس پانی میں حل کر کے اس میں اسفنج کو بھگو کر دس منٹ تک رحم میں رکھا جائے تو مانع حمل ہے۔

ان ادویات کے علاوہ بعض ٹکیاں اس قسم کی ہیں جن کو مجامعت سے

پہلے رحم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور جب انزال ہونے پر آلہ تناسل سے منی نکلتی ہے تو یہ ٹکیاں جو رحم کی رطوبت میں حل ہو چکی ہوتی ہیں۔ منی کے ساتھ مل جل جاتی ہیں۔ اور اس طرح سے وہ تمام کیڑے مر جاتے ہیں جن کی موجودگی میں یا جن کے بچہ دانی میں داخل ہونے پر حمل ٹھہرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سیلپٹون

یہ جرمنی کی بنی ہوئی دوا کی ٹکیہ ہے۔ یہ بہت چھوٹی اور ہلکی ہوتی ہے اگر عورت اس ٹکیہ کو جماع سے چند منٹ پہلے اپنے رحم میں ڈال لے تو یہ رحم میں جا کر رطوبت میں حل ہو جاتی ہے اور اس طرح جب منی رحم میں گرے تو اس میں بھی حل ہو کر منی کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے اور حمل ٹھہرنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اس ٹکیہ کے استعمال سے مرد یا عورت کو یہ محسوس نہیں کہ رحم میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے۔ اور جب یہ حل ہو کر مائع کی صورت میں تبدیل ہو جاتے تو اس کا خیال نہیں رہتا۔ اس کے حل ہونے سے کیمیائی عمل کے باعث آکسیجن گیس پیدا ہوتی ہے۔ جو ہر قسم کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔

مرہم

کونین۔ ٹیکنک ایسڈ۔ کروسوبیمیٹ۔ کیلومل۔ ان چار ادویات کو نہایت قلیل مقدار میں لے کر تھیوبروما آئیل یا آبو آئل کے ساتھ ملا کر ضماد یا ایک مرہم تیار کر لیا جائے۔ اس مرہم کو جماع سے پہلے اندام نہانی میں داخل کرنے سے یہ اندام نہانی کی حرارت سے پگھل جاتا ہے۔ اور رحم کی اندرونی سطح پر اس کا لیپ ہو جاتا ہے جب منی رحم میں داخل ہوتی ہے تو یہ لیپ اس میں حل کر جراثیم کو ہلاک کر دیتا ہے اور حمل کا امکان نہیں رہتا۔

ضمیمہ نمبر (۳)

علاج الامراض

سہل الحصول مجرّب گھریلو نسخے

ذیل میں مختلف امراض کے آسان اور تیر بہدف نسخے درج کیے جاتے ہیں ان نسخوں کی تجویز میں اس امر کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے کہ کوئی نسخہ سنا سنایا یا غیر مجرب یا بھرتی کا نہ ہو، اور نہ ہی زیادہ محنت طلب، مشکل سے تیار ہونیوالا اور کثیر خرچ کا طالب ہو۔ چند نسخوں کی بے جا تعریف و توصیف سے اجتناب کیا گیا ہے۔ تاہم اہل نظر خود ہی ان کی افادیت کا اندازہ کر لیں گے اور تجربہ بتا دے گا کہ یہ کیا چیز ہیں۔ بقول شاعر۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"۔

اٹھراہ

(۱) جن عورتوں کی شادی کو کئی سال گذر جائیں مگر اولاد نہ ہوتی ہو۔ ان کے لیے نہایت مفید نسخہ ہے۔ افتیموں یعنی آکاش بیل جسے زرد دھاری بھی کہتے ہیں یہ بیل عموماً بیری کے درختوں پر خود رو پھیلتی ہے۔ اتار کر سایہ میں خشک کر لیں۔ درکوٹ پیس کر کپڑ چھان کر کے نصف وزن مصری یا چینی ملا کر محفوظ رکھیں خوراک ۶ ماشہ صبح ۱۰ ماشہ

شام کو ۴ بجے ہمراہ گرم دُودھ۔

(۲) بادامیں ۲½ تولہ۔ گھی خالص ۲½ تولہ۔ چینی ۲½ تولہ پانی آدھ سیر سب کو جوش دے کر رات کو سوتے وقت پی لیں، بعد میں کچھ نہ کھائیں۔

(۳) ہاتھی دانت کا برادہ خالص مسفوف چینی نصف وزن خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ ۔

بندش حیض

مصبر ا تولہ ہیرا کسیس ا تولہ، زعفران ۶ ماشہ۔ مرکی ۳ تولہ۔ منقہ ۲ تولہ۔ کوٹ پیس کر نخودی گولیاں بنالیں خوراک ایا ۲ گولی صبح و شام ہمراہ دُودھ۔

قے ۔ اُبکائی

حاملہ عورتوں کی متلی اور ابکائی جو کسی دوا سے نہ جاتی ہو۔

(۱) پوٹاسیم آئیوڈائیڈ بقدر ۲ رتی پانی کے گھونٹ سے۔ صبح۔ دوپہر اور شام کو کھلائیں۔

(۲) ایسڈ ہائیڈروسیانک ۱۰ قطرے ۲½ تولہ پانی میں ملا کر پلائیں

(۳) بوری یا دری کا ایک بالشت ٹکڑا جلائیں جب انگارہ ہو جائے۔ پانی میں بجھا کر چمچہ چمچہ پلائیں۔ باگیرو کو آگ میں سرخ کر کے عرق گلاب میں بجھا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں ۔

سیلان الرحم

نہایت مفید اور مجرب نسخہ۔ برگ بھنگ۔ کوکنار۔ گل دھاوا۔ ببلگری ملٹھی۔ ریاندد۔ گل انار۔ ہموزن چلنی نصف وزن سفوف تا بقدر ۳ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔ استعمال کریں۔ صبح و شام

دردِ سر کہنہ

اسطوخودوس ۱ تولہ نیم کوب کرکے پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے پُن چھان کر بغیر نمک یا میٹھا ملائے پی جائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے پرانے سے پرانا دردِ سر جو اسپرین و ساریڈان وغیرہ سے نہ جاتا ہو دور ہو جائے گا۔

خارش اور خرابی خون

(۱) گندھک ۵ تولہ۔ پوٹاسیم کلوریٹ ۵ تولہ گیرو ۲ تولہ تمام چیزیں الگ الگ کوٹ پیس کر ملائیں۔ اکٹھی کھرل نہ کریں۔ ورنہ آگ لگ کر سب کچھ جل جائے گا جب دوائیاں ہو جائے۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔ قدر خوراک ارتی دہی یا دودھ کی بالائی میں لپیٹ کر۔ بیرونی استعمال کے لیے چنبیلی کے تیل میں ملا کر ملیں۔ داد و خارش۔ چنبل اور پھوڑے پھنسیوں کے لیے اکسیر ہے۔ اگر کان بہتا ہو اور کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوتا ہو تو یہ اکسیر ارتی قدرے سرسوں کے تیل میں ملا کر کان

میں ڈالیں۔ ہفتہ عشرہ میں پڑانے سے پرانا سیلان اذن دور ہو جائیگا۔

(۲) گندھک ۵ تولہ۔ رسکپور ۶ ماشہ۔ اول رسکپور کو بہت باریک پیسیں۔ انگیٹھی میں کوئلہ سلگائیں۔ جب شعلہ نکلنا بند ہو جائے تو گندھک کو گھی سے چپڑ کر کڑاہی میں ڈال کر کوئلوں پر رکھیں۔ جب گندھک پگھل جائے۔ رسکپور سفوف اوپر ڈال کر لوہے کی چھری سے ہلاتے رہیں۔ جب ہر دو ادویہ یک جان ہو جائیں تو نیچے اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اس قدر باریک پیسیں کہ ہاتھ میں نہ رڑکے اور مثل میدہ ہو جائے۔ پھر حفاظت سے شیشی میں رکھ لیں۔ مقدار خوراک ارتی۔ مکھن یا بالائی میں ملفوف کر کے کھلائیں۔ یہ دوا تصفیہ خون کے لیے نہایت اکسیر ہے

حب مصفی

املی۔ کھلاوزہ ہر دو ادویہ کو موزوں سے کر اس قدر کوٹیں کہ کھلاوزہ کا چھلکا نابود ہو جائے اور خوب قوام بن جائے۔ نخودی گولیاں بنا لیں۔ خوراک ایا دو گولی۔ دن میں تین بار تک چھاچھ سے دیں۔ ہیضہ۔ سنگرہنی درد شکم آتشک کی وجہ سے ہونے والے درد مفاصل۔ درد کمر۔ عرق النسار بواسیر کے لیے اکسیر ہیں۔ دوران استعمال دوا میں کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں۔

دمہ

(۱) مرچ سیاہ ۵ تولہ تخم دھتورہ ۱ تولہ کوٹ پیسکر دانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ خوراک ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ چائے یا آب نیم گرم۔

(۲) السی ۲ تولہ نیمکوب آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے بادام روغن ۶ ماشہ شہد یا چینی بقدر ضرورت ملا کر پلائیں۔ خشک دمہ کے لیے مفید ہے۔

سل اور دق سنگجراحت کی ڈلی ۵ تولہ آب برگ ارنڈ ایک سیر پتوں کو کوٹ کر درمیان میں سنگجراحت کی ڈلی رکھ کر مضبوط گولہ سا بنائیں اور ۱۰ سیر کوئلوں میں رکھ کر کشتہ کرلیں پھر باریک پیس کر گیرو الذولہ ملاکر رکھ لیں۔ خوراک ۱ ماشہ ہمراہ شربت شفا ۲ تولہ۔ خون خواہ تھوک سے آتا ہو یا ناک کے ذریعے۔ یا بصورت استحاضہ یا پیچش کی شکل میں۔ ہر طرح اکسیر بے نظیر ہے۔ پرانے سے پرانا بخار اور شدید سے شدید کھانسی بھی اس سے رفع ہو جاتی ہیں عجیب فقیری نسخہ ہے۔

پیچش برگ تنبب ایک سیر جائفل ایک پاؤ باریک سفوف کرلیں۔ قدر خوراک ۱ ماشہ ہمراہ شربت انجبار۔ بچوں کو تھوڑی مقدار میں دیں پہلی خوراک ہی اپنا جادو سا اثر دکھائے گی۔

آتشک کوئلہ کپاس ۲ تولہ رسکپور ۱ تولہ دونوں اوویہ الگ الگ باریک کر کے سفوف کریں۔ پھر اچھی طرح یک جان کر کے سات پڑیہ بنا لیں۔ ہر روز کپاس کے کوئلوں کی آگ پر بیٹھ کر ایک پڑیہ کی بخور (یعنی دھونی) لیا کریں۔ سات دن میں کیسا بھی گلا سڑا مریض ہو کندن کی طرح نکل آئے گا۔ عموماً تیسرے یا چوتھے دن منہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب منہ آ جائے۔ تو بیخ کوکن یا چھال کیکر اور کھٹکری کے غرغرے کرتے رہیں۔ مسوڑھے وغیرہ سب ٹھیک ہو جائیں گے ساتویں دن غسل صحت کرائیں۔ بعد میں کوئی مصفیٰ خون نسخہ جو پیچھے درج ہو چکے خوردنی طور پر ایک ہفتہ استعمال کرائیں۔

سوزاک پرانا برگ پرانی مشک کو کوزہ میں بند کر کے جلالیں۔ خوراک

۲ رتی۔

(۲) سنگ یہود باریک پیس کر سفوف کر لیں۔ قدر خوراک ۱ ماشہ ہمراہ برادہ صندل سفید ۱ تولہ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح گھوٹ چھان کر قدرے میٹھا کر کے پلائیں۔

بواسیر گندھک ۱۰ تولہ کو ایک سیر آب برگ نیم نوشگفتہ (کونپل) میں خوب کھرل کر کے ۲-۲ رتی کی گولیاں صبح و شام دو دو گولیاں۔ ہمراہ شیر گاؤ نصف سیر استعمال کریں۔ مسے خشک ہو کر خود بخود جھڑ جائیں گے۔

مرہم بواسیر بھلانوہ ۷ عدد۔ روغن کنجد ایک پاؤ۔ منسل ۱ تولہ۔ پہلے روغن کنجد میں ایک ایک کر کے بھلانوہ جلائیں پھر منسل باریک کر کے ملا کر فوراً اتار لیں۔ اور خوب گھوٹ کر یک جان کر لیں۔ صبح بعد از فراغت حوائج ضروریہ و آب دست وغیرہ۔ انگلی سے مسوں پر لگا لیا کریں۔ مسے خشک ہو کر جھڑ جائیں گے۔

خنازیر تخم ترس باریک سفوف کر کے دُگنے شہد میں معجون بنالیں۔ اور ایک ہفتہ غلہ گندم میں دفن کرنے کے بعد بقدر ۶ ماشہ ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

جگر اور خرابی معدہ ریٹھہ سالم ۵ تولہ۔ ہلیلہ کابلی ۵ تولہ۔ ہیراکسیس ۱ تولہ نوشادر ۵ تولہ نخودی گولیاں صبح و شام ایک ایک گولی ہمراہ آب۔ جگر اور معدہ کی سختی۔ نیم معدہ کا درد اور قبض وغیرہ کے لیے اکسیر ہیں۔ عورتوں کے حیض کی بندش کو کھولتی ہیں۔

روغن گندھک گندھک کی ڈلی کو روئی میں لپیٹ کر شہد ۱۰ تولہ میں رکھ کر اوپر ۱۰ تولہ سرسوں کا تیل ڈالیں نیچے آگ جلائیں جب آگ لگ کر سب کچھ جل جائے تو باقی گندھک کا تیل ہوگا۔ پھوڑے پھنسیوں اور بواسیری مسوں کے لیے بہت مفید ہے۔

منجن برائے دنداں پوسٹ ریٹھہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ پھٹکڑی۔ سہاگہ ہر ایک ۵ تولہ۔ طوطیا ۲ تولہ سب کو کوزہ گلی میں بند کر کے جلالیں۔ پھر سونٹھ۔ نگھاں۔ مرچ سیاہ۔ نمک خوردنی ہر ایک ۵ تولہ کوٹ پیسکر یک جان کر کے رکھ لیں اور رات کو بعد از غذا دانتوں پر مل کر سورہیں صبح کلی کیا کریں ہلتے دانتوں کو مضبوط کر دے گا۔

قوت باہ شنگرف ۱ تولہ۔ میٹھا تیلیہ ۱ تولہ انڈے کی زردی ۵ عدد سب کو کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کریں پھر دھیمی آنچ پر گھی میں تل لیں اور روانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام بعد از غذا۔ ہمراہ یخنی۔ گوشت از کار رفتہ مریض کے لیے بھی مفید ہے۔

کشتہ شنگرف ڈلی شنگرف ۱ تولہ۔ مال کنگنی آدھ سیر۔ مال کنگنی کو لوہے کی کڑاہی میں زیر و بالا دے کر درمیان میں شنگرف کی ڈلی رکھ دیں۔ نیچے دھیمی آنچ جلائیں۔ جب مال کنگنی جل جائے درمیان سے شنگرف آہستگی سے نکال لیں بالکل خستہ ہوگا۔ یا دزن کشتہ ہوگی۔ خوراک ا چاول ہمراہ خمیرہ مروارید۔ قوت باہ کے لیے لاجواب ہے

کشتہ ہڑتال ۔ ہڑتال ۱ تولہ کو آدھ سیر ورقی ازند حرلوزہ یعنی بیپتیہ

میں رکھ کر گل حکمت کر کے ۲۰ سیر اپلوں کی آگ دیں یا دس کشتہ ہوگا۔ پرانے بخاروں کے لیے عجیب چیز ہے۔ خوراک یک خس منقہ میں رکھ کر۔

کشتہ ڈھلیا

ریٹھے باریک کوٹ لیں۔ اور شیر مداریں گوندھ کر دو ٹکیہ بنا کر درمیان میں ۲ تولہ طوطیا کی ڈلی رکھ دیں اور گولا سا بنا کر کپڑمٹ کر کے دس سیر اپلوں میں پھونک دیں کشتہ برنگ سرخ تیار ہوگا۔ سوزاک۔ آتشک۔ بواسیر خنازیر وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔

مرہم برائے گھمبیر

طوطیا ۱ تولہ کو روغن سرسوں ۱۰ تولہ میں جلالیں۔ پھر اس میں ۲ تولہ پھٹکڑی جلائیں۔ اس کے بعد ۵ تولہ بابچی بھی جلالیں۔ پھر تیل اوپر سے نتھار کر علیحدہ کر لیں۔ نیچے کی چیزیں گھوٹ کر مرہم بنا لیں۔ گھمبیر کو پہلے صابن سے خوب دھو کر مرہم استعمال کریں۔

پرانا بخار

ناگ پھنی (جسے چھتر تھوہر بھی کہتے ہیں) کا گودہ ۱۰ تولے۔ جو کا آٹا ۵ تولے۔ کوٹ پیس کر نخودی گولیاں بنالیں۔ دو دو گولی صبح۔ دوپہر شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ ہر قسم کے بخاروں کے لیے اکسیر ہیں۔

حب نزلہ

زعفران ۳ ماشہ تخم دھتورہ ۶ ماشہ۔ میٹھا تیلیہ مدبر ۱ تولہ۔ سلاجیت ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ ۳ تولہ۔ اسطخودوس ۴ تولہ مغز بادام شیریں ۵ تولہ سب کو الگ الگ پیس کر نخودی گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح وشام بعد از غذا

حب احتلام

لوبان کوڑیہ ۲ تولہ۔ سنگرت ۱ تولہ کافور ۶ ماشہ

دانہ مونگ کے برابر گولیاں ۔ خوراک صرف ایک گولی بوقت شب پانی سے رات کو کھانے سے پرہیز رکھیں ۔

شیاف مسقط مصبر، شحم حنظل ۔ ڈوڈہ ہندال ۔ ہر ایک ۲ تولہ آب زہرہ بیل ایک عدد میں کھرل کر کے شیاف بنا کر اندرونی طور پر استعمال کرائیں ۔

حب مفاصل تخم رمولیاں ہم وزن خوب کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک ایک گولی صبح شام

قوت باہ برادہ چاندی تولہ ۔ شنگرف ۱ تولہ ۔ برادہ فولاد ۱ تولہ پہلے ہر ایک کو الگ الگ خشک کھرل کریں ۔ پھر ملا کر کم از کم ایک ہفتہ اچھی طرح کھرل کریں ۔ پھر شیر برگد ۵ تولہ ملا کر اس قدر کوٹیں کہ یک جان ہو جائیں ۔ اگر ایک لاکھ ضرب پوری ہو جائے تو اکسیر ہے ۔ نخودی گولیاں بنالیں ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ آدھ سیر ۔ قوت باہ اور امساک کے لیے عجیب الاثر ہے ۔

خارش اندام سہاگہ خام ۱ تولہ پانی ۳ پاؤ میں جوش دے کر آب دست لیا کریں ۔

باہ و امساک مصطگی رومی ۱ تولہ ۔ سلاجیت ۱ تولہ ۔ عقرقرحا ۱ تولہ ۔ دانہ الائچی خورد ۱۰ تولہ سم الفار مدبر، ۶ ماشہ ۔ آب برگ دھتورہ مقطر ایک سیر کو دھیمی آنچ پر پکائیں ۔ جب گاڑھا ہو جائے ۔ اوپر کی چیزوں کا سفوف شامل کر کے یک جان کر کے نخودی گولیاں بنالیں ۔ خوراک

اگولی بوقت عصر دودھ سے کھائیں۔ پھر جب پیاس لگے۔ دودھ ہی پئیں۔ روٹی نہ کھائیں۔ سم الفار کو گوردہ گھیکوار یا دودھ گھی ایا ڈیں پکا کر مدبر کریں۔

مرہم عجیب گڑ پرانا ۵ تولہ۔ صابن میٹھے تیل والا ۵ تولہ سہاگہ ۲ تولہ پھٹکڑی ۲ تولہ۔ پہلے گڑ اور صابن کو خوب گھوٹ کر یک جان کریں پھر باقی ادویہ باریک کر کے ملائیں اور خوب گھوٹیں تاکہ لیسدار ہو کر مرہم بن جائے پھاہا سے زخم پر لگائیں۔

کالی کھانسی اجوائن خراسانی تابے پر ڈال کر بریاں کرلیں خوراک ا رتی ہمراہ شہد۔

مسہل بصیر جمال گوٹہ مدبر۔ ا تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ۔ مغز بادام ۵ تولہ پہلے جمال گوٹہ کو گھی وغیرہ میں مدبر کریں۔ پھر شورہ اور مغز بادام ملا کر خوب کوٹیں تاکہ حب بنی قوام تیار ہو جائے۔ ایک سے ۲ گولی نیم گرم پانی سے دیں۔ جب دست بند کرنے ہوں شربت صندل چھلکا اسپغول پلائیں۔ گولیاں دانہ نخود کے بنانی چاہئیں۔

سفوف ملین حلابہ ہرڑ باریک پیس کر ہموزن چینی ملا کر رکھ لیں خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ رات کو سوتے وقت صبح کھل کر پاخانہ آجائے گا۔

روغن کرے خارش چشم مردار سنگ ۵ تولہ۔ روہو مچھلی کے پتے ۳ عدد۔ پہلے مردار سنگ کو خوب باریک کھرل کریں۔ پھر ایک پتہ کا پانی ڈال کر کھرل کے ذریعہ خشک کریں۔ جب

دوا تیار ہو جائے تو شیشی میں محفوظ رکھیں۔ رات کو ایک ایک سلائی آنکھ میں لگائیں بے نظیر تحفہ ہے۔

داد۔ دھدر۔ چنبل کیلومل ۱ تولہ۔ ٹنکچر آیوڈین ۵ تولہ دونوں ملا کر رکھ لیں اور پھریری سے مقام ماؤف پر لگایا کریں۔

ذیابیطس گڑمار بوٹی ۵ تولہ۔ تخم جامن ۱۰ تولہ کشتہ گئو دنتی۔ برگ نیم میں تیار کیا ہوا ۵ تولہ سب چیزوں کو یک جان کر کے رکھ لیں خوراک ۳ ماشہ ہمراہ آب تازہ میٹھی چیزوں سے پرہیز واجب ہے

سنگرہنی کڑسک ۵ تولہ۔ گوند کیکر ۲½ تولہ کشتہ خرمہرہ ۲½ تو سفوفاً خوراک ۱ ماشہ ہمراہ چھاچھ۔ خوراک دہی چاول

نسوار برائے دردِ شقیقہ و نزلہ دکھنی سفید مرچ ۵ تولہ۔ شورہ قلمی ۱ تولہ دونوں کو باریک پیس کر بطور نسوار سونگھیں۔

بال خورہ کچلہ آب زہرہ گاؤ میں گھس کر مقام ماؤف پر لیپ کریں جب پھنسیاں پیدا ہوں دوا کا استعمال ترک کر کے گھی ملا کر لگائیں۔ جب ٹھیک ہو جائے پھر دوا لگانا شروع کریں اسی طرح دو تین دفعہ ایسا کرنے سے مرض کی جڑ دور ہو جائے گی۔

سوزاک گندہ بہروزہ ۱ تولہ۔ نخود بریاں مقشر ۲ تولہ۔ کوکن بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ کچی لسی۔

لاہور سوہ چوک گندھی - پوست ریٹھہ - صابون دیسی - گڑ پرانا ہموزن کوٹ کر گولیاں بنالیں لعاب دہن میں حل کرکے مقام ماؤف پر بطور پھاہا لگائیں - تین پھاہا سے آرام ہوگا۔

لیکوریا کسیس سبز حسب ضرورت لے کر کوزہ گلی میں بند کرکے اپلوں کی اس قدر آگ دیں کہ وہ جل کر خاک ہو جائے باریک پیس کر رکھ لیں - خوراک ا رتی مکھن یا بالائی میں - مستورات کے مرض لیکوریا کے لیے اکسیر بے نظیر ہے۔

حیض کی رکاوٹ گندھک آملہ سار - کالی زیری - رسونت مصفیٰ ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ہموزن سب کو کوٹ پیس کر نخودی گولیاں بنالیں - خوراک ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ آب - احتباس طمث - کثرت طمث - سیلان - انقلاب رحم کے لیے مجرب المجرب ہے۔

درد فم معدہ جب غذا ہضم ہونے کو ہوتی ہے - اس وقت یہ درد ہوتا ہے - گھونگا کوزہ گلی میں بند کرکے آگ میں جلالیں اس میں برابر وزن شیشہ نمک ملا کر بقدر ۲ ماشہ استعمال کریں۔

دمہ گوشت کو ذبح کرکے بیٹ آلائش سے صاف کرلیں درمیان ایک پاؤ سہاگہ ڈال کر اسے گل حکمت کرکے بیس سیر اپلوں کی آگ دیں جو کچھ نکلے باریک پیس کر رکھ لیں - خوراک ۱ ماشہ ہمراہ شہد کھانسی دمہ ضیق النفس اور کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہے

موتیابند برادہ جست۔ برادہ تانبہ۔ آب ترپھلہ۔ آب لیموں۔ آب ادرک۔ آب ریحاں (نیازبو) آب برگ سرس آب پودینہ آب مہندی۔ آب سونف وعرق گلاب میں باری باری ترکریں۔ ہر پانی برادے سے ۴ انگل اوپر رہے۔ جب ایک پانی خشک ہوجائے دوسرا ڈالیں۔ علی ہذا القیاس جب تمام پانی یکے بعد دیگرے خشک ہوجائیں۔ تو دونو برادے پیس لیں۔ موتیابند کے لیے خالص استعمال کریں اور دیگر امراض کے لیے چار گنا سرمہ سیاہ ملاکر لحم بقر۔ دال مسور اور بینگن سے پرہیز۔

اِخْتِنَاقُ الرَّحم پیپل کی داڑھی ۱ تولہ۔ مازو۔ گڑ پرانا ۱ تولہ باریک کوٹ پیس کر حب بقدر کوکن بیر تیار کریں۔ صبح شام ایک گولی ہمراہ معجون ذیل۔

معجون:۔ برگ سنا ۳ تولہ۔ گل بنفشہ ۳ تولہ۔ مغز کدو ۳ تولہ مغز کھیرا ۳ تولہ۔ مغز بادام ۳ تولہ۔ گلقند ۳ تولہ۔ روغن گائے ایک پاؤ۔ دیسی کھانڈ ۳ چھٹانک۔ ہر ایک دوا کو الگ الگ کوٹ پیس کر گھی میں بریاں کریں پھر گلقند اور چینی اس میں آمیز کرکے معجون بنائیں۔ خوراک ۱ تولہ اوپر سے دودھ گائے ۱ پاؤ۔ صبح صرف دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

برات کی تیاری اور دولہا غائب

وہ ایک شریف خاندان اور متمول گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ لیکن ماں باپ کے بے جا لاڈ اور پیار نیز بد فطرت دوستوں کی صحبت نے اسے ایک ایسی ڈگر پر چلا دیا جس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوتا ہے۔ بالآخر وہ دن بھی آپہنچا جب اسے اس بات کا احساس ہوا کہ وہ جنسی کمزوری کے منحوس مرض کا شکار ہو چکا ہے۔

اس کی نسبت ہو چکی تھی اور والدین کو شادی پر اصرار تھا اس نے تعلیم سے فراغت کا بہانہ کیا اور اپنی زار و نزار حالت کو غیر معمولی محنت کا نتیجہ قرار دیا۔ لیکن والدین کے سامنے اس کی ایک نہ چلی۔ شادی کی تاریخ مقرر کر دی گئی۔ مگر وہ جب اپنی حالت کا جائزہ لیتا تو اپنے میں کچھ دم نہ پاتا۔ اس نے عین اس وقت جبکہ برات تیار ہو رہی تھی گھر میں نغمۂ عشرت گایا جا رہا تھا اور خوشیوں کے شادیانے بج رہے تھے۔ راہ فرار اختیار کرنے کی ٹھانی۔ وہ روپوش ہو گیا۔ اور وہ گھر جو کچھ عرصہ قبل خوشیوں کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ ماتم کدہ میں تبدیل ہو گیا۔

یہ افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ ایک غلط کار نوجوان کی داستان غم ہے اور ان نوجوانوں کے لئے درس عبرت ہے۔ جو جوانی کی رنگینیوں میں اپنی زندگی برباد کر لیتے ہیں۔ ادارۂ اسرارِ حکمت نے ایسے مایوس اور زندہ درگور مریضوں کے لئے اکسیری بکس تیار کیا ہے جس میں دو دوائیں ہوتی ہیں۔ ایک کھانے کی دوسری لگانے کی۔ دونوں دواؤں کا کورس ۱۵ دن کا ہے

اکسیر شباب

اس حیرت انگیز دوا کے استعمال سے گئی گزری اور کھوئی ہوئی طاقتیں پھر عود کر آتی ہیں۔ اس سے گردہ مثانہ میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ منی کی قلت دور ہو کر مادہ تولید گاڑھا ہوتا ہے دوران خون اعضاء خاص کی طرف تیز ہوتا ہے۔ طبیعت میں نشاط اور اعضا میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ افسردہ اور کملایا ہوا چہرہ خوش رنگ اور شاداب ہو جاتا ہے۔ جریان احتلام اور سرعت کی شکایت دور ہو کر مردمی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

طلائے اکسیر

جوانی کی غلط کاریوں اور شباب کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر لیا ہو۔ اعصاب مفلوج ہو کر بے کار ہو گئے ہوں یا بوجہ استرخا عضو خمیدہ ہو گیا ہو۔ جڑ پتلی اور نیلی رنگت ابھر آئی ہو۔ رنگت سیاہ پڑ چکی ہو اس وقت یہ طلا اپنا مسیحائی اثر دکھاتا ہے۔ اس کی مالش سے تباہ شدہ رگوں اور پٹھوں کی سستی و لاغری کمزوری اور خمیدگی دور ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت مکمل بکس ۱۰ روپے محصولڈاک علاوہ

دواخانہ اسرار حکمت : داتا گنج بخش روڈ لاہور

حبّ حیات

جریان ایک ایسا جان لیوا مرض ہے جس کی تباہ کاریوں کی کوئی حد نہیں تقریباً ۹۵ فیصد نوجوان اس موذی مرض کے پنجہ ستم میں گرفتار ہیں اس نے انکی جوانی کا رس چوس لیا ہے اور وہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہو کر رہ گئے ہیں ان کے زرد چہرے پچکے ہوئے گال اور دھنسی ہوئی آنکھیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ کوئی چیز گھن کی طرح انھیں اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہے اور آہستہ آہستہ انکی زندگی ختم کر رہی ہے۔ اس مرض کا نام جریان ہے جس شخص کو یہ مرض لاحق ہوا اس کا جوہر حیات خواب میں یا پیشاب کے آگے پیچھے نکلتا رہتا ہے۔ رنگ زرد چہرہ بے رونق اور اعضائے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں صبح اٹھتے وقت جسم تھکا تھکا محسوس ہوتا ہے طبیعت سے بشاشت اور خوشی مفقود ہو جاتی ہے۔ دماغی کمزوری کے باعث نزلہ و زکام کی شکایت مستقل طور پر رہتی ہے تھوڑا کام کرنے سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ کام کاج سے دل گھبراتا ہے طبیعت ہر وقت افسردہ اور دل بجھا بجھا رہتا ہے معدے کا فعل خراب ہو جاتا ہے جسمانی طاقتیں دن بدن گھٹنے لگتی ہیں اور شدید کمزوری کے باعث لطف زندگی جاتا رہتا ہے۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں یکسوئی اور فیصلہ کی قوت باقی نہیں رہتی۔ مریض نہایت مغموم اور دہشت زدہ رہتا ہے کبھی اس ناشاد زندگی سے تنگ آ کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ تپ دق یا [illegible] میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ ادارہ اسرار حکمت لاہور نے ایسے مریضوں کیلئے ایک شافی دوا

"حبّ حیات"

تیار کی ہے یہ دوا اس مرض کا تیر بہدف علاج ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے یہ نامراد مرض جڑ سے دور ہو جاتا ہے۔ دل دماغ گردہ مثانہ میں دوبارہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ منی کی رقت دور ہو کر مادہ تولید گاڑھا ہو جاتا ہے۔ جریان احتلام اور سرعت کی شکایت دور ہو کر چہرے پر تازگی آ جاتی ہے قیمت ۵ ر

دواخانہ اسرار حکمت حلقہ نمبر ۵۸ لاہور

تجدید شباب

بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ جس وقت جسم میں غدد بیکار ہو جاتے ہیں اور ان سے ہارمونز کی تراوش میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تب انسان بوڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ فرانسیسی سائنسدان چارلس ایڈورڈ براؤن کا خیال ہے کہ جانوروں کے اعضائے تناسلی کا جوہر بوڑھے آدمی کے خون میں داخل کیا جائے۔ تو جوانی عود کر آتی ہے۔ ڈاکٹر استیناخ اس خیال کا مؤید تھا کہ بوڑھے اشخاص کے خصیہ پر عملیہ تعلیم کے ذریعے اعادہ شباب کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ورونوف پیرس میں مردوں اور عورتوں پر بندر کے خصیہ کا پیوند لگاتا تھا۔ جس سے جسم میں از سر نو شباب کی لہر دوڑ جاتی تھی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا زوال بھی نہایت سریع ہوتا ہے۔ انگلستان کا مشہور طبیب ولیم آسلر بڑھاپے کو شریانوں کی صلابت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جب جسم کی رگیں سخت اور ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ اس وقت انسان پر بڑھاپا چھا جاتا ہے۔ اسٹالین کے طبیب خاص بوگومول کا خیال یہ تھا کہ جس وقت الحاقی نسیجیں جسم میں فرسودہ ہو جاتی ہیں۔ تب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس نظریہ کی روشنی میں اس نے اعادۂ شباب کے لئے ایک "تریاق پیری" بھی ایجاد کیا تھا۔ سائنسدانوں کے ایک گروہ کا عقیدہ ہے کہ انسان اس وقت بوڑھا ہوتا ہے جب اس کا نظام ہضم بیکار ہو جائے یا بخوبی کام نہ کرے۔ مشہور ماہر غذائیات پروفیسر میچنیکاف کا نظریہ ہے کہ وقت سے پہلے بڑھاپا اس وقت آتا ہے جب زہریلے جراثیم غذائی

سمیت کے ذریعے آنتوں میں داخل ہو کر اپنا فعل انجام دیتے ہیں۔

انسانی بدن کی تعمیر و ترقی کے لئے ادارہ "اسرار حکمت" لاہور کی زیرنگرانی ایک

دارالشباب

قائم کیا گیا ہے۔ جہاں طبی ماہرین نے تجدید شباب کے متعلق خاص تجربے کئے ہیں ان تجربات کی روشنی میں ایک خاص دوا

روح شباب

تیار کی ہے۔ جس میں انسانی غدد کی تراوشش کی کمی جسمانی رگوں یا الحاقی بافتوں کی خرابی اور نظام ہضم کی کمزوری کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ دوا ایسے اجزاء سے مرکب ہے جو شباب رفتہ کو واپس لانے میں مفید و مجرب ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے دل، دماغ اور گردوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ بدن سبک اور چست ہو جاتا ہے۔ **طبیعت** میں فرحت اور انبساط کی ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کام کاج سے جی نہیں گھبراتا۔ کھایا پیا ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ صالح خون کی پیدائش سے چہرے کی رنگت نکھر آتی ہے۔ اور اس میں دلکشی اور شادابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جلد کی جھریاں اور غیر طبعی بڑھاپا دور ہو جاتا ہے

قیمت فی شیشی پانچ روپے محصول ڈاک ۱۲ر

دواخانہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

حسن و صحت

عورت مجسمۂ حسن و پیکر شباب ہے بشرطیکہ وہ تندرست ہو۔ کیونکہ حسن و شباب کا انحصار ظاہری آرائش پر نہیں بلکہ صحت مند جسم پر ہے ایک عورت جو بظاہر حسین نہ ہو اور جسے سامان زینت بھی میسر نہ ہو مگر صحتمند وجود کی مالک ہو۔ ایسی عورت سے کہیں زیادہ پرکشش ہے جسے قدرت نے دولت حسن تو عطا کی ہو لیکن صحت سے محروم رکھا ہو۔ زرد چہرہ دھنسی ہوئی آنکھیں، لاغر اعضا اور کھردری جلد۔ ان چیزوں میں نہ تو رنگ کے محض گورا ہونے سے دلکشی پیدا ہو سکتی ہے اور قیمتی پاؤڈر اور فیس کریم ہی ان کی "بدنمائی" کو چھپا سکتے ہیں۔

زنانہ حسن و شباب کا سب سے بڑا دشمن ایک مخفی مرض ہے جسے "لیکوریا" کہتے ہیں۔ اس کی علامات حسب ذیل ہیں۔

(۱) چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ (۲) طبیعت سست اور جی اداس رہتا ہے (۳) دل ڈوبتا اور بدن نڈھال رہتا ہے۔ (۴) چہرے پر چھائیاں اور داغ دھبے پڑ جاتے ہیں (۵) کمر میں درد۔ سر میں چکر اور پنڈلیوں میں ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ (۶) ہاتھ پاؤں سردیوں میں بہت سرد اور گرمیوں میں بے حد گرم رہتے ہیں۔ (۷) آنکھیں زرد چہرہ بے رونق اور شباب کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ (۸) رحم سے سفید یا زرد رطوبت خارج ہوتی ہے (۹) ماہواری ایام بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اندام نہانی سے بدبو آنے لگتی ہے (۱۰) بھوک نہیں لگتی۔ عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے (۱۱) کھایا پیا جزو بدن نہیں ہوتا۔ اعضائے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ دل دماغ جگر اور معدہ اپنے فرائض پورے طور پر انجام نہیں دیتے۔ (۱۲) پھیپھڑے کمزور ہو کر کھانسی اور خفیف بخار رہنے لگتا ہے اور مریضہ آہستہ آہستہ

نہنگ اجل کا لقمہ بن جاتی ہے۔ فرقۂ اناث کے لئے یہ ایک

بدترین مرض ہے

جو عورت کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ عورت بے چاری مارے شرم کے کسی سے اس کا ذکر نہیں کرتی۔ اس لئے جب آپ اپنے گھر میں باوجود نعمتِ فراواں خوشی کے آثار نہ دیکھیں۔ رفیقۂ حیات کا چہرہ زرد، بے رونق اور کھلایا ہوا پائیں تو سمجھ لیں کہ آپ کے دکھ سکھ کی شریک یقیناً

مخفی مرض یعنی لیکوریا

میں مبتلا ہے۔ یہ مرض آج کل اس قدر عام اور اس کثرت سے پھیلا ہوا ہے کہ نوجوان عورتوں میں بہت کم ایسی ہوں گی جو اس مرض کی گرفت سے محفوظ ہوں گی۔ اس مرض کے دفعیہ کے لیے بہترین اور تیربہدف دوا

اکسیرِ نسواں

ہے۔ اس بےنظیر دوا کے استعمال سے تمام شکایات رفع ہو کر یہ نامراد مرض جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ کمر کا درد، اعضاء شکنی، بدن کی سستی، رطوبت کا اخراج سب بند ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پر شباب کی سی رونق آ جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپے محصول الگ۔ اکسیرِ نسواں عورتوں کیلئے پیغامِ حیات ہے صحت کی ہر خواہشمند عورت کو یہ دوا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

دواخانہ اسرارِ حکمت: داتا گنج بخش روڈ، لاہور

خدا حسین ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے۔
حُسن فطرت کا سب سے بڑا عطیہ ہے۔
حُسن دنیا کا سب سے بڑا جادو ہے۔
حسن ایک لذت ہے مجسم، ایک تسکین ہے مشکل، ایک سحر ہے مرئی ایک نور ہے مادی۔
حُسن بیک وقت شعر بھی ہے نغمہ بھی پھول بھی ہے چاندنی بھی۔
ٹیگور کا قول ہے۔ "حسین چہرہ ایک خاموش سفارش ہے۔ ایسی سفارش جو دل کی گہرائیوں تک اتر جاتی ہے" اور فی الحقیقت کون ہے جو حسن کا شیدائی نہیں۔

حُسنِ یوسف

کے استعمال سے آپکا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ شاداب ہو جائے گا۔ کیل چھائیاں واغ دھبے سب دور ہو جائیں گے۔ حسن طلب اور حسن پسند عورتوں کے لئے حُسن یوسف ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے

عورت ایک سربستہ راز ہے جسے کوئی حل نہیں کر سکا
عورت ایک ساز ہے جس سے نغمۂ حیات پھوٹتا ہے
عورت ایک غنچۂ ناشگفتہ ہے جس کی تازگی آنکھوں کو فرحت اور دل کو سرور بخشتی ہے۔
عورت ایک شاداب پھول ہے جس کی مہک مشام جاں کو معطر کرتی ہے
عورت جنت نگاہ اور فردوس گوش ہے۔

عورت سے لطف اندوز ہونے اور اس سے کیف و سرور حاصل کرنے کے لئے

دوشیزہ

استعمال کریں یہ ایک نادر روزگار دوا ہے جسے عورت بوقت ضرورت استعمال کر لیتی ہے اور طرفین کو حظ و سرور حاصل ہوتا ہے دوشیزہ مرض لیکوریا کے لیے بھی اکسیر الاثر ہے
قیمت فی شیشی تین روپے

دواخانہ اسرار حکمت، داتا گنج بخش روڈ لاہور

بارش خدا کی بہت بڑی رحمت ہے لیکن یہی رحمت جب حد سے تجاوز کر جائے تو زحمت بن جاتی ہے حقیقی مسرت بقائے زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے مگر حد سے زیادہ خوشی اکثر "شادی مرگ" کا موجب ہو جاتی ہے اور گھر ماتم کدہ بن جاتا ہے۔ قوت لا میرت موجب افزائش حیات ہے مگر حد اعتدال سے زائد خوراک شمع حیات کو گل کر دیتی ہے۔

اولاد انسانی آرزوؤں کا کعبہ مقصود ہے مگر کثرت اولاد بعض اوقات آدمی کیلئے مصیبت بن جاتی ہے

ٹوٹا اگر شاخ کو کثرت سے ثمر کی

دنیا میں گرانباری اولاد غضب ہے

اگر آپ افزونی اولاد سے عاجز آچکے ہیں اور آئندہ آپ اسے روکنا چاہتے ہیں یا آپ کی رفیقہ حیات کثرت تولید کے باعث کمزور یا مختلف عوارض میں مبتلا ہو کر زندہ درگور ہو چکی ہے تو آج ہی

آرام جاں

منگائیے۔ یہ وضع حمل یا حیض آنے کے بعد استعمال کرائی جاتی ہے مکمل ضبط تولید کیلئے بہترین تحفہ ہے قیمت فی کورس گیارہ روپے ۴ ر آنے محصولڈاک علاوہ

عورت قدرت کا شاہکار ہے۔

عورت حسن کا ایک موجزن سمندر ہے

عورت کا حسن اور اس کی ساری رعنائی اس کے سینہ میں مستور ہے

عورت کا سینہ اس کے حسن کا گنجینہ ہے۔

عورت لاکھ حسین ہو اگر پرشباب نہیں تو کچھ بھی نہیں

وہ عورتیں جن کا گلشن شباب بچوں کی رضاعت یا کسی بیماری یا دیگر علل و اسباب کے باعث خزاں رسیدہ باغ کی طرح تاراج ہو چکا ہو انہیں چاہئے کہ دواخانہ اسرار حکمت لاہور کی مجرب دوا

نوبہار

استعمال کریں یہ ایک روغن ہے جس کی باقاعدہ مالش سے ڈھیلے ڈھالے اعصاب سخت ہو جاتے ہیں اور مقیاس الشباب اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں فی شیشی تین روپے

دواخانہ اسرار حکمت : گنج بخش روڈ لاہور

کم خرچ بالا نشین طبی رسائل

رسالہ تپدق تپدق سے بچنے کے لئے مفید رسالہ ہے قیمت ۸؍

ہدایات اور مکمل علاج آجکل اس مرض نے ملک میں تباہی مچا رکھی ہے زیادہ تر غریب اور نوجوان طبقہ اس موذی مرض کا شکار ہے۔ اس لئے مخیر اور صاحب ثروت اصحاب کا فرض ہے کہ وہ اس مفید رسالہ کو منگوا کر عوام میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ قیمت ۸؍

رسالہ خنازیر خنازیر بہت گندہ اور ہٹیلا مرض ہے۔ اس رسالہ میں خنازیر کی مکمل ماہیت بیان کرنے کے بعد اس کا صحیح اور مجرب علاج بتایا گیا ہے قیمت ۸؍

رسالہ جنسیات اس رسالہ میں جنسیں پر مفید و پر مغز مقالات درج کئے گئے ہیں۔ علم جنس پر یہ ایک مفید اور مکمل

رسالہ طوطیا طوطیا کی ماہیت اور اس سے تیار ہونے والے سینکڑوں بینظیر و مجرب نسخے۔ کم خرچ۔ آسان اور سہل الحصول مجربات قیمت ۸؍

رسالہ گندھک گندھک کی کیمیاوی حقیقت اس سے متعلق قدیم وجدید نظریات اور اس سے تیار ہونے والے بے شمار مرکبات۔ گندھک کو قائم کرنے سفید بنانے اور تیل کرنے کی مجرب ترکیبیں قیمت ۸؍

رسالہ پارہ پارہ کے قدیم وجدید نظریہ کے تحت مفصل بیان، طبی اور صنعتی مرکبات پوشیدہ رازوں کا انکشاف قیمت ۸؍

رسالہ شنگرف شنگرف کی ماہیت اس کو سفید کرنے کی تراکیب مجربات کشتہ جات شنگرف سے متعلق

معلومات کا ذخیرہ۔ اتنی ذرا ضلع سے پیش
کر دیا گیا ہے کہ آپ خراج تحسین ادا کرنے پر
مجبور ہوں گے قیمت ۸ر

رسالہ سہاگہ سہاگہ ایک عام گھریلو دوا
ہے۔ اس کے فوائد کا اس
رسالہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

رسالہ مدار مدار یعنی آک سے تیار ہونے
والے کشتے اور مرکبات
معمولی سی بوٹی سے بیش بہا تیار ہونے
والی دوائیں قیمت ۸ر

صحت عامہ ہماری عام صحت کے
متعلق ہماری اپنی حکومت
کیا کچھ کر رہی ہے اور اس کی نظروں میں
عوامی صحت کی کیا قدر ہے قیمت ۸ر

دستور مطب مطب کو کیونکر کامیاب
بنایا جا سکتا ہے مطب
کی کامیابی کے لیے مفید مجرب اور مختصر
نسخہ جات کا بیش قیمت مجموعہ ہر نسخہ تجربہ
کی کسوٹی پر پرکھا ہوا ہے قیمت عہ ر

طلسمات عجائب اسرار صدریہ در رموز
مخفیہ کا بیان جب و
لیف کے اعمال بعض امراض کے متعلق نادر و
تیر بہدف نسخے مجلد سنہری قیمت عہ ر

انجکشن چارٹ باتصویر سہ رنگا اس میں امراض
کے لئے جدید تحقیق کے مطابق
مفید انجکشن دیئے گئے ہیں۔ استعمالات
اور مقدار پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے
انگریزی حروف خوشنما ٹائپ میں چھپوائے
گئے ہیں۔ قیمت عہ ر

تشریح اعضائے انسانی چارٹ (سہ رنگا)

اس چارٹ میں اعضائے انسانی دکھائے
گئے ہیں اور انکی مختصر تشریح کی گئی ہے قیمت عہ

ڈاکٹری فارماکوپیا (اردو) ہسپتال ہائے سرکاری پنجاب عہ

یونانی فارماکوپیا چارٹ یونانی مختصر مجرب
معمولی نسخے بطور
چارٹ چھپوائے گئے ہیں قیمت عہ

علاوہ ازیں ہر قسم کی قدیم و جدید طبی کتب مل سکتی ہیں

مکتبہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

جب مصیبت کا تیر کلیجے کے پار ہو جائے

جب دست و پا کی طاقت جواب دے جائے ! جب معاملہ زور، اور زاری کی حد سے گذر جائے

جب طبیب اور ڈاکٹر علاج سے عاجز آ جائیں ! جب یار و غمگسار منہ تکنے کے سوا کچھ نہ کر سکیں۔

جب قانون وقت داد رسی کیلئے بیکار ثابت ہو ! جب دنیا کی تمام تدبیریں ختم ہو جائیں اور

ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئے

ایسے نازک اور مشکل وقت میں کام آنیوالی اگر کوئی چیز ہے تو صرف بندگان خدا کا وسیلہ ہے یہاں دربار پُرانوار حضرت داتا گنج بخش میں ایک ایسی گمنام شخصیت موجود ہے جو اپنے نام کے اظہار کی اجازت نہیں دیتے تاہم اگر آپ کو کوئی مشکل درپیش آ جائے تو آپکی مدد کیلئے تیار ہیں۔ آپ اپنے تفصیلی حالات لکھ کر ہمیں بھیجدیں۔ ہم اُن کی خدمت میں آپ کی عرضداشت پیش کر دیں گے۔ پھر جیسا وہ حکم دیں گے آپ کو مطلع کر دیا جائے گا۔

اگر آپ بیروزگار ہیں اور کوشش کے باوجود ملازمت نہیں ملتی یا ترقی نہیں ہوتی یا افسران بالا ناراض رہتے ہیں یا کسی کی زلف گرہ گیر میں دل اٹکا ہے اور ہجر کی طویل کالی رات کاٹے نہیں کٹتی یا محبوب سنگدل ہے اور آپکی عاجزی پر ترس نہیں کھاتا یا حسب منشا شادی میں رکاوٹ ہے یا کسی دوست سے ناچاقی ہے۔ یا حاسد بدبین اور رقیب نکتہ چیں سے سابقہ پڑا ہے جو آپ کی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ یا کسی جائداد کا حسب منشا خریدار نہیں ملتا یا کوئی خاص مال آپکے پاس پڑا ہے اور اسکا گاہک پیدا نہیں ہوتا۔ یا کاروبار چلتے چلتے رک گیا ہے یا اولاد نہیں ہوتی یا ہو کر مر جاتی ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ طبیب اور ڈاکٹر عاجز آ چکے ہیں۔ دوا اثر نہیں کرتی۔ جادو ٹونہ کا شک ہے۔ غرض کسی قسم کی تکلیف ہو ہم سے مشورہ کریں۔ خدا چاہے آپ شاید کامیابی سے ہمکنار رہیں گے۔ ہدیہ سوا روپیہ پیشگی خط و کتابت جوابی

م معرفت ماہنامہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

طلسماتِ عجائب

کسی کی زلف میں گر دل ہو اٹکا! اُٹھاتی جان ہو جس کے لیے چٹکا
کوئی تسخیر کا گر چاہو ٹوٹکا تو بے تاخیر لیجے والا مناقب

منگا لیجے طلسماتِ عجائب

اگر دشمن سدا پہنچائے ایذا نہ ہو ممکن تدارک کوئی اس کا
دکھانا چاہتے ہو اس کو نیچا تو ہے اس دلیکا یہ نسخہ ثاقب

منگا لیجے طلسماتِ عجائب

اگر پیش آئے ذلت اور پستی حریفوں میں نہ ہو کچھ اپنی ہستی!
حقارت کر رہی ہو ساری بستی تو پانے کے لئے اونچے مراتب

منگا لیجے طلسماتِ عجائب

عدالت میں اگر ہو معرکہ پیش رکھیں کانوں پہ ہاتھ احبابِ خویش
مخالف چست ہو، حاکم بد اندیش یہی تدبیر ہے اس دم مناسب

منگا لیجے طلسماتِ عجائب

وبالِ جان ہو گر فقر و افلاس ہو سر پہ قرض اور پیسہ نہ ہو پاس
تو دستِ غیب سے ہونا نہ بے آس ابھی دیکھو گے قدرت کے عجائب

منگا لیجے طلسماتِ عجائب

لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ، جنبی سائز قیمت مجلد سنہری ایک روپیہ آٹھ آنے

مکتبہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

حلبی فارماکوپیا

حلبی فارماکوپیا میں نہ صرف سانپ کاٹے کے نادر روزگار عمل کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بلکہ جملہ امراض کے متعلق بے شمار صدری و امرادی خاندانی نسخہ جات درج کئے گئے ہیں جن میں سے ایک ایک نسخہ جواہرات کی قیمت رکھتا ہے اور جن کی تعداد اہل نظر ہی کر سکتے ہیں۔ قارئین کی سہولت کے پیش نظر کتاب کو چھ مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کا نام "پرانے چراغ" ہے۔ اس میں طب قدیم کے قرابادینی نسخوں کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے کا نام "مخزن اسرار" ہے۔ اس میں ان تمام خاندانی مجربات کو ظاہر کیا گیا ہے جو ہمارے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے، اور جن کا اظہار آج تک کسی قیمت پر بھی نہ کیا گیا تھا۔ تیسرے حصے کا نام "دریا بحباب اندر" ہے۔ اس میں ایسے مختصر مگر اہم نسخہ جات جمع کیے گئے ہیں جو قلیل الاجزا اور تیر بہدف ہیں۔ چوتھے حصے کا نام "معدن اکسیر" ہے اس میں ہر قسم کے کشتہ جات کی مجرب تراکیب درج ہیں۔ پانچویں حصے کا نام "علاج بالغذا" ہے۔ اس میں وہ طریقے درج کیے گئے ہیں جن میں ہر مرض کی روک تھام غذا کے مناسب ردوبدل سے کی جا سکتی ہے۔ چھٹے حصے کا نام "لوح مقدس" ہے جس میں سانپ کاٹے کے عمل کے علاوہ دیگر مجرب اعمال و اشغال درج ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اتنی اچھی اتنی مفید اور اتنے مجرب نسخوں کی کتاب آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی اس کتاب میں اتنے کم قیمت نسخے درج کیے گئے ہیں کہ ہر طبقے کا غریب آدمی بھی اپنا اور اپنے متعلقین کا بخوبی علاج کر سکتا ہے۔

مکتبہ اسرار حکمت داتا گنج بخش روڈ لاہور

قواعد وضوابط

۱۔ اپنا نام اور مکمل پتہ اردو یا انگریزی میں خوشخط لکھیں۔ اگر پتہ پڑھا ہی نہ گیا تو تعمیل ارشاد کیسے ہوگی مال زیادہ ہونے کی صورت میں اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام بھی لکھیں تاکہ مال بذریعہ ریل گاڑی بھیجا جائے اور محصول میں کفایت ہو محصول بہرصورت خریدار کے ذمہ ہوتا ہے۔

۲۔ بعض لوگ ذرا سی دی پی بلاوجہ واپس کر دیتے ہیں اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ آپ ادویات یا کتابوں کی پوری قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ نصف قیمت تو بہرحال پہلے آنی چاہیئے۔ پیشگی وصول ہوئے بغیر آرڈر کی تعمیل نہ کی جائیگی۔

۳۔ بھارت کے خریدار ادویہ یا کتب کی قیمت مع محصول ڈاک و فیس رجسٹری دفتر رسالہ "نگار" لکھنؤ میں بھیجکر ہمیں مطلع کر دیں۔ ہم ان کے آرڈر کی تعمیل کر دیں گے۔

۴۔ چونکہ ہمارا پہلا اصول سچائی اور ایمانداری ہے۔ اس لئے ادویات کی قیمتیں بالکل واجبی رکھی گئی ہیں۔ جو ان کی افادیت کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی تاہم طبابت پیشہ حضرات اور تاجر اصحاب کیلئے کمیشن مقرر ہے۔ جو خط وکتابت کے ذریعے طے ہو سکتا ہے نیز ہر شہر اور قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

۵۔ ادویات کی تعریف و توصیف میں مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا گیا۔ بالکل مختصر اور واجبی تعارف کرایا گیا ہے۔ ایک بار کا تجربہ آپ کو ہمیشہ کے لئے ہمارا گاہک بنائے گا۔

دفتر رسالہ اسرارِ حکمت، داتا گنج بخش روڈ، لاہور

حکیم محمد یوسف حسن صاحب کی نادر طبی کتب

دوشیزہ مرد اور عورت کے تعلقات جنسی اور زنانہ و مردانہ امراض کے متعلق پر از معلومات حقائق اور مجرب المجرب نسخہ جات کا ذخیرہ ہے۔ عورتوں اور مردوں کے معالجات میں یہ مستند تصنیف ہے۔ آٹھویں بار شائع ہوئی ہے۔ قیمت مجلد تین روپے۔

مجلس خلوت شادی اور شادی کے بعد کامیاب زندگی بسر کرنے کے وہ عام عملی طریقے بتلائے گئے ہیں جو سینکڑوں کتب کے مطالعہ اور برسوں کے تجربات کے بعد حاصل کئے گئے ہیں مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ اور ان کے علاج میں بھی اس کتاب کو نمایاں درجہ حاصل ہے۔ چھٹی بار شائع ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے چار آنے۔

سائنٹیفک برتھ کنٹرول برتھ کنٹرول کے موضوع پر جرمن فرانس۔ انگلستان اور امریکہ کے مستند ڈاکٹروں کے عملی تجربات اور ان کے مستند نتائج کے اس موضوع پر یہ بہترین تصنیف ہے۔ آج ہر حکیم اور ڈاکٹر کو اس مسئلہ پر اپنے مریضوں کو مشورہ دینا پڑتا ہے۔ یہ کتاب آپ کی رہنمائی کرے گی۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

جنسیات کی پہلی کتاب پاکستان کے سب سے بڑے ماہر جنسیات کی تازہ ترین تصنیف ہے جس میں آپ نے علمی اور طبی طور پر جنسیات کے موضوع پر نہایت مفید باتیں لکھی ہیں جن کا مطالعہ نوجوانوں اور شادی شدہ حضرات دونوں کے لئے بے حد اہم اور ضروری ہے۔ تمام جنسی کتابوں میں سے کارآمد ترین ہے۔ قیمت دو روپے۔

مینجر رسالہ اسرار حکمت۔ داتا گنج بخش روڈ لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

PDF
تیار کردہ
حکیم ایم ارشد شاہین لاہور